مکمل مدلل

مسائل روزہ

قرآن وسنت کی روشنی میں

حضرات مفتیان کرام دارالعلوم دیوبند کی تصدیق وتائید کے ساتھ

مؤلف

مولانا محمد رفعت قاسمی

مدرس دارالعلوم دیوبند

الناشر

مکتبۃ الحسن

33۔حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون 042-7241355 موبائل 0300-4339699

042-7018002 فیکس 042-7241355

نام کتاب .... مسائل روزہ

مصنف .... مولانا محمد رفعت قاسمی

باہتمام .... عبدالقدیر

تعداد 1100

قیمت .... 90 روپے

۱۲۶۴
۱۲/۵
۹۶۰۸

الناشر

مکتبۃ الحسن

33۔ حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور
فون 042-7241355 موبائل: 0300-4339699
042-7018002 فیکس: 042-7241355

ابوابِ کتاب

(۱) مسائل رمضان (۲) رویت ہلال (۳) مسائل نیت (۴) سحری کے مسائل (۵) جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا (۶) جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے صرف قضاء رکھنی پڑتی ہے (۷) جن سے قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں (۸) کفارہ کے مسائل (۹) عورتوں کے مسائل (۱۰) بچوں کے مسائل (۱۱) مریض کے مسائل (۱۲) مسافر کے مسائل (۱۳) متفرق مسائل (۱۴) نذر کے روزوں کے مسائل (۱۵) نفل روزوں کے مسائل (۱۶) وہ عذر جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے (۱۷) وہ عذر جنکی وجہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہوتا ہے، (۱۸) مکروہات روزہ (۱۹) وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا (۲۰) مستحبات روزہ

(۲۱) فدیہ کے مسائل (۲۲)۔

افطار کے مسائل (۲۳)

صدقہ فطر کے مسائل

فہرست عنوانات مسائل روزہ

عنوان	صفحہ
انتساب	۱۷
تصدیق وتائید مفتیان کرام	
حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب صدر مفتی دارالعلوم دیوبند	۱۸
مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند	۱۹
مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند	۲۰
سبب تالیف	۲۱
باب (۱) فضائل رمضان	۲۲
لفظ صیام کی تحقیق	″
روزے کی تاریخ	۲۳
روزہ کب فرض ہوا	″
روزے کا فلسفہ	۲۴
روزے کے جسمانی اور روحانی فوائد	۲۵
فضیلت روزہ	
باب (۲) رویت ہلال کے مسائل	۲۵
اسلام کے اصول	″
رویت کے دو جزء	″
چاند دیکھنے کی کوشش فرض کفایہ	۳۰
رویت ہلال کے لئے دوربین کا استعمال	۳۱
رویت ہلال کے لئے ہوائی جہاز کا استعمال	″
چاند کے بارے میں نجومی کی رائے غیر معتبر	۳۱
ایک عام غلط فہمی	۳۲
چاند کے ہونے نہ ہونے میں پنڈت کی بات کا اعتبار نہیں	″
شہادت کیا ہے ؟	″
رویت ہلال میں ریڈیو کا شرعی حکم	۳۳
ریڈیو کی خبر کے متعلق ہندوستان کے مستند علماء کا فیصلہ۔	۳۵
رویت ہلال میں ٹیلیفون کا شرعی حکم	″
ٹیلیفون کے بارے میں مولانا تھانوی کا فتویٰ	″
متعدد جگہوں سے ٹیلیفون آنے کا حکم	۳۶
رویت ہلال میں خط کا شرعی حکم	″
تار کی شرعی حیثیت	″
جنتری کا شرعی حکم	۳۷
جن مقامات میں مسلسل چاند طلوع یا غروب رہتا ہو وہاں پر رمضان کیسے منائیں۔؟	″
جہاں افق ہمیشہ صاف نہ رہتا ہو وہاں ثبوت رمضان کا شرعی طریقہ	۳۸
شہادت کے معاملے میں جو دین کا پابند نہیں اس کا حکم۔	۳۹

عنوان	صفحہ
ہلال عید کے لئے شرعی ضابطۂ شہادت	۳۹
چاند ہونے کی شہرت اور گواہ ندارد	″
دیکھنے والے کی گواہی قبول نہ کی گئی تو کیا کریں؟	″
تنہا چاند دیکھنے والا عید نہ منائے	۴۰
اکتیسویں دن افطار کرلیا جائے۔	″
اگر دن میں چاند نظر آجائے	″
بغیر چاند دیکھے روزے شروع کئے، پھر اٹھائیس روزے کے بعد چاند نظر آگیا	۴۱
انتیس رمضان کو رویت کی گواہی	″
رویت کی خبر دن کے بارہ بجے ملنا	″
غروب آفتاب سے پہلے جو چاند نظر آئے وہ معتبر نہیں	″
شہادت کے بعد افطار نہ کرنا	۴۲
ایک شہر والوں نے رویت ہلال کی بنا پر انتیس روزے رکھے اور دوسرے شہر والوں نے چاند ہی کی بنا پر تیس روزے رکھے	″
مطالع کے بارے میں مجلس تحقیقات شرعیہ کا فیصلہ	۴۳
چاند کی تاریخوں کی حکمتیں اور فائدے	۴۴
ایک غلط فہمی کا ازالہ	۴۵
باب (۳) مسائل نیت	۴۶
رمضان میں ہر روز نیت کرنا ضروری	″
رات سے نیت کرنا شرط نہیں	″
نیت کا آخری وقت	″

عنوان	صفحہ
نصف النہار کی تعیین کا طریقہ	۴۷
دل کے خیال کا نام نیت	″
رمضان کے روزے کا مطلق نیت سے ادا ہوجانا	″
قضائے رمضان کی نیت کا حکم	″
نذر کے روزے کو رمضان میں رکھنا	۴۸
کیا نفل کی نیت سے انتیس شعبان کا روزہ چاند ہونے کی صورت میں رمضان سے بدل جائیگا	″
انتیس شعبان کو چاند نہ دکھائی دے تو اگلے روز دوپہر تک کچھ نہ کھاؤ	″
یوم شک کے روزے کا حکم	″
تیس شعبان کو شہادت نہ آئی اور روزہ رکھ لیا تو جیسی نیت تھی ویسا ہی روزہ ہوجائیگا	۴۹
کیا ایک مرتبہ نیت کرلینا کافی ہے۔؟	″
جو روزے مسلسل واجب نہیں انکی نیت کا طریقہ	″
نیت کا قاعدہ	″
سحری کھانا نیت میں شمار ہوگا یا نہیں؟	۵۰
نیت کا زبان سے ظاہر کرنا ضروری نہیں	″
مریض اور مسافر کی نیت کا حکم	″
ایام تشریق میں روزے کی نیت درست نہیں	″
بغیر نیت کے بھوکا رہنے سے روزہ نہیں ہوگا	۵۱
نیت کرنے کے بعد بھی صبح صادق تک کھا سکتے ہیں	″
دل میں نیت کرکے سونے کا حکم	″

عنوان	صفحہ
کن کن روزوں میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے؟	۵۱
نوٹ :	؍؍
زبان سے نیت کا اظہار بہتر ہے	؍؍
نیت کرکے روزہ توڑنا	۵۲
جس شخص نے روزے کی نیت نہ کی تو اس کے کھانے کا کیا حکم ہے؟	؍؍
باب (۴) سحری کے مسائل و فضائل	۵۳
سحری کا مسنون وقت	۵۴
حضورﷺ کے زمانے میں سحری اور فجر کے درمیان وقفہ کی مقدار	۵۴
سحری و افطار کے لئے ڈھول بجانا	؍؍
سحری و افطار کے لئے گھنٹہ، نقارہ یا توپ وغیرہ کا استعمال	۵۵
سحری کی سنت ادا کرنے کے لئے پان کھانا	؍؍
سحری بالکل صبح کے وقت نہ کھائیں	؍؍
سحری جلدی کھائی اور پان آخر میں کھایا	۵۶
اذان دیر میں ہونے پر اس وقت تک سحری کھاتے رہنا	؍؍
اذان کے وقت منھ کا لقمہ نگل گیا	؍؍
غلطی سے سحری صبح صادق کے بعد کھانا	؍؍
بغیر سحری کا روزہ	۵۷
وقت ختم ہونے پر سحری کھانا	؍؍
سحری کے بعد بیوی سے ہمبستری	۵۷
سحری کے بعد کلی کرنا	۵۸
رمضان میں فجر کی جماعت جلدی کرنا	؍؍
باب (۵) جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۵۹
بھول سے کھانا اور صحبت کرنا	؍؍
تندرست اور ضعیف کی بھول میں فرق	؍؍
روزے میں سرمے، تیل اور خوشبو کا استعمال	؍؍
ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنا	۶۰
روزے کی حالت میں حلق کے اندر مکھی مچھر اور غبار وغیرہ چلا جانا	؍؍
روزے کی حالت میں آنسو کا منھ میں جانا	؍؍
روزے کی حالت میں پھول سونگھنا	؍؍
روزے کی حالت میں نکسیر پھوٹ جانا	۶۱
روزے میں کان کے اندر تیل یا پانی جانا	؍؍
ناک میں پانی چلا جانا	؍؍
آنکھ میں دوا ڈالنا	؍؍
کلی کرنے کے بعد منھ میں پانی کے اثرات رہ جانا	؍؍
ناک کو حلق کی جانب چڑھانا	۶۲
روزے میں تھوک یا رال نگل جانا	؍؍
باتیں کرتے وقت ہونٹ تھوک میں تر ہو جانا	؍؍
دانتوں میں خلال کرنے سے منھ میں ریشہ چلا جانا	۶۳

عنوان	صفحہ
رمضان میں سونیوالے کا اٹھ کر دانت میں خون دیکھنا	۶۳
خون میں ملا ہوا تھوک نگل جانا	″
پان کی سرخی نگلنا	″
سحری کے وقت پان منہ میں لیکر سو جانا	۶۴
منہ میں ریت چلا جانا	″
مصنوعی دانت کا حکم	۶۵
پائیریا کی پیپ منہ میں چلی جانا	″
ڈکار کے بعد منہ میں پانی آجانا	″
خون روکنے کے لئے منجن کا استعمال	″
مسواک اور کوئلے سے دانت صاف کرنا	۶۶
مسواک کا ریشہ پیٹ میں چلا جانا	″
تمباکو کا پتہ جلا کر دانت صاف کرنا	″
ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال	۶۷
روزے میں قے کرنا	″
قصداً قے میں سے کچھ منہ میں چلی جانا	″
اپنے آپ قے ہو جانا	″
قے ہونے کے بعد قصداً کھانا	۶۸
روزے کی حالت میں سر میں تیل جذب کرنا اور مشترک حصے میں خشک چیز داخل کرنا	″
روزے کی حالت میں بیوی سے بوس و کنار کرنا	″
روزے میں میاں بیوی دونوں کی شرمگاہوں کا مل جانا	″
روزے میں مذی کا نکلنا	۶۹
روزے میں محض دیکھنے سے انزال ہو جانا	″
صبح صادق ہوتے ہی بیوی سے الگ ہوگیا	″
رمضان میں جنابت کا غسل صبح کو کرنا	۷۰
روزے میں رومال بھگو کر سر پر ڈالنا	″
روزے میں تر کپڑا پہننا یا بار بار نہانا	″
گرمی کی وجہ سے روزہ میں کلی کرنا	″
روزے میں خون نکلوانا	″
باب (۶)	۷۱
جن چیزوں سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اور صرف قضا رکھنی پڑتی ہے	″
قضا کس کو کہتے ہیں؟	″
قضا روزہ رکھنے کا طریقہ	۷۲
قضا رکھنے کا مناسب طریقہ	″
چند سال کے قضا روزوں میں سال کا مقرر کرنا ضروری	″
قضا رکھنے نہیں پائے تھے کہ دوسرا رمضان آگیا	″
رمضان میں بیہوش ہو جانا	۷۳
پورے رمضان بے ہوش رہنا	″
جنون کی حالت میں روزہ	″
روزہ میں دھوئیں کا سونگھنا	۷۴
دھوئیں کے بارے میں مولانا تھانویؒ کا فتویٰ	″

عنوان	صفحہ
روزے میں دوا سونگھنا	۷۴
روزے میں بے اختیار منہ میں پانی چلا جانا	۷۵
جماہی لیتے وقت منہ میں پانی یا برف چلا جانا	〃
عمداً کھانسنے سے کوئی چیز حلق کے اوپری حصے تک آجانا	〃
روزے میں خون کا حلق کے اندر جانا	۷۶
روزے میں مٹی کھانا	〃
روزے میں کنکر یا لوہے کا ٹکڑا کھانا	〃
روزے میں رنگین دھاگہ منہ میں لیکر بٹنا	〃
روزے میں دانت یا ڈاڑھ نکلوانا یا دوا لگانا	〃
کیا دانت کا خون مفسد صوم ہے ؟	۷۷
دانت میں پھنسی ہوئی چیز کا حکم	〃
ناک کان اور آنکھ کے مسائل	〃
روزے میں کان کے اندر تیل ڈالنا	۷۸
کان میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کی وجہ	〃
روزہ میں سلائی وغیرہ سے کھجانا	۷۹
روزہ میں صبح کے وقت رات سمجھ کر جماع کرنا	〃
روزے میں مردہ عورت سے جماع کرنا	۸۰
روزے میں پیار کرنے کی وجہ سے انزال ہوجانا	〃

عنوان	صفحہ
روزہ میں بیوی سے بغل گیر ہونے پر انزال ہوجانا	۸۰
بیوی کے پاس صرف بیٹھنے سے انزال ہوجانا	〃
مباشرت فاحشہ کا حکم	〃
کیا ہاتھ سے منی نکالنا مفسد صوم ہے؟	۸۱
پاخانے کے راستے کانچ نکلنا	〃
استنجاء کرنے میں مبالغہ کرنا	〃
روزہ میں حقہ پینا	۸۲
بغیر سحری کے روزے کو پیاس کی وجہ سے توڑ دینا	〃
بھوک و پیاس کی وجہ سے روزہ توڑ دینا	〃
ملازم کا کام کی شدت سے روزہ توڑ دینا	۸۳
آتشزدگی کی وجہ سے روزہ توڑ دینا	〃
غروب آفتاب سمجھ کر افطار کرلیا بعد میں سورج نظر آگیا	〃
صبح صادق کے وقت دودھ پی لینا	۸۴
نفل روزے کا نیت کے بعد واجب ہوجانا	〃
بھولے سے کھانے کی دو صورتیں	〃
قے اور احتلام ہونے کے بعد عمداً کھانا	〃
قضا کے چند مسائل	۸۵

عنوان	صفحہ
روزہ ٹوٹنے کے بعد کا حکم	۸۵
باب (۷)	۸۶
جن چیزوں سے قضا و کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں	〃
صرف دو باتوں سے قضا اور کفارہ واجب ہوتا ہے۔	۸۷
کفارے کے لئے روزے کے تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے	〃
نیت پر ہی کفارہ ہے	۸۸
صحبت کرنے سے کفارہ واجب ہونا	〃
روزے میں اغلام بازی	〃
ایک غلط مسئلہ کی اصلاح	〃
جماع میں عاقل ہونا شرط نہیں	۸۹
دن میں صحبت کرنا کیسا ہے اور رات میں کب تک اجازت ہے	〃
تیس رمضان کو ظہر کے بعد چاند دیکھ کر افطار کر لینا	۹۰
چھپ کر مسلمان ہونے [illegible] کا روزہ توڑ دینا	〃
محبوب کا تھوک نگلنے پر کفارہ	〃
بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹنے پر حکم شرعی	۹۱

عنوان	صفحہ
کچے چاول یا کچا گوشت کھالینا	۹۱
روزہ میں قصداً حقہ پینا	〃
باب (۸) کفارے کے مسائل	۹۲
کفارہ کس کو کہتے ہیں؟	〃
کفارے کی کل قیمت ایک فقیر کو دے دینا	۹۴
قصداً روزہ توڑنے سے قضاء اور کفارہ دونوں لازم	۹۵
کفارے کے ساٹھ روزے	〃
کفارے میں تسلسل ضروری	۹۶
کھانا کھلانے میں تسلسل کی ضرورت نہیں	۹۷
حیض کی وجہ سے کفارے میں تسلسل ضروری نہیں	〃
نفاس کی وجہ سے کفارہ صحیح نہ ہوگا	۹۸
بیماری یا رمضان کا، کفارے کے درمیان آجانا	
روزے کی طاقت نہ ہو	〃
کفارے میں ضامن بنانا	۹۹
کفارہ صوم میں تداخل کی تفصیل	〃
کفارے میں تاخیر	۱۰۰
کفارے میں [illegible] ماہ کا کھانا مقرر کر دینا	۱۰۱

عنوان	صفحہ
چھوٹے بچوں کو کھلانے سے کفارہ	۱۰۰
ادا نہیں ہوگا	۱۰۱
کفارے میں ہر مسکین کو دو وقت	
کھانا کھلانا	۱۰۲
کفارے میں اناج یا قیمت دینا	"
ایک مسکین کو کھلانا	"
کفارے کی رقم سے مدرسہ کا ٹاٹ خریدنا یا مسجد کی تعمیر کرنا	۱۰۳
کفارے کے روزے بجائے نقد رقم دینا	"
کفارے میں مہتمم مدرسہ کی وکالت	۱۰۴
روزے کے کفارہ کی توبہ سے معافی	"
باب (۹) عورتوں کے مسائل	۱۰۵
حیض کی تعریف اور اس کے مسائل	"
حائضہ کا حکم	۱۰۸
نفاس والی عورت	۱۰۹
استحاضہ کا حکم	"
روزہ رکھنے کے بعد دن میں حیض آجانا	"
کفارے کے روزے کے درمیان حیض آجانا	"
دن میں پاک ہو جانے کا حکم	۱۱۰
رات میں پاک ہو جانے کا حکم	"
پاک ہوتے ہی قضا رکھنا واجب	۱۱۱
عورت کو احتلام ہو جانا	"
غسل جنابت نہ کرنے پر روزے کا حکم	۱۱۱
روزے میں مرد کے ساتھ لیٹنا	۱۱۲
عورت کے ہونٹ چوسنا	"
ہمبستری	"
زبردستی صحبت کرنا	۱۱۳
نابالغ یا مجنون سے صحبت کرانا	"
عورتوں کا آپس میں لطف اندوز ہونا	"
رحم میں ربڑ کا چھلہ داخل کرنا	"
روزے کی حالت میں شرمگاہ کے اندر دوا رکھنا	۱۱۴
روزے کی حالت میں شرمگاہ میں خوشبو لگانا	"
کیا حمل دکھلانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟	۱۱۵
شرمگاہ میں انگلی داخل کرنا	۱۱۶
انگلی داخل کرنے سے روزہ پر اثر	"
انگلی ڈالنے کو مفسد جرم سمجھ کر جماع کرنا	۱۱۷
حاملہ کا حکم	"
دردِ زہ میں روزہ توڑ دینا	"
زچہ اور کمزور عورت کا حکم	۱۱۸
دودھ پلانے والی کی رعایت	"
دودھ پلانے کی نوکری کی پھر رمضان آگیا	"

عنوان	صفحہ
کیا دودھ پلانے سے عورت کا روزہ ٹوٹ جائے گا	۱۱۹
حائضہ کا رمضان میں کھانا پینا	؍؍
دودھ پلانے کی مدت پوری نہیں ہوئی تھی کہ حمل قرار پا گیا	؍؍
روزے میں عورت کا بچہ کو چبا کر کھلانا	۱۲۰
چباتے وقت لقمہ نگل جانا،	؍؍
کھانا پکانے کی وجہ سے پیاس سے بیتاب ہوجانا	۱۲۱
روزے میں ہونٹوں پر سرخی لگانا	؍؍
عورت کا نفل روزہ	؍؍
عورت کی طرف سے شوہر کا قضا رکھنا	۱۲۲
باب (۱۰) بچوں کے مسائل	؍؍
اولاد امانت ہے	؍؍
زوال سے پہلے بالغ ہوجانا	۱۲۳
بچہ میں روزے کی طاقت ہو تو	؍؍
دس سال کے بچہ کا حکم	؍؍
نابالغ بچہ کا روزہ توڑ دینا	؍؍
بچہ کیلئے روزہ رکھنا بہتر ہے یا پڑھنے میں محنت کرنا	۱۲۵
رمضان میں دن میں بالغ ہوجانا	؍؍

عنوان	صفحہ
آج کل کی رسم	۱۲۶
باب (۱۱) مریض کے مسائل	۱۲۷
مریض کا نیت کے باوجود افطار کرلینا	؍؍
روزے رکھنے کے بعد بیمار ہوجانا	؍؍
مجبوری میں افطار کا حکم	۱۲۸
صحت یاب ہونے سے پہلے انتقال ہوجانا	؍؍
روزے رکھنے سے نکسیر پھوٹ جانا	۱۲۹
نزلہ میں دوا سونگھنا	؍؍
ہیضے اور پیٹ کا مریض	۱۳۰
ضعف دماغ کا مریض	؍؍
دمہ کا مریض	۱۳۱
روزے میں پیشاب بند ہوجانا	؍؍
روزے میں انیمہ کرانا	۱۳۲
خونی بواسیر کا مریض	؍؍
بواسیر کے مسوں پر مرہم لگانا	؍؍
بواسیر کے مسے باہر نکل آنا	۱۳۳
بے ہوشی اور پاگل کا حکم	۱۳۴
ذیابیطس (شکر) کا مریض	؍؍
ٹی۔ بی (تپ دق) کا مریض	۱۳۵
بیماری کے بعد ضعف باقی رہنا	؍؍
گھوڑے پر بیٹھنے سے منی خارج ہوجانا	؍؍

عنوان	صفحہ
روزے میں ٹیکہ لگوانا	۱۳۶
روزے میں انجکشن لگوانا، گلوکوز اور خون چڑھوانا	"
انجکشن کے بارے میں علمائے دیوبند کا فتویٰ	۱۳۷
کتے کے کاٹے کا انجکشن	۱۳۹
انجکشن کی حقیقت	"
مریض کے روزے کی قضاء کا حکم	"
صحت کے بعد غروب تک کھانا پینا	۱۴۰
باب (۱۲) مسافر کے مسائل	۱۴۱
سفر کی تعریف	"
کیا روزے میں بھی قصر ہے؟	"
حالت تردد میں روزہ	۱۴۲
ایک دن کا سفر	"
پندرہ دن کی نیت کا حکم	۱۴۳
صبح صادق کے بعد سفر کرنا	"
دوپہر سے پہلے ہی گھر پہنچ جانا	"
روزے دار مسافر کا روزہ فاسد کر دینا	۱۴۴
روزے سے بچکر سفر کرنا	"
مسافر کا روزہ رکھکر توڑ دینا	"
کیا سفر میں آنحضرت ﷺ نے روزہ رکھکر توڑ دیا تھا؟	۱۴۵
سفر میں لو کی وجہ سے روزہ توڑ دینا	۱۴۶
پیاس کی شدت یا سفر کی وجہ سے روزہ توڑ دینا	"
مسافر کا فدیہ دینا	"
سفر میں فوت شدہ روزوں کا حکم	۱۴۷
چھوٹے ہوئے روزے رکھنے کا موقع نہیں ملا	"
روزے دار مسافر کا سفر میں انتقال ہو جانا	۱۴۸
باب (۱۳) متفرق مسائل	۱۵۰
رمضان میں اعلانیہ کھانا پینا	"
گرمیوں میں دن بڑا ہونے کی وجہ سے روزہ کا فدیہ	"
کیا سردیوں میں روزہ رکھنے کا ثواب کم ملتا ہے؟	۱۵۱
بے نمازی کا روزہ	"
جان کنی (نزع) کی حالت میں روزہ	"
بغیر افطار کئے انتقال ہو جانے پر نماز جنازہ کا حکم	۱۵۲
طویل اوقات والے علاقوں میں روزہ	"
ہوائی سفر میں دن بہت چھوٹا ہو جانے پر روزہ کا حکم	۱۵۳

عنوان	صفحہ
سفر کی وجہ سے روزوں کا کم یا زیادہ ہوجانا	١٥٤
روزہ رکھ کر عمرے کے لئے گیا وہاں روزے کی تاریخوں میں فرق	١٥٥
روزے کی حالت میں لفافے کا گوند زبان سے تر کرکے چپکانا	″
سحری اور اعضاء کی تبدیلی	١٥٦
سونے کی حالت میں مسوڑھوں سے خون منہ میں چلا جانا	١٥٧
ایسا تندرست جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں	١٥٨
روزے رکھنے سے بیمار ہوجانا	″
کیا رمضان میں امتحان آجانے پر روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟	١٥٩
روزے میں باجا بانسری بجانا	″
کیا اختلاج کی وجہ سے روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟	″
کیا معاشی محنت کی وجہ سے روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟	١٦٠
جان کے خطرہ کی حالت میں افطار	″
روزے میں غسل کرتے وقت غرغرہ	″
کیا روزے میں استنجے کا پانی خشک کرنا ضروری ہے؟	١٦١
کیا غیبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟	″
ایک حدیث کی تشریح	١٦٢
رمضان المبارک میں دن میں ہوٹل کھولنا	١٦٣
شش عید کے روزے کب شروع کرے؟	١٦٤
شش عید میں قضاء روزوں کا حکم	″
باب (١٤) نذر کے روزوں کے مسائل	١٦٥
نذر کی دو قسمیں	″
نذر کی شرطیں	١٦٦
کوئی نذر پوری نہ کرے تو	″
نذر کی نیت کا طریقہ	″
واہیات نذر کا حکم	١٦٧
پانچ روزوں کی منت رکھنے کا طریقہ	″
نذر کے بعد نفل روزے کی نیت کرنا	١٦٨
عید کے دن روزہ رکھنے کی نذر ماننا	″
پورے سال روزہ رکھنے کی نذر ماننا	″
نذر میں جمعہ کی قید لگانا	″
نذر مان کر کو بیمار ہوگیا	١٦٩
باب (١٥)	١٧٠
نفل روزے مسائل	″
نذر روزے کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا معمول	١٧١
نفل روزے میں خفیف عذر	″
نفل روزہ کی نیت کا طریقہ	″

عنوان	صفحہ
عورت کا نفل روزہ	۱۷۲
عید کے دن نفل روزہ رکھنا	"
محرم اور ذی الحجہ کے روزے	۱۷۳
شب برات کے روزے	"
کچھ اور روزوں کا حکم	"
باب (۱۶)	۱۷۴
وہ عذر جنکی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے	"
روزہ نہ رکھنے میں اپنی رائے	۱۷۵
باب (۱۷)	۱۷۷
وہ عذر جس کی وجہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہے	"
باب (۱۸)	۱۷۸
مکروہات روزہ	"
روزہ کی حفاظت کیجئے	"
وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے	۱۷۹
باب (۱۹)	۱۸۳
وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا	"
باب (۲۰)	۱۸۴
مستحبات روزہ	"

عنوان	صفحہ
باب (۲۱)	۱۸۵
فدیہ کے مسائل	"
شیخ فانی کی تعریف	"
فدیہ کا قاعدۂ کلیہ	۱۸۶
کیا فدیہ رمضان سے پہلے دینا جائز ہے؟	۱۸۷
فدیہ کی مقدار	"
گذشتہ سالوں کے فدیہ میں کس وقت کی قیمت کا اعتبار کیا جائے	۱۸۸
کیا بیمار فدیہ دے سکتا ہے	"
متعدد روزوں کا فدیہ ایک شخص کو دینا	۱۸۹
فدیہ کے مصارف کیا ہیں؟	"
فدیہ کی رقم سے کسی مفلس کا قرض ادا کرنا	۱۹۰
فدیہ کی رقم یتیم خانہ میں دینا	"
فدیہ کی رقم سے کپڑا خرید کر تقسیم کرنا	"
باب (۲۲) افطار کے مسائل	۱۹۲
رزق حلال کی اہمیت	"
روزہ افطار کرانے کا ثواب	۱۹۳
افطار کے لئے گھنٹہ وغیرہ کا استعمال	"
جلدی افطار کرنے کا حکم	"
افطار میں گھڑی اور جنتری کا استعمال	۱۹۶
مسجد میں افطار اور سحر کرنا	۱۹۷

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
غروب سے قبل اذان پر افطار	۱۹۷	خالی مکان ضرورت اصلیہ میں داخل ہے یا نہیں؟	۲۰۷
زکوٰۃ کے پیسے سے مسجد میں افطار کرنا	״	جو صاحبِ نصاب نہ ہو اسکے لیے حکم	۲۰۸
افطار کا صحیح وقت	۱۹۸	صدقہ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے؟	״
افطاری کیا ہونی چاہیئے	״	رمضان سے پہلے صدقہ فطر دینا	۲۰۹
آنحضرت ﷺ کی افطاری	״	صدقہ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب؟	״
افطاری کی وجہ سے جماعت میں تاخیر	۱۹۹	صدقہ فطر میں اجازت کی ضرورت ہے یا نہیں؟	۲۱۰
مشترکہ افطاری کا ثواب کس کو ملے گا	۲۰۰	جس نے روزے نہ رکھے ہوں اسکا حکم	״
غیر مسلم کی چیز سے افطار کرنا	״	شادی شدہ لڑکی کا فطرہ کس پر واجب ہے؟	۲۱۱
طوائف کی افطاری سے افطار کرنا	״	مال تقسیم ہونے کے بعد صاحبِ نصاب نہ ہو تو کیا فطرہ واجب ہے؟	״
غیر مسلم کے پانی سے روزہ کھولنا	۲۰۱	جو جوان لڑکے اپنی کمائی باپ کو دیتے ہیں ان کے فطرہ کا حکم	״
نمک کی کنکری سے افطار کرنا	״	کیا صاحبِ نصاب بچہ بالغ ہونے کے بعد فطرہ ادا کرے؟	۲۱۲
دوا سے روزہ افطار کرنا	״	سب کا فطرہ ادا کرنے کی گنجائش نہ ہو تو	״
حقہ سے افطار کرنا	״	فطرہ عید گزرنے سے معاف نہیں ہوتا	״
افطار کے وقت قبولیت کا حکم	۲۰۲	صدقہ فطر کی مقدار	۲۱۳
افطاری کی دعاء	״	کیا چاول دینے سے فطرہ ادا ہو جائے گا۔	״
مؤذن پہلے افطار کرے یا اذان دے؟	״		
افطار اور مغرب کی نماز کا وقت	״		
افطار کی وجہ سے جماعت میں تاخیر	۲۰۳		
باب (۲۴)	۲۰۴		
صدقہ فطر کے مسائل	״		
صدقہ فطر کے شرائط	۲۰۵		
ضرورتِ اصلیہ کیا ہے؟	۲۰۶		

عنوان	صفحہ
صدقہ فطر میں میدہ یا اسکی قیمت دینا	۲۱۴
جو مختلف غلّہ استعمال کرتا ہو وہ کیا دے؟	"
کیا صدقہ فطر میں کنٹرول کی قیمت کا اعتبار ہے؟	"
فطرہ میں قیمت کہاں کی معتبر ہوگی؟	۲۱۵
صدقہ فطر میں شہر یا ضلع کی قیمت کا اعتبار	۲۱۶
سب سے بہتر فطرہ	"
غیر ممالک والوں کا فطرہ کس حساب سے دیا جائے؟	۲۱۷
عہدِ نبوی ﷺ میں فطرہ کس وقت دیا جاتا تھا؟	"
کیا سید کو صدقہ فطر دے سکتے ہیں؟	۲۱۸
صدقہ فطر کی تقسیم کا طریقہ	"
صدقہ فطر کی رقم سے مدرسہ کی زمین خریدنا	۲۱۹
فدیہ کی رقم کو مقروض کے قرض میں مجرا کرنا	۲۱۹
مسجد کے امام کو صدقہ دینا	۲۲۰
جو سحری کیلئے اُٹھاتا ہے اسکو فطرہ دینا	"
نابالغ کو فطرہ دینا	"
جہاں فقراء نہ ہوں وہاں فطرہ کس وقت نکالا جائے؟	"
کیا قیدیوں کا شمار مساکین میں ہے؟	۲۲۱
فطرہ منی آرڈر سے نہ پہنچے تو کیا دوبارہ دینا ہوگا؟	"
ایک التجاء	۲۲۲
مآخذِ کتاب	۲۲۳

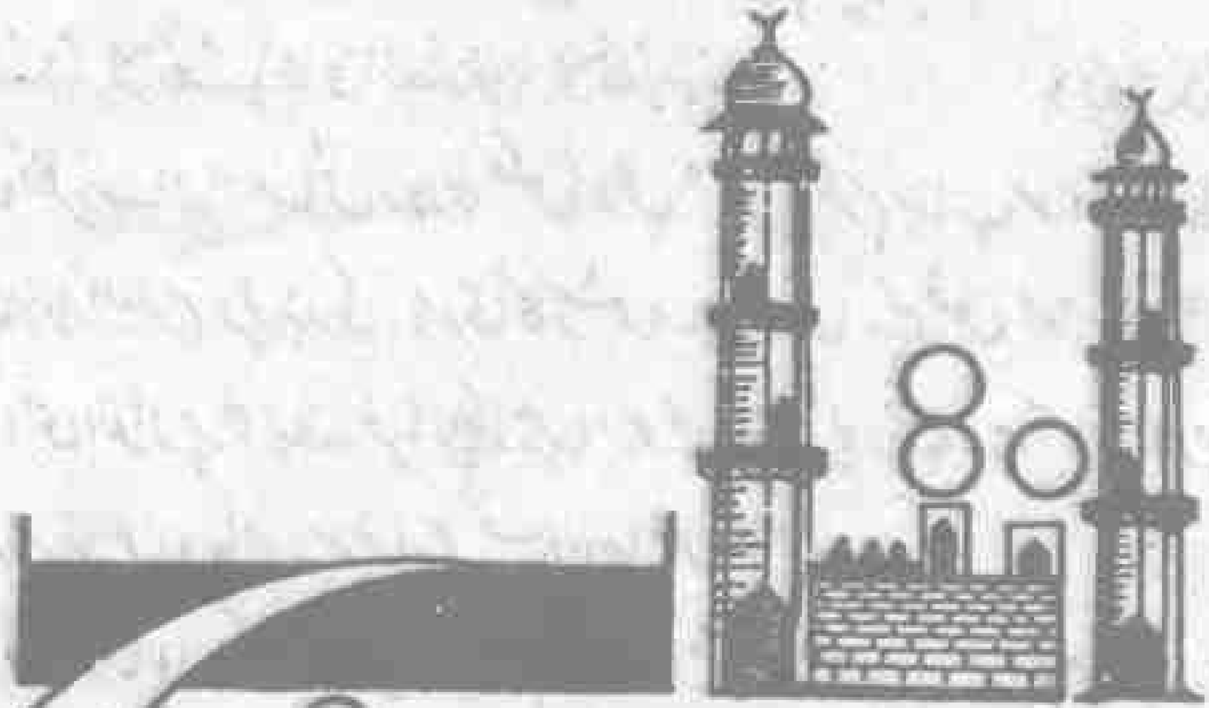

ان تمام روزہ داروں کے نام

جو محض اللہ کے لئے

روزے رکھتے ہیں

رفعت قاسمی

رائے عالی حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب مدظلہ العالی
صدر مفتی دارالعلوم دیوبند

اَلْحَمْدُ لِاَھْلِہٖ وَالصَّلٰوۃُ لِاَھْلِھَا وَبَعْدُ

پیش نظر رسالہ "مسائل روزہ مکمل ومدلل" عزیز مکرم جناب مولانا حافظ محمد رفعت صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند کی دوسری کاوش ہے۔ اس سے قبل موصوف "مسائل تراویح مکمل ومدلل" اسی انداز پر تالیف فرما چکے ہیں، جو بحمد اللہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہے اور ہر خاص وعام سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔

ان دونوں رسالوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں موصوف نے اپنی جانب سے کوئی بات نہیں کہی ہے۔ اور نہ ہی کسی مسئلہ کو حوالہ کے بغیر نقل کیا ہے، بلکہ ہر مسئلہ کو اکابر امت کے معتمد کتب فتاوی سے لفظ بلفظ نقل کر دیا ہے، تاکہ اس کے مُصَدَّق اور صحیح ہونے میں کسی کو کلام نہ ہو، اور اس طرح سے مسائل تراویح میں تقریبا ۵۰ مستند فتاوی اور مسائل روزہ میں ۲۱۸ مستند فتاوی اکٹھے مل جائیں گے۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ ہر مسئلہ کو ابواب وعناوین پر تقسیم کر دیا ہے، تاکہ تلاش میں سہولت اور آسانی ہو۔

امید ہے کہ جس طرح فضائل کا مجموعہ امت کے لئے مفید وکارآمد ہے اسی طرح مسائل کا یہ مجموعہ بھی امت کے لئے انشاء اللہ مفید وکارآمد ہوگا۔ مساجد نیز دینی وتبلیغی حلقوں میں فضائل سنانے کا دستور ہے اسی طرح اگر اس کو بھی سنانے کا دستور بنا لیا جائے تو عوام کو بیک وقت دوگنا فائدہ پہونچے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس سعی کو مقبول ونافع بنائیں اور آئندہ بھی اسی طرح کے مفید وکارآمد مسائل کے مجموعے تالیف فرماتے رہیں، کیونکہ مسائل کے اس قسم کے مجموعے اب تک اردو زبان میں نایاب ہیں۔ موصوف کی یہ کوشش اسی انداز کی ہے جس انداز کی فتاوی ہندیہ کی عربی میں ہے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ۔ فقط العبد نظام الدین

مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۵-۵-۱۴۰۷ھ

تعارف

از حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب زید مجدہم
مفتی دار العلوم دیوبند

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علےٰ سید المرسلین وعلےٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

اسلام کے بنیادی ارکان میں روزہ بھی ایک اہم رکن ہے۔ جسے مسلمان برابر ذوق وشوق سے ادا کرتے آرہے ہیں۔ چونکہ روزہ کے لئے سال کا ایک مہینہ رمضان مخصوص ہے۔ دن رات سال کے تمام حصوں میں نہ ہونے کی وجہ سے عموماً اس کے مسائل واحکام اچھی طرح ذہن نشین نہیں رہتے۔ لیکن جب یہ ماہِ مبارک آتا ہے تو ہر عاقل وبالغ مسلمان کو مسائل واحکام کی تلاش شروع ہو جاتی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مسائل واحکام نوع بنوع ہوتے ہیں۔ بعض اوقات عالم دین بھی الجھ جاتا ہے۔

اس لئے ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب مرتب ہو جائے جو معتبر ومستند بھی ہو اور ساتھ ہی تمام مسائل پر حاوی بھی ہو۔ خوشی کی بات ہے کہ دار العلوم دیوبند کے استاذ محترم مولانا حافظ رفعت صاحب نے ان مسائل واحکام کو بڑی محنت وجانفشانی سے مختلف کتب فتاویٰ وفقہ سے یکجا کیا! پھر اسکو متعدد ابواب پر تقسیم کیا، اور ہر مسئلے کو اس کے مناسب باب کے نیچے درج کیا۔ اور جس کتاب سے مسئلہ لیا گیا ہے اس کا حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے اس کتاب کی قدر وقیمت میں بڑا اضافہ ہو گیا ہے۔

خاکسار کے علم کے مطابق قدیم وجدید مسائل کا ایسا مجموعہ اب تک شائع نہیں ہوا۔ کوئی بھی چھوٹا بڑا ایسا مسئلہ نہیں ہے جو اس میں نہ آگیا ہو، میں نے اس کتاب کے ایک معتد بہ حصہ کا مطالعہ کیا ہے، اور مطالعہ کرنیکے بعد مؤلف کیلئے دل سے دعائیں نکلیں، اللہ تعالےٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کیلئے زادِ آخرت بنائے۔

توقع ہے کہ یہ کتاب چھپ کر ایک بڑی کمی کو پورا کریگی اور روزہ رکھنے والوں کے لئے بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ایک بیش بہا نعمت ثابت ہوگی۔ اور ہر مسلمان اس کتاب کا رکھنا اپنے لئے ضروری سمجھے گا۔ بالخصوص اہل علم کے لئے یہ مجموعہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔

مری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کی عمر اور کام دونوں میں برکت عطا کرے، اور مزید خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقع عنایت فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ طالب دعا

محمد ظفیر الدین غفرلہ۔ مفتی دار العلوم دیوبند
۱۴ جمادی الاول ۱۴۰۷ھ

رائے عالی

حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی زید مجدہم
مفتی دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقہ کے لاکھوں مسائل واحکام میں غوطہ زنی کرنا اور ان میں تھوڑے تھوڑے فرق سے احکام کا فرق سمجھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس خدمت کے لئے خاص قسم کی مناسبت وصلاحیت اور تفقہ درکار ہے۔

عزیز محترم مولانا محمد رفعت قاسمی نے جو فقہ کے قدیم وجدید مسائل و جزئیات سے کافی دلچسپی رکھتے ہیں بہت سی فقہی کتابوں کو سامنے رکھ کر روزہ کے مسائل واحکام کا یہ نادر مجموعہ تیار کیا ہے۔ اس میں روزے کے تفصیلی احکام کے ساتھ موصوف نے رویت ہلال کے ضروری مسائل بھی ذکر کئے ہیں اور ہر مسئلے کو باحوالہ تحریر کرنے کا اہتمام کیا ہے اور بڑے ذوق وشوق اور عرق ریزی کے ساتھ یہ خدمت انجام دی ہے۔ اردو داں طبقہ کے لئے بڑی سہولت مہیا فرمادی ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مجموعہ کو قبولیت عطا فرمائے اور عزیز موصوف کے لئے ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین۔

حبیب الرحمٰن خیرآبادی
دار العلوم دیوبند
۵-۸-۱۴۰۷ھ

باسمہ

سبب تالیف

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں باوجود اپنی بے بضاعتی کم علمی اور بے عملی کے محض اپنے اساتذہ کے حکم کی تعمیل میں اس اہم عنوان "مسائل روزہ" پر یہ خدمت انجام دے سکا جو صرف اللہ کا فضل وکرم اور انہی بڑوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس سے قبل "مسائل تراویح" مکمل ومدلل، اور "مسائل وآداب ملاقات" ہر دو کتابیں مرتب کر کے اپنے اساتذہ کی خدمت میں پیش کیں تو انھوں نے پسند فرما کر تصدیقی کلمات سے نوازا اور ہمت افزائی فرماتے ہوئے اس اہم کام کے لئے مامور فرمایا۔

اس خدمت گرامی کو میں نے کہاں تک صحیح انجام دیا ہے، نہیں کہہ سکتا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ بندہ نے اپنی بساط کے مطابق روزمرہ پیش آنے والے مسائل کو جمع کرنے کی حتی الوسع کوشش کی ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

محمد رفعت قاسمی

مدرس دارالعلوم دیوبند

٢٥ رصفر ١٤٠٧ھ

پہلا باب

فضائلِ رمضان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ الآیۃ

اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلی (امتوں کے) لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ اس توقع پر کے تم (روزہ کی بدولت رفتہ رفتہ) متقی بن جاؤ۔ (البقرہ)

لفظِ صیام کی تحقیق

لفظ صیام کے لغوی معنی کسی امر سے باز رہنا ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص بولنے یا کھانے سے باز رہے یا بولنا یا کھانا چھوڑ دے تو اسے لغت میں صائم کہتے ہیں اس کی مثال قرآن حکیم میں (اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا) میں نے اللہ سے صوم کی منت مانی ہے یعنی خاموش رہنے اور کلام نہ کرنے کی۔ اور شریعت اسلام میں الصوم یا روزہ یہ ہے کہ آدمی صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک کھانے پینے اور شہوتِ نفسانی کے پورا کرنے سے روزہ کی نیت کیساتھ رکا رہے، اور دن کی معیاد صبح صادق کے ظاہر ہوجانے سے آفتاب کے غروب ہوجانے تک ہے۔ اور جس نے اتنا کرلیا اس کا روزہ ہوگیا۔ اور گویا روزہ کا جسم بن گیا۔ اب جسطرح جسم کی صحت و تندرستی کے لئے انسان بہت سی چیزوں سے پرہیز کرتا ہے اسی طرح روزے کے اندر بھی کچھ پرہیز ہیں۔

رمضان المبارک کا روزہ اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کے بغیر آدمی ادھورا مسلمان رہتا ہے۔

رمضان کا روزہ ہر مسلمان عاقل بالغ مرد اور عورت پر جس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو فرضِ عین ہے، جب تک کوئی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں اور اگر روزے کی منت (نذر) کرے تو وہ روزہ فرض ہوجاتا ہے قضا اور کفارے کے روزے بھی فرض ہیں اس کے علاوہ سب روزے نفل ہیں جنہیں رکھیں تو ثواب ہے نہ رکھیں تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

البتہ عید اور بقرعید کے دن اور عید الاضحیٰ کے بعد تین دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

روزے کی تاریخ

روزہ کی ابتداء آدم علیہ السلام کے زمانے ہی سے ہو گئی تھی۔ چنانچہ روایات سے معلوم ہوتا ہے آپ کے دور میں "ایام بیض" یعنی ہر ماہ کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کے روزے فرض تھے۔ یہود اور نصاریٰ بھی روزے رکھتے تھے یونانیوں کے یہاں بھی روزہ کا وجود ملتا ہے۔

ہندو دھرم، بدھ مذہب میں بھی برت (روزہ) مذہب کا رکن ہے، اور پارسیوں کے یہاں بھی روزے کو بہترین عبادت سمجھا گیا ہے، الغرض دنیا کے تمام مذاہب میں روزے کی فضیلت اور اہمیت پائی جاتی ہے، اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر قوم و ملت میں روزے کا وجود کسی نہ کسی شکل میں ملتا ہے۔

روزہ کب فرض ہوا؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت ملنے کے بعد تیرہ سال تک مکہ معظمہ ہی میں لوگوں کو خدائے پاک کا حکم سناتے اور تبلیغ کرتے رہے اور بہت زمانے تک سوائے ایمان لانے اور بت پرستی چھوڑنے کے علاوہ کوئی دوسرا حکم نہ تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سے احکام آنے شروع ہوئے۔ اسلام کے ارکان میں سب سے پہلے نماز فرض ہوئی پھر مکہ معظمہ سے ہجرت فرمانے کے بعد جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو وہاں بہت سے احکامات آنا شروع ہوئے انہی میں سے ایک حکم روزے کا بھی تھا۔

روزے کی تکلیف چونکہ نفس پر شاق گزرتی ہے اس لئے اس کو فرضیت میں تیسرا درجہ دیا گیا۔ اسلام نے احکام کی فرضیت میں یہ روش اختیار کی کہ پہلے نماز جو ذرا ہلکی عبادت ہے۔ اس کو فرض کیا اس کے بعد زکوٰۃ کو اور زکوٰۃ کے بعد روزہ کو،

سب سے پہلے عاشورہ یعنی محرم کی دس تاریخ کا روزہ فرض تھا اس کے بعد رمضان شریف کے روزوں کا حکم ہوا (اور عاشورہ کی فرضیت ختم ہو گئی)۔

روزے کے اندر شروع میں اتنی سہولت اور رعایت تھی کہ جس کا جی چاہے روزہ رکھے

اور جو چاہے ایک روزہ کے بدلے کسی غریب کو ایک دن کا کھانا کھلادے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی کمزوریوں پر نظر فرماتے ہوئے آہستہ آہستہ روزوں کی عادت ڈلوائی چنانچہ جب کچھ زمانہ گذر گیا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کی کچھ عادت ہوگئی تو معذور اور بیمار لوگوں کے سوا باقی سب لوگوں کے حق میں یہ اختیار ختم کر دیا گیا اور ہجرت سے ڈیڑھ سال بعد دس شعبان سنہ ۲ ہجری کو مدینہ منورہ میں رمضان کے روزوں کی فرضیت کا حکم نازل ہوا اور ان کے علاوہ کوئی روزہ فرض نہ رہا۔ اس کا فرض ہونا کتاب، سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۲ ۸۷ د ج ۱ ص ۸۷۵ ۔ زاد المعاد ج ۱ ص ۱۶۰

روزہ کا فلسفہ

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس کی رفعت و عظمت اور تسلط و اقتدار کے آگے تمام کائنات سرنگوں ہے لیکن یہ بات بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں کہ انسان کے اس شرف و اعزاز اور عظمت و اقتدار کا معیار اور سبب کیا ہے؟

انسان کا شرف و اعزاز اس بات میں ہے کہ وہ نفس سرکش کو قابو میں لاکر اپنی خواہشات پر غالب آکر فرائض عبدیت بجالائے اور اپنا منشائے تخلیق پورا کرے، معرفت الٰہی اور رضائے خداوندی کی تلاش و جستجو اس کا مقدم اور اہم فریضہ ہے، اگر ایک انسان اپنے اس فرض عبدیت سے غافل اور نابلد ہے تو وہ ہے اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اس طور پہ فرمایا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی یعنی جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ کرلیا اس نے فلاح پائی۔ اور جس نے ایسا نہ کیا اس نے اپنے آپ کو تباہ کیا، اس سے معلوم ہوا کہ شریف اور معزز اور سعادت مند انسان وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو حاصل کرے اور اسے پاکیزہ بنائے۔ اور نفس کو قابو میں کرنے کے لئے تین چیزوں کی ضرورت ہے اول یہ کہ نفس کو تمام شہوتوں اور لذتوں سے روکا جائے کیونکہ جب سرکش گھوڑے کو دانا گھاس نہ ملے تو وہ تابع ہو جاتا ہے اسی طرح نفس کی سرکشی بھی دور ہوتی ہے۔ دوم اس پر عبادت کا بہت سا بوجھ لادا دیا جائے جس طرح جانور کو دانا گھاس کم ملے اور اس پر بوجھ بہت سا لاد دیا جائے تو وہ نرم ہو جاتا ہے۔ یہی حال نفس کا ہے۔ سوم ۳ ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد چاہیں ذرا غور تو فرمائیں ہو،

تین باتیں روزے میں بدرجہ اتم واکمل رکھی گئی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ نفس کی قوت توڑنے کے لئے اور اپنی تمام قوتوں کو اعتدال میں لانے کے لئے ہمیں روزے رکھنے کا حکم ہوا ہے۔

ایک فلسفہ یہ بھی ہے کہ مصیبت زدہ انسان ہی کسی کی پریشانی ودکھ کا صحیح احساس کرسکتا ہے اور روزے سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ بڑے سے بڑے سرمایہ دار دولت مند کو بھی جب ایک بار بھوک وپیاس کا ذائقہ (روزے کی وجہ سے) چکھنے کا موقع ملتا ہے اور جب اپنے معصوم ننھے بچوں کے روزے کے موقع پر انکی متغیر حالت دیکھتا ہے تو اس کو غربت زدہ لوگوں کی بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے۔ اور یہ جذبہ بھی دل کے کسی گوشے میں ابھرنے لگتا ہے کہ ان مفلوک الحال بھوکے پیاسے لوگوں کی صدقہ وخیرات سے مدد کی جائے۔ دولت مند خوش حال کو اگر روزے میں بھوک وپیاس کی تکلیف نہ برداشت کرنی پڑتی تو ساری عمر گذرنے پر بھی بھوک وپیاس کا احساس نہ ہوتا، اور اگر کوئی بھوکا ضرورت منداس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا اور اپنی تکلیف وپریشانی کا اظہار کرکے کچھ طلب کرتا تو چونکہ دولت مند کو فاقے کی تکلیف معلوم ہی نہیں! اس لئے وہ اس پر کیسے رحم کھاتا برخلاف روزہ رکھنے کے کہ اس کی وجہ سے غریبوں، محتاجوں اور یتیموں کی دستگیری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اوران کے ساتھ ہمدردی وایثار جیسی خوبیوں کا وجود عمل میں آتا ہے...

روزے کے جسمانی اور روحانی فوائد

اگر دنیاوی اور جسمانی اعتبار سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ روزہ مسلمانوں کو چست وچالاک، صابر وشاکر، ایک دوسرے کے لئے ہمدرد وغمگسار اور ایک مضبوط ومنظم قوم بنانے میں بہترین ذریعہ ہے اگر روزے کی حقیقت کو مدنظر رکھ کر پابندی وخلوص دل کے ساتھ روزہ رکھیں تو حرص، طمع اور شکم پروری کا مادہ ان میں سے بالکل چلا جائے اور انسانی لباس میں فرشتے نظر آئیں، نیز اس کے ذریعہ نظم وضبط کی وہ قوت حاصل ہو کہ دنیا کی تمام طاقتیں ان کے سامنے سرنگوں ہو جائیں۔

اصول طب کی رو سے۔ روزہ جسمانی صحت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اس لئے کہ گیارہ مہینے تک جو خراب اور فاسد رطوبتیں جسم میں جمع ہوئیں وہ ایک ماہ کے روزے سے

سب خشک ہوجاتی ہیں صحت و توانائی میں نمایاں ترقی ہوتی ہے اس کے علاوہ روزے میں اور بہت سے جسمانی اور مادی فائدے ہیں۔ جہاں تک روحانی فوائد کا تعلق ہے تو وہ بھی بے شمار اور ان گنت ہیں۔ مثلاً فرشتے کھانے پینے اور جماع کرنے سے پاک اور منزہ ہیں اسیطرح اللہ تعالٰی بھی ان خواہشات سے پاک و منزہ ہے، اس لئے روزہ رکھنے سے انسان تھوڑی دیر کے لئے اس ملکوتی صفت میں نظر آتا ہے اور اس وقت تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللہ کا بھی ایک مظاہرہ ہوتا ہے۔

روزے سے اخلاق و روحانیت کی قوتیں پیدا ہوتی ہیں اور دل و دماغ روشن ہوجاتے ہیں۔ بھوک پیاس کی تکلیف گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے اور انسان ضبطِ نفس کے اعتبار سے مکمل انسان بن جاتا ہے۔ روزے سے مزاج میں عجز و انکساری آجاتی ہے بھوک کی مصیبت اور تکلیف کا اندازہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے بنی نوع انسان کی مصیبت اور تکلیف کا اندازہ کرکے امداد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

روزے دار ہر وقت اللہ کی عبادت میں شمار ہوتا ہے کیونکہ جب روزے دار کو بھوک پیاس لگتی ہے اور اس کا نفس کھانے پینے کا تقاضا کرتا ہے تو اس کا دل برابر شام تک یہی کہتا رہتا ہے کہ نہیں ابھی اللہ کی اجازت نہیں ہے۔ اس کا دل ہمت و استقلال کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے اور دل کا اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہی سب عبادتوں کی جان ہے الغرض روزہ ایک بڑی اعلٰی درجہ کی عبادت ہے۔

فضیلت روزہ

فضائل کی کتابوں میں اس کا مفصل بیان آیا ہے بطور نمونہ تین احادیث پیش کرکے مسائل روزہ بیان کرنا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان کے روزے محض اللہ کے لئے سمجھ کر رکھے تو اس کے سب اگلے گناہ صغیرہ بخش دیا جائیں گے۔

آپؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ روزے دار کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے قیامت کے دن روزے کا بے حد ثواب ملیگا۔

بخاری شریف میں روایت ہے کہ روزہ داروں کے لئے قیامت کے دن عرش کے نیچے دسترخوان چنا جائے گا اور وہ لوگ اس پر بیٹھکر کھانا کھائیں گے۔ اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوں گے۔ اس پر وہ لوگ کہیں گے کے یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھا پی رہے ہیں۔ اور ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کو جواب ملیگا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم لوگ روزہ نہیں رکھتے تھے۔

تشریح روزے کی نسبت اللہ تعالےٰ کا قانون تمام عبادتوں سے الگ تھلگ ہے کیونکہ تمام عبادتوں کا ثواب فرشتوں کے ذریعہ دس سے سات سو گنا تک دلوایا جائے گا۔ لیکن روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ:

"روزے کا بدلہ میں خود دیتا ہوں" فرشتوں کا بھی واسطہ نہ ہوگا اس سے زیادہ روزے داروں کے لئے اور کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ وہ اپنی عبادتوں کا بدلہ اپنے مالک کے مبارک ہاتھوں سے پائیں گے۔ کسی غیر کو دخل تک نہ ہوگا، دنیوی زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز سرکاری حکام کے ذریعہ تقسیم کرائی جائے اس میں اور بادشاہ یا وزیراعظم کے ہاتھ سے دی ہوئی چیز میں کتنا فرق ہوتا ہے"

ذرا غور فرمایئے کہ قیامت کے دن اس ہولناک وقت میں جب کہ عوام تو عوام بلکہ انبیاء و اولیاء تک خدائی کی عظمت و جلال سے سہمے ہوں گے۔ اور خدا کی مخلوق اپنے گناہوں کی وجہ سے سخت پسینے میں ہوگی کوئی گھٹنے ٹیک کوئی پورے کا پورا پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا اور یہ سورج جس کی تپش آج اتنی دور سے پریشان کئے دیتی ہے۔ اس دن بالکل سر کے اوپر کھڑا ہوا دہکتا کھولا رہا ہوگا، ایسے نازک وقت میں خدائے پاک کا خود اپنا کلام کسی کی شفاعت کرے اور روزے جیسا مبارک عمل کسی بندے کو بخشوا[illegible] ایسے وقت میں جب کہ ڈوبتے ہوئے کو تنکے کا سہارا ابھی بہت ہے کہ سفارشوں کا مل جانا کسقدر قیمتی نعمت ہوگا۔

محترم و مکرم! ان احادیث کے پڑھنے اور سننے کے بعد خود بخود بھی روزہ رکھنے کا شوق جو

خدانخواستہ پیدا نہ ہو تو یقیناً وہ دل پتھر سے زیادہ سخت اور گناہوں کی کثرت سے دل بالکل زنگ آلود ہے اس کو صدق دل سے توبہ کرنی چاہیئے۔

امید ہے کہ خدائے رحیم و کریم اس کے گناہ بخش دے گا۔ اور اس کے دل کو صاف کرکے اس کی سختی کو نرمی سے بدل دے گا۔

مؤلف کی دوسری کتابیں

مکمل و مدلل مسائل امامت	امام اور امامت نماز سے متعلق ضروری مسائل
〃 〃 تراویح	تراویح پڑھنے اور پڑھانے سے متعلق تمام مسائل
〃 〃 روزہ	۲۳ ابواب پر مشتمل روزہ کے تمام ضروری مسائل
〃 〃 اعتکاف	اعتکاف سے متعلق تمام ضروری مسائل
〃 〃 نماز جمعہ	۱۰ ابواب پر مشتمل جمعہ سے متعلق چار سو مسائل
〃 〃 شب برات و شب قدر	شب برات و شب قدر کی مبارک راتوں سے متعلق مسائل
〃 〃 آداب و ملاقات	اسلامی معاشرہ میں ملاقات کے آداب و مسائل
〃 〃 عیدین و قربانی	فطرہ، قربانی اور عقیقہ سے متعلق چھ سو مسائل

ناشر

مکتبہ رضی دیوبند

دوسرا باب
رویتِ ہلال کے مسائل

اسلام کے اصول

اسلام کے اصول سادہ اور نظری ہیں اس نے مختلف عبادتوں اور تہواروں کے اوقات کے لئے ایسی چیزوں کو معیار بنایا ہے جن کا سمجھنا اور جاننا ہر عام وخواص اور ناخواندہ وتعلیم یافتہ آدمی کے لئے ممکن ہے اسی کا ایک جزئیہ ہے کہ اس نے قمری مہینوں کے بارے میں تکلفات سے کام لینے کے بجائے چاند دیکھنے یا مہینے کے تیس دن مکمل کرنے کو "کسوٹی" قرار دیا ہے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ ایک تو اسلام کا مزاج ہی ایسی تکلف آمیز تحقیقات کا ان امور میں نہیں ہے جن کا ہر خاص وعام آدمی سے تعلق ہو۔ "دوسرے اہل فن کی رائیں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اور کبھی غلط بھی ثابت ہوتی ہیں جیسا کہ آئے دن جنتریوں اور تقویموں میں اس کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔ اسی لئے ہمارے امام اعظمؒ کا یہ مسلک ہے کہ فلکیاتی علوم اور حساب پر عید و رمضان کا فیصلہ درست نہیں، ہاں ہجری سن کو رائج کرنے کے لئے ایسے مہینوں میں ایسے فنی اندازوں کا اعتبار کیا جاسکتا ہے جس کی کسی خاص تاریخ سے کوئی شرعی عبادت متعلق نہ ہو۔

جدید فقہی مسائل ج ۱ ص ۸۸

رویت کے دو جزء

چاند کے سلسلے میں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ اس سلسلہ کے دو جزء ہیں چاند دیکھنا اور چاند دیکھنے کی شہادت پہلے جزء کے سلسلہ میں جو لوگ کہتے ہیں کہ ہوائی جہاز میں اڑ کر یا دوربین سے چاند دیکھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہونا چاہئے انہیں دراصل سب سے بڑی غلط فہمی یہ ہوگئی ہے کہ مسئلہ چاند کے وجود کا ہے۔ حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے کیونکہ شریعت میں "وجودِ چاند کا اعتبار نہیں ہے" بلکہ معتبر چاند کی رویت و چاند کا کھلی آنکھوں دیکھنا ہے

یعنی شریعتِ اسلام نے جن معاملات کا مدار چاند کے ہونے پر رکھا ہے اس میں "فوق الافق" چاند کا وجود کافی نہیں ہے بلکہ اس کا قابلِ رویت ہونا اور عام آنکھوں سے دیکھا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ بات ہر پڑھا لکھا شخص جانتا ہے۔ کہ چاند کسی وقت اور کسی دن بھی معدوم نہیں ہوتا بلکہ اپنے مدار میں کہیں نہ کہیں موجود ہوتا ہے۔ لہذا اگر آلاتِ جدیدہ کے ذریعے چاند دیکھنا کافی ہو جائے تو اس کے لئے انتیس ۲۹ و تیس ۳۰ تاریخ ہی کی کیا شرط ضروری ہوگی۔ بلکہ ہوائی جہاز میں اڑ کر فضا کے کسی بلند افق سے ایسی دوربینوں کے ذریعے جو آفتاب کی شعاعوں کو انسانی نگاہوں کے درمیان حائل نہ ہونے دیں ستائیس یا اٹھائیس کو بھی چاند دیکھا جا سکتا ہے۔

لہذا معلوم ہوا کہ ان تمام معاملات میں جن کا مدار چاند پر ہوتا ہے اور جن میں رمضان وعیدین بھی شامل ہیں۔

شرعی طور پر اس کا اعتبار نہیں گیا گیا ہے کہ چاند افق پر موجود ہو بلکہ معتبر یہ ہے کہ چاند قابلِ رویت ہو۔ اور عام آنکھوں سے دیکھا جائے۔

حاشیہ مظاہر حق جدید ج ۲ ص ۸۷

چاند دیکھنے کی کوشش فرضِ کفایہ

مسلمانوں پر یہ امر بطور فرضِ کفایہ عائد ہوتا ہے کہ شعبان اور رمضان کی انتیس ۲۹ تاریخ کو غروبِ آفتاب کے وقت چاند دیکھنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ رمضان کا چاند اور روزہ ارکانِ دین میں سے ہے جو چاند دیکھنے پر موقوف ہے۔

کتاب الفقہ ج ۱، ص ۸۹۲

رُویتِ ہلال کے لئے دور بین کا استعمال

سوال :- ماہِ ہلال عید و رمضان کے لئے دور بین استعمال کرنا کیسا ہے۔ ؟
جواب :- دور بین محض ایک نگاہ کو بڑھانے والا آلہ ہے جیسا کہ عینک (چشمہ) اس سے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہاں اگر کوئی ایسی دوربین ایجاد ہو جائے کہ چاند افق کے پیچھے ہونے کے باوجود نظر آجائے تو یہ جائز نہیں کیونکہ چاند وسورج ہمیشہ افق پر رہتے ہیں

امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۰۹

رویتِ ہلال کے لئے ہوائی جہاز کا استعمال

عہدِ رسالت ﷺ، خلافتِ راشدہ اور خیر القرون کے معمول کی بنا پر ہمارے نزدیک کسی طرح یہ مستحسن اور پسندیدہ نہیں ہے کہ ہوائی جہاز میں اڑ کر چاند دیکھنے کا اہتمام کیا جائے اس کے یہ معنی نہیں کہ اتفاقی طور پر کوئی ہوائی جہاز کا مسافر چاند دیکھ لے اور آکر شہادت دے تو اس کی شہادت قبول نہ کی جائے کیونکہ اس کی شہادت رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ نیچے کی ہوا میں گرد وغبار اور بخارات کی وجہ سے مستبعد نہیں کہ چاند نظر نہ آئے۔ اور بلند جگہ پر ہوا صاف ہونے کی وجہ سے نظر آجائے۔

شرط یہ ہے کہ ہوائی پرواز اتنی اونچی نہ ہو جہاں تک زمین والوں کی نظریں پہنچ سکیں کیونکہ شرعاً رویت وہ ہی معتبر ہے کہ زمین پر رہنے والے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں اس لئے اگر بیس ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر کے کوئی شخص چاند دیکھ آئے تو اس بستی (شہر) کے لئے رویت معتبر نہیں جسکو عام انسان باوجود مطلع صاف ہونے اس کو نہیں دیکھ سکے۔ آلات جدیدہ ص ۱۸۶

چاند کے بارے میں نجومی کی رائے غیر معتبر

رویتِ ہلال کے بارے میں نجومی ستارہ شناس کی بات قابل اعتبار نہیں ہے لہٰذا ان کے حساب کے بنا پر لوگوں کو روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔ کیونکہ شارع علیہ السلام نے روزے کو مقررہ علامتوں کے ساتھ وابستہ کیا ہے، جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

اور وہ علامتیں ہلال کا نظر آنا یا ماہ شعبان کے تیس دن کا پورا ہو جانا ہیں۔ نجومیوں کا قول خواہ کتنا ہی دقیق نظریات کی بنا پر ہو ان میں قطعیت نہیں پائی جاتی کیونکہ اکثر اوقات ان کی رائیں باہم مختلف ہوتی ہیں۔ کتاب الفقہ ج ۱ ص ۸۹۲

ایک عام غلط فہمی!

شریعت میں رجب کی چوتھی تاریخ کا کوئی اعتبار نہیں، یہ جو مشہور ہے کہ جس دن رجب کی چوتھی تاریخ ہوگی اس دن رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں، اگر چاند نہ ہو تو روزہ نہ رکھنا چاہیے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۵

چاند کے ہونے نہ ہونے میں پنڈت کی بات کا اعتبار نہیں

چاند دیکھ کر یہ کہنا کہ یہ چاند بہت بڑا ہے کل کا معلوم ہوتا ہے یہ بری بات ہے، حدیث میں آیا ہے کہ یہ قیامت کی نشانی ہے۔ جب قیامت قریب ہوگی تو لوگ ایسا کیا کریں گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ چاند کے بڑے چھوٹے ہونے کا بھی اعتبار نہ کرو اور نہ ہندوؤں کی اس بات کا اعتبار کرو کہ آج دوج ہے آج ضرور چاند ہے۔ شریعت میں یہ سب باتیں وہمیات کا درجہ رکھتی ہیں جن کا کوئی اعتبار نہیں۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۵ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۷۳

شہادت کیا ہے؟

شہادت کے سلسلہ میں مختصر طور پر یہ بات جان لینی ضروری ہے کہ "خبر" اور "شہادت" دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو "خبر" ہونے کی حیثیت سے تو معتبر اور قابل اعتماد ہوتی ہیں مگر بحیثیت شہادت ناقابل قبول ہوتی ہیں ان دونوں میں یہ فرق اسلام ہی میں نہیں بلکہ ہماری اس دنیا میں قانونی طور پر یہ فرق مسلم ہے۔ تار، ٹیلیفون، ریڈیو، ٹی وی اخبارات۔ اور خطوط کے ذریعے جو خبریں آتی ہیں اگر ان کا معتبر ہونا معلوم ہو تو بحیثیت خبر ساری دنیا میں قبول کی جاتی ہیں اور ان پر اعتماد کرتے ہوئے سارے کام انجام پاتے ہیں لیکن کسی مقدمہ اور معاملے کی شہادت کی حیثیت سے ان خبروں کو دنیا کی کوئی عدالت تسلیم نہیں کرتی، بلکہ یہ ضروری ہوتا ہے کہ گواہ مجسٹریٹ کے سامنے حاضر

ہو کر شہادت دے تاکہ گواہی اور شہادت کے جو اصول ہیں ان پر ان کو پرکھا جا سکے اور شہادت کے صحیح اور غلط ہونے کا کوئی فیصلہ کیا جا سکے اس فرق کو جان لینے کے بعد معلوم ہونا چاہیے کہ عام طور پر رویت ہلال کے معاملے کو شریعت نے "شہادت" کا معاملہ قرار دیا ہے اور شہادت کا یہ ضابطہ ہے کہ وہ اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوتی جبتک شہادت کی شرائط کے مطابق نہ ہو۔

شہادت ہلال کی ابتدائی تین شرطیں تو وہی ہیں جو تمام معاملات کی شہادت کے لئے شرط ہیں یعنی گواہ کا عاقل بالغ۔ اور بینا ہونا۔ چوتھی شرط گواہ کا مسلمان ہونا اور پانچویں شرط جو سب سے اہم ہے وہ اسکا عادل ہونا ہے۔ اور عادل اس شخص کو کہتے ہیں جو گناہ کبیرہ سے محفوظ ہو اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہ کرتا ہو۔ نیز اس کی زندگی میں راست بازی (سچائی)۔ صاف گوئی اور نیکوکاری کا پہلو غالب ہو، اور دنیا کی نظروں میں وہ قابلِ اعتماد سمجھا جاتا ہو۔ چھٹی شرط۔ لفظِ شہادت کا استعمال ہے یعنی شاہد اس طرح کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ فلاں واقعہ اس طرح ہوا ہے۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ جس واقعہ کی شہادت دے رہا ہو ان کا بچشم خود شاہد ہے۔

محض سنی سنائی بات نہ ہو اور آٹھویں شرط "مجلس قضاء" ہو یعنی شاہد کے لئے ضروری ہے کہ قاضی کی مجلس میں خود حاضر ہو کر شہادت دے۔ پس پردہ یا دوسرے بذریعہ خط یا ٹیلیفون، وائرلیس اور ریڈیو یا ٹی۔ وی وغیرہ کے ذریعہ سے کوئی شخص شہادت دے تو اسے شہادت نہیں کہیں گے بلکہ وہ خبر کا درجہ پائے گی۔ حاشیہ مظاہر حق جدید ج ۲ ص ۸۸

رویتِ ہلال میں ریڈیو کا شرعی حکم

ریڈیو کے ذریعہ سے آمدہ اطلاعات و اعلانات کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر یہ اعلانات و اطلاعات شرعی اصول وضوابط کے مطابق آجائیں خواہ کسی خطہ ملک سے آجائیں۔ ثبوت کے لئے شرعاً کافی ہوں گے مثلاً کسی مرکزی شہر میں جہاں کا مطلع صاف رہتا ہو غبار آلود نہ رہتا ہو اور وہاں ریڈیو اسٹیشن بھی ہو۔ حکومت کی جانب سے یہ انتظام کرالیا جائے کہ کوئی مسلمان حاکم

شہادتِ شرعیہ کے ذریعہ رویت کا ثبوت حاصل کر کے بایں الفاظ یہ اعلان کر دیا کرے کہ رویت کا ثبوت شرعی حاصل کر کے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کل یوم فلاں سے شلا یکم رمضان ہے، یا یکم شوال ہے تو یہ اعلان معتبر ہوگا اور اس پر عمل کرنا اصولِ مذہب کے مطابق صحیح اور درست ہوگا۔ صرف اس بات کو ملحوظ رکھنا ہوگا کہ اس اعلان پر عمل کرنے سے مہینہ بجائے انتیس و تیس دن کا ہونے کے اٹھائیس یا اکتیس دن کا نہ ہو رہا ہو۔

اگر حکومت کی طرف سے ایسا باقاعدہ نظم نہ ہو سکے تو آپسی انتظام سے ایک ہلال کمیٹی بنائی جائے جس کے سب افراد باشرع مسلمان ہوں اور اس میں ایک سمجھدار عالم کو بھی جو مسائل متعلقہ سے بخوبی واقف ہو شریک کر لیا جائے تاکہ تمام شرعی کاروائی باوثوق طریقے سے مکمل ہو سکے۔ وہ شرعی ہلال کمیٹی، رویت ہلال کا شرعی ثبوت حاصل کر کے ریڈیو اسٹیشن سے اپنی نگرانی میں اعلان نشر کروائے کہ رویت ہلال کا شرعی ثبوت فراہم کر کے یہ اعلان کیا جاتا ہے کل صبح عید ہے مثلاً یا اس وقت سے ماہ رمضان کی شب ہوگی صبح سے روزے رکھے جائیں۔

اس دوسری صورت میں حکومت سے صرف اتنا کام لینا ہے کہ حکومت اور پروگراموں کے ساتھ اس پروگرام کے نشر ہونے کی منظوری کردے اور ہلال کمیٹی کا کوئی مسلم وکیل یا مسلم نمائندہ وہاں پہونچکر اعلان کر دیا کرے۔ ریڈیو اسٹیشن عموماً اس قسم کی خبریں و اعلانات خود نشر کرتے رہتے ہیں ان کو اس کے منظور کرنے میں کچھ دقت نہ ہوگی۔ صرف اتنا لحاظ کرنا ہوگا کہ اس نشریہ کے الفاظ شرعی ہوں گے۔ جس کو ہلال کمیٹی خود مرتب کر دیگی۔ اگر حکومت غیر مسلم سے بھی یہ انتظام کرا لیا جائے جب بھی شرعاً نافذ و صحیح ہوگا، اور سارے مسلمان اس کے مطابق آسانی سے عمل کر سکیں گے۔ اگر یہ انتظام کر لیا گیا تو مستقل حل نکل آئے گا۔ اور خط و ٹیلیفون سب سے زیادہ قوی واطمینان بخش ہوگا۔ اور ہر طرح کے شرعی اصول و ضوابط کے مطابق ہوگا۔ نظام الفتاویٰ ج ۱ ص ۸۲

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

ریڈیو کی خبر کے متعلق ہندوستان کے مستند علماء کا فیصلہ

ریڈیو کی خبر ایک اعلان کی حیثیت رکھتی ہے یہ اعلان اگر رویت ہلال کی باضابطہ کمیٹی کے جانب سے ہو جو چاند ہونے کی باقاعدہ شہادت لے کر چاند کا فیصلہ کرتی ہے۔ یا کسی ایسے شخص کی جانب سے ہو جس کو وہاں کے مسلمانوں نے قاضی یا امیر شریعت کی حیثیت سے مان رکھا ہے اور وہ باضابطہ شہادت لیکر فیصلہ کیا کرتا ہے اور اعلان کرنے والا خود قاضی یا امیر شریعت یا رویتِ ہلال کمیٹی کا صدر یا کمیٹی کا معتمد مسلم نمائندہ ہو تو مقامی کمیٹی یا قاضی یا امیر کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس پر اعتماد کر کے رویت ہلال کا فیصلہ کر دے۔

فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۸۶۔ بحوالہ رویت ہلال رمضان و عید کے مسائل و دلائل ص۹۶

رویتِ ہلال میں ٹیلیفون کا شرعی حکم

ان مواقع پر جن کا تعلق خبر و اطلاع سے ہے ٹیلیفون کا بھی اعتبار ہے۔ لیکن جہاں شہادت اور گواہی مطلوب ہے وہاں محض فون کافی نہیں ہے روبرو حاضری ضروری ہے ایسے مواقع پر اس تدبیر پر عمل کرنا چاہیے کہ دار القضاء یا رویتِ ہلال کمیٹی کی جانب سے مختلف اہم مقامات پر ایسے ذمہ دار متعین ہوں جو رویتِ ہلال کی گواہی لے لیں اور پھر فون کے ذریعہ مرکز کو اس کی اطلاع کر دیں،

خط و تار اور ٹیلیفون کی خبر کے سلسلے میں مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء کا فیصلہ حسبِ ذیل ہے۔:

تار و خط، ٹیلیفون کی خبر معتبر نہیں ہے ہاں اگر خصوصی انتظام کے تحت متعدد جگہوں سے فون اور خط آئیں اور علماء کہیں کہ ان سے ظنِ غالب پیدا ہوتا ہے تو اس بنیاد پر علماء کا فیصلہ قابلِ قبول ہوگا۔ جدید فقہی مسائل۔ ص ۸۶ ر ۸۹۔

ٹیلیفون کے بارے میں مولانا تھانوی کا فتویٰ

جن احکام میں حجاب مانع قبول ہے اس میں (ٹیلیفون) کا واسطہ غیر معتبر ہے اور جن میں

جواب مانع نہیں ان میں اگر قرائن قویہ سے متکلم کی تعیین ہو جائے کہ فلاں شخص بول رہا ہے، تو معتبر ہے
امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۸۷

متعدد جگہوں سے ٹیلیفون آنے کا حکم

جب متعدد جگہ سے یا کسی ایک ایسے شہر سے جہاں نامور علماء اور مفتیان کرام ہوں۔ مختلف لوگوں کے یہ بیانات موصول ہوں کہ ہم نے خود چاند دیکھا ہے۔ یا ہمارے شہر کے قاضی یا ہلال کمیٹی کے صدر یا مفتی یا معتمد علیہ شخصیت نے شہادت سن کر چاند ہونے کا فیصلہ دیا ہے۔

اور جب ایسے بیان دینے والوں کی تعداد اتنی کثیر ہو جائے کہ عقلاً ان کے جھوٹ بولنے کا کوئی احتمال باقی نہ رہے اور خبر مستفیض کے درجے میں آجائے اور ان خبروں کے صحیح ہونے کا یقین یا غلبۂ ظن مقامی قاضی یا ہلال کمیٹی کے صدر یا معتمد علیہ شخصیت کو حاصل ہو جائے۔ تو ان کو عید کے چاند کا اعلان کرنیکا بھی حق حاصل ہو جائے گا۔ ایک دو فون کافی نہ ہوں گے۔ اور یہی خط کا حکم ہے۔
فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۸۹

رویت ہلال میں خط کا شرعی حکم

خط کا حکم یہ ہے کہ اگر خط لکھنے والے نے دو معتبر و ثقہ مسلمانوں کے سامنے خط لکھکر اور ان دونوں کو اس پر شاہد بنا کر خط کے ہمراہ بھیجا ہے اور یہ دونوں خط لانے والے خط لاکر شہادت دیں کہ کاتب نے ہمارے سامنے یہ خط لکھا ہے تو یہ خط معتبر اور حجت بنے گا، پس یہ خط لکھنے والا قاضی شرعی یا اس کا قائم مقام (جیسے رویت ہلال کمیٹی وغیرہ ہے) اور اس خط میں ثبوتِ رویت کی اطلاع لکھی ہے تو اس خط پر عمل کرنا واجب ہوگا۔ ہاں اگر مختلف مقامات سے مختلف آدمیوں کے خط رویت ہلال کے ثبوت کے سلسلہ میں اتنی تعداد میں آجائیں کہ انکار کی گنجائش نہ رہے تو اس صورت میں اس کا بھی اعتبار ہو جائے گا اور مفید رویت بن جائے گا۔
نظام الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۳۱

تار کی شرعی حیثیت

محض تار یا خط کی خبر پر اعتماد کر کے روزہ رکھنے یا افطار کرنے کا شرعاً حکم نہیں ہے البتہ اگر تار یا خط کی وہ خبر مصدق ہو جائے یا دوسرے قرائنِ صدق کیساتھ مؤید ہو جائے تو عمل کرنا درست ہے
فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۳۷۶

جنتری کا شرعی حکم

انتیس شعبان کو ابر کی وجہ سے کسی نے چاند نہیں دیکھا اور جنتری وغیرہ میں انتیس ۲۹ کا چاند لکھا ہے اور سب لوگوں کا یہی خیال ہے کہ چاند انتیس کا ہوگا اس صورت میں جنتری اور تار پر اعتبار کر کے یکم رمضان کی تاریخ مان لینا درست ہے یا نہیں؟

اس صورت میں تیس ۳۰ دن شعبان کے پورے کر کے اس کے بعد یکم رمضان کو قائم کرنا چاہیئے جیسے کہ حدیث شریف میں چاند کے بارے میں آیا ہے کہ "چاند دیکھکر روزہ شروع اور چاند دیکھ کر افطار کرو" اور جنتری و تار پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔

فتاوی دارالعلوم ج ۶ ص ۳۶۹ بحوالہ ردمحتار ج ۲ ص ۱۳۲ | دشکوۃ ص ۱۷۴

جن مقامات میں مسلسل چاند طلوع یا غروب رہتا ہو

وہاں پر رمضان کیسے منائیں

جن مقامات میں چاند روزانہ طلوع وغروب نہ ہوتا ہو بلکہ کئی کئی دن یا کئی کئی ماہ مسلسل چاند طلوع رہتا ہو یا غروب رہتا ہو۔ جیسا کہ ارضِ تسعین اور اس کے مضافات کے بعض مقامات ہیں، تو ان مقامات میں کسی قریبی مقام کو (جہاں چاند دو دن کے علاوہ پورے ماہ میں روزانہ طلوع وغروب ہوکر اپنا ماہانہ دور پورا کرلیتا ہے اور آسانی سے اس کا علم و مشاہدہ ہو سکتا ہو۔) بنیاد بنا کر ماہِ رمضان المبارک کا اور اس کی پہلی تاریخ کا تعین کر کے گردش لیل و نہار کے مجموعہ کے ساتھ منطبق کرلیں، پھر ایک مجموعہ کو پوری ایک رات اور دن (چوبیس گھنٹے) قرار دیں اور اس کے نصفِ اول کو رات

کا حصہ قرار دیکر اس کے ختم ہونے سے تقریباً دو گھنٹے قبل سحری کھاکر روزے کی نیت کرلیا کریں، اور نصف ثانی (جو دن کا حصہ شمار ہوگا) پورا ہوتے ہی روزہ افطار کریں اور مغرب وغیرہ کی نمازیں ادا کریں نظام الفتاویٰ ج ا ص ۸۷

جہاں افق ہمیشہ صاف نہ رہتا ہو وہاں ثبوتِ رمضان کا شرعی طریقہ

سوال:۔ جس ممالک میں فضا ہمیشہ ابر آلود رہتی ہو (مثلاً برطانیہ) اور رویت شہادت کا امکان ہی نہ ہو وہاں شہادتِ ہلال کی کیا صورت ہوگی؟ مسلمانوں کے لئے ریڈیو کی اطلاع رویت ہلال معتبر سمجھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جب کسی ریڈیو کے بارے میں یہ علم ویقین حاصل ہو جائے کہ وہ شرعی ثبوت کے بعد ہی رویت کا اعلان کرتا ہے تو اس اعلان پر عمل کرلینا درست رہے گا۔ بشرطیکہ اس پر عمل کرنے سے مہینہ اٹھائیس دن یا اکتیس دن کا نہ ہوتا ہو۔

اور اگر ایسا علم ویقین حاصل نہ ہو لیکن ظنِ غالب حاصل ہو جائے کہ رویت ہلال کا شرعی ثبوت حاصل کرنے کے بعد ہی یہ اعلان ہوا ہے تو اس پر بھی عمل کرلینا درست ہوگا۔ خواہ دنیا کے کسی خطے سے آئے۔ بشرطیکہ اس پر عمل کرنے سے مہینہ ۲۸ دن یا ۳۱ دن کا نہ ہو رہا ہو۔

اور اگر یہ ظنِ غالب بھی حاصل نہ ہوتا ہو۔ لیکن مختلف اطراف وممالک سے ثبوتِ رویت کی اطلاع اتنی تعداد میں آجائے کہ اتنی تعداد میں عادتاً کذب پر اتفاق نہیں ہوتا تو استفاضہ کی صورت بنکر اس کے مطابق بھی عمل کرلینا درست ہے۔

نوٹ:۔ ان سب صورتوں میں عوام کے عمل ویقین یا ظنِ غالب یا استفاضہ قرار دینے کا اعتبار نہ ہوگا۔ بلکہ مقامی رویتِ ہلال کی شرعی کمیٹی کے فیصلہ وظنِ غالب کا اعتبار ہوگا۔ اور اگر مقامی شرعی رویتِ ہلال کمیٹی نہ ہو، تو وہاں کے خطیب جامع مسجد وعیدگاہ اور وہاں کے معتمد علماء کا فیصلہ جب ظنِ غالب یا استفاضہ کے حصول کا ہوگا تو وہ معتبر ہوگا۔

اگر ان مذکورہ صورتوں میں کوئی صورت میسر نہ ہو یا فقہ حنفی کے اصول پر پوری نہ اترتی ہو اور پریشانیاں رہی ہوں جو سوال میں مذکور ہیں تو ایسی صورت میں یہ کرنا چاہیے کہ اگر اس خطے میں شافعی، یا حنبلی یا مالکی لوگ رہتے ہوں تو جو مہینہ ۲۸۔ یا ۳۱ دن کا نہ ہوتا ہو

اس صورت میں بھی عوام خود رائی نہ کریں بلکہ علمائے احناف سے اس کے بارے میں فتویٰ حاصل کریں اگر یہ صورت بھی میسر نہ ہو یعنی شافعی، حنبلی، مالکی لوگ بھی نہ بستے ہوں یا بستے ہوں مگر مذکورہ معتمد فتویٰ موجود نہ ہو یا انکے فتاویٰ آپس میں متضاد ہوں تو پھر علمائے احناف ہی کے معتمد فتویٰ حاصل کریں یا ان کی فقہ کی معتمد کتابوں سے رجوع کر کے اس مجبوری کی صورت میں ان کا معتمد مسلک تلاش کر کے اس کے مطابق عمل کریں۔

نظام الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۲۴ تا ۲۳۶

شہادت کے معاملے میں جو دین کا پابند نہیں ہے اس کا حکم

جو آدمی دین کا پابند نہیں برابر گناہ کرتا رہتا ہے مثلاً نماز نہیں پڑھتا یا روزے نہیں رکھتا یا جھوٹ بولا کرتا ہے یا اور کوئی گناہ کرتا رہتا شریعت کی پابندی نہیں کرتا تو شرع میں اس کی بات کا کچھ اعتبار نہیں ہے چاہے جتنی قسمیں کھا کھا کر بیان کرے بلکہ ایسے اگر دو تین آدمی ہوں تو ان کا بھی اعتبار نہیں۔

بہشتی زیور ج ۳ ص ۵ بحوالہ ہدایہ آخرین ص ۴۶

ہلال عید کے لئے دو[illegible]ی ضابطۂ شہادت

جب چاند کی رویت عام نہ ہو [illegible] چار آدمیوں نے دیکھا ہو تو یہ صورت حال اگر ایسی فضا میں ہو کہ مطلع بالکل صاف ہو [illegible]یں کوئی بادل یا دھواں یا غبار وغیرہ مانع نہ ہو تو ایسی صورت میں صرف دو تین چار آدمی کی رویت اور شہادت شرعاً قابل اعتماد نہیں ہو گی جب تک مسلمانوں کی بڑی جماعت رویت کی شہادت نہ دے چاند کی رویت تسلیم نہیں کی جائے گی جو دیکھنے کی شہادت د[illegible] اس کو ان کا مغالطہ یا جھوٹ قرار دیا جا[ئے] گا۔ ہاں اگر مطلع صاف نہیں تھا غبار، د[illegible]ں وغیرہ افق پر ایسا تھا جو چاند دیکھنے میں مانع ہو سکتا ہے ایسی حالت میں رمضا[ن] [illegible] ایک ثقہ کی اور عیدین کے لئے دو ثقہ مسلمانوں کی شہادت کا اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

[illegible]ہر الفقہ ج ۱ ص ۳۹۹

چاند ہونے کی شہ[illegible] اور گواہ ندارد

شہر بھر میں یہ خبر مشہور کہ کل چاند [illegible] لوگوں نے دیکھا لیکن بہت ڈھونڈا تلاش کیا پھر بھی کوئی ایسا آدمی نہیں ملتا جس نے خود چاند [دیکھا ہو] تو ایسی خبر کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

بہشتی زیور ج ۳ ص ۵ بحوالہ ردمحتار ج ۱ ص ۴۵

تنہا چاند دیکھنے والے کی گواہی قبول نہیں کی گئی تو کیا کریں؟

کسی نے رمضان کا چاند اکیلے دیکھا سوائے اس کے شہر بھر میں کسی نے نہیں دیکھا اور یہ شریعت کا پابند نہیں ہے اس کی گواہی سے شہر والے روزہ نہ رکھیں لیکن خود یہ روزہ رکھے اور اگر اس اکیلے دیکھنے والے نے تیس روزے پورے کر لیے لیکن ابھی عید کا چاند نہیں دکھائی دیا تو اکتیس واں روزہ بھی رکھے اور شہر والوں کے ساتھ عید کرے۔

بحوالہ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۵ بحوالہ عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۸

تنہا چاند دیکھنے والا عید نہ منائے

اگر کسی نے عید کا چاند تنہا دیکھا اس لئے اس کی گواہی کا شریعت نے اعتبار نہیں کیا تو اس دیکھنے والے آدمی کو عید کرنا درست نہیں ہے۔ صبح کو روزہ رکھے اور اپنے چاند دیکھنے کا اعتبار نہ کرے اور روزہ نہ توڑے۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۵ بحوالہ عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲

اکتیسویں دن افطار کر لیا جائے

اگر دو معتمد آدمیوں کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہو جائے۔ خواہ مطلع صاف ہو یا نہیں تو اکتیسویں دن افطار کر لیا جائے اور وہ دن شوال کی پہلی تاریخ سمجھی جائے۔

بہشتی زیور ج ۱۱ ص ۱۰۴ بحوالہ شامی ج ۱ ص ۱۹۲

اگر دن میں چاند نظر آجائے

اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند دکھلائی دے تو وہ آئندہ شب کا سمجھا جائیگا گذشتہ

کا نہ سمجھا جائے گا اور وہ دن آئندہ ماہ کی تاریخ قرار نہ دیا جائے گا۔ خواہ یہ رویت زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد، (بہشتی زیور حصہ ۳ صفحہ ۱۰، بحوالہ ردالمحتار ج ۱ ص ۱۴۹)

بغیر چاند دیکھے روزے شروع کیے پھر اٹھائیس روزے کے بعد عید کا چاند نظر آگیا

اگر کسی شہر کے لوگوں نے رمضان کا چاند نہ دیکھا۔ اور روزے رکھنے شروع کر دئے۔ اٹھائیسویں روزے کو شوال کا چاند دیکھا اگر انھوں نے شعبان کا چاند دیکھکر تیس دن پورے گن لئے تھے اور رمضان کا چاند نہیں دیکھا تھا تو ایک دن کی قضاء کریں اور اگر انتیسویں روزے کو چاند دیکھا تھا تو ان پر کچھ قضا لازم نہیں ہوگی۔ اور اگر شعبان کے چاند کے تیس دن پورے کئے تھے۔ اور شعبان کا چاند نہیں دیکھا تھا اور اس کے بعد رمضان کے روزے رکھے تو دو دن کی قضاء کریں گے۔ (عالمگیری اردو پاکستانی ج ۲ ص ۹)

۲۹ رمضان کو رویت کی گواہی

اگر گواہوں نے رمضان کی ۲۹ تاریخ کو یہ گواہی دی کہ ہم نے تمہارے روزہ رکھنے سے ایک دن پہلے چاند دیکھا تھا تو اگر وہ اسی شہر کے لوگ ہیں تو امام ان کی گواہی قبول نہ کرے کیونکہ انھوں نے واجب کو ترک کیا اور اگر کہیں دوسرے آئے ہیں تو ان کی گواہی جائز ہوگی۔ اس لئے کہ ان کے ذمہ تہمت نہیں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری اردو پاکستانی ج ۲ ص ۱۰)

رویت کی خبر دن کے بارہ بجے ملنا

رویت ہلال کی خبر جس وقت بھی پختہ طور سے پہنچ جائے خواہ غروب آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے پہنچے، بشرطیکہ شہادت معتبر ہو، محض تار وغیرہ کی خبر نہ ہو تو روزہ توڑ کر افطار کرلینا چاہیئے روزہ افطار نہ کرنے کی صورت میں گناہ گار ہوگا۔ (فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۹۳۔ بحوالہ ردالمحتار کتاب الصوم ج ۱ ص ۱۲۵)

غروب آفتاب سے پہلے جو چاند نظر آئے وہ معتبر نہیں

سوال :۔ ابھی آفتاب غروب ہونے میں دو چار منٹ کی دیر تھی اس وقت زید نے کہا عید کا چاند نظر آگیا لہذا روزہ افطار کرنا چاہیئے تو بکر نے انکار کیا تاہم زید کے کہنے پر ۱۵۔ ۲۰،

آدمیوں نے روزہ افطار کر لیا تو ان افطار کرنے والوں کا روزہ ہوا یا نہیں؟

جواب:۔ غروب آفتاب سے پہلے رویت ہلال کا اعتبار نہیں ہے وہ دن رمضان ہی کا ہے عید کا نہیں اب جس نے یہ سوچ کر افطار کیا کہ آفتاب غروب ہوگیا ہے اس لئے چاند نظر آیا تو ان پر روزہ کی فقط قضا لازم ہے، اور جو لوگ جانتے تھے کہ آفتاب غروب نہیں ہوا ہے اور روزہ کھول لیا ان پر قضا کیساتھ کفارہ بھی لازم ہے۔ فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۲۰

شہادت کے بعد افطار نہ کرنا

سوال:۔ اگر مولوی صاحب نے رویت ہلال کی شرعی شہادت آنے پر عید کا حکم دیدیا اور صرف ایک شخص نے روزہ افطار نہیں کیا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ وہ شخص گنہگار ہوا توبہ کرے۔

فتاوی دار العلوم ج ۶ ص ۳۹۴ بحوالہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۲۵ کتاب الصوم

جو شخص حاکم کے فیصلہ شرعی کے بعد بھی افطار نہ کرے وہ گناہ گار ہوگا کیونکہ یہ دن شہادت شرعیہ سے عید کا دن ثابت ہوگیا اور عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

احسن الفتاوی پاکستانی ج ۴ ص ۴۱۵

ایک شہر والوں نے رویت کی بناء پر ۲۹ روزے رکھے اور دوسرے شہر والوں نے چاند ہی کی بناء پر تیس ۳۰ رکھے

صاحب ہدایہ اپنی کتاب "مختارات النوازل" میں فرماتے ہیں کہ: ایک شہر والوں نے رویت ہلال کے بعد انتیس ۲۹ روزے اور دوسرے شہر والوں نے چاند ہی کے بناء پر تیس روزے رکھے تو اگر ان دونوں شہروں میں مطلع کا اختلاف نہ ہو تو انتیس روزے رکھنے والوں کو ایک دن کی قضا کرنی ہوگی اور اگر دونوں شہروں کا مطلع جدا گانہ ہو تو قضا کی ضرورت نہیں۔

علامہ لکھنوی نے اس موضوع پر مفصل بحث کرنے کے بعد جو جچا تلا فیصلہ کیا ہے وہ ان ہی کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے۔:

عقل و نقل ہر دو لحاظ سے سب سے صحیح مسلک یہی ہے کہ ایسے دو شہر جن میں اتنا فاصلہ ہو کہ ان کے مطالع بدل جائیں جس کا اندازہ ایک ماہ کی مسافت سے کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک شہر کی رویت دوسرے شہر کے لئے معتبر نہیں ہونی چاہیئے۔ اور قریبی شہروں میں جن کے

مابین ایک ماہ سے کم مسافت ہو ایک شہر کی رویت دوسرے شہر کے لئے لازم اور ضرور ہوگی۔

راقم الحروف کے خیال میں یہ رائے بہت معتدل، متوازن، اور قرینۂ عقل ہے البتہ اختلافِ مطالع کی حدیں متعین کرنے میں "ایک ماہ کی مسافت" کی قید کے بجائے جدید ماہرین فلکیات کے حساب اور ان کی رائے پر اعتماد کیا جانا زیادہ مناسب ہوگا۔

جدید فقہی مسائل ج ۱ ص ۹۲

مطالع کے بارے میں مجلس تحقیقاتِ شرعیہ کا فیصلہ

مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ منعقدہ ۳، ۴ رمئی ۱۹۶۷ء کو مختلف مکاتبِ فکر کے علماء اور نمائندہ شخصیتوں نے حل کر اس مسئلہ (مطالع) کی بابت جو فیصلہ کیا تھا وہ حسبِ ذیل ہے۔

۱ :- نفس الامر میں پوری دنیا کا مطلع ایک نہیں ہے بلکہ اختلاف مطالع مسلّم ہے اور یہ ایک واقعاتی چیز ہے۔ اس میں فقہائے کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

۲ :- البتہ فقہاء اس بات میں مختلف ہیں کہ روزہ اور افطار کے باب میں یہ اختلاف مطالعہ معتبر ہے یا نہیں؟

محققینِ احناف اور علماءِ امت کی تصریحات اور ان کے دلائل کی روشنی میں مجلس کی متفقہ رائے ہے کہ بلادِ بعیدہ (دور کے شہروں) میں اس باب میں بھی اختلافِ مطالع معتبر ہے۔

۳ :- بلاد بعیدہ سے مراد یہ ہے کہ ان میں باہم اس قدر دوری واقع ہو کہ عادتاً ان کی رویت میں ایک دن کا فرق ہوتا ہے، ایک شہر میں ایک دن پہلے چاند نظر آتا ہے۔ دوسرے میں ایک دن بعد، ان بلادِ بعیدہ میں ایک کی رویت دوسرے کے لئے لازم کر دیجائے تو جیسے کسی جگہ اٹھائیس دن کا رہ جائے گا اور کسی جگہ اکتیس دن کا قرار پائے گا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس کی روایت سے اس قول کی تائید ہوتی ہے۔

۴ :- بلادِ قریبہ وہ شہر ہو جن کی رویت میں عادتاً ایک دن کا فرق نہیں پڑتا، فقہاءؒ ایک ماہ کی مسافت کی دوری کو جو تقریباً پانچسو یا چھ سو میل ہوتی ہے۔ بلاد بعیدہ قرار دیتے ہیں

اور اس سے کم کو بلادِ قریبہ۔

مجلس اس سلسلے میں ایک ایسے چارٹ کی ضرورت سمجھتی ہے کہ جس سے معلوم ہو جائے کہ مطلع کتنی مسافت میں بدل جاتا ہے اور کن کن ملکوں کا مطلع ایک ہے۔

۵:۔ ہندوستان پاکستان کے بیشتر حصوں اور بعض قریبی ملکوں مثلاً نیپال وغیرہ کا مطلع ایک ہے۔

علماء ہند و پاک کا عمل ہمیشہ اسی پر رہا ہے۔ اور غالباً تجربے سے بھی یہی ثابت ہے ان ملکوں کے شہروں میں اس قدر بُعدِ مسافت نہیں ہے کہ مہینے میں ایک دن کا فرق پڑتا ہو اس بنیاد پر ان دونوں ملکوں میں جہاں بھی چاند دیکھا جائے شرعی ثبوت کے بعد اس کا ماننا ان دونوں ملکوں کے تمام اہل شہر پر لازم ہوگا۔

۶:۔ مصر اور حجاز جیسے دور دراز ملکوں کا مطلع ہند و پاک کے مطلع سے علیحدہ ہے یہاں کی رویت ان ملکوں کے لئے اور ان ملکوں کی رویت یہاں والوں کے لیے ہر حالت میں لازم اور قابلِ قبول نہیں ہے اس لئے کہ ان میں اور ہند و پاک میں اتنی دوری ہے کہ عموماً ایک دن کا فرق واقع ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ۔ جدید فقہی مسائل ج ۱ ص ۹۲

چاند کی تاریخوں کی حکمتیں اور فائدے

اسلامی احکام کا تعلق چاند کی تاریخوں سے رکھنے میں بہت سی حکمتیں اور فائدے ہیں

۱:۔ شریعت کے احکام میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ کم علم و عقل والا انسان بھی ان احکام کی بجا آوری میں الجھنے نہ پائے اور ایک شہری اور دیہاتی، پڑھا لکھا اور بے پڑھا دونوں برابر آسانی اور سہولت کیساتھ شریعت کے احکام کی پابندی کر سکیں، چاند کی تاریخ میں نہ کلینڈر کی ضرورت ہے نہ ڈائری کی، آدمی بستی میں ہو یا جنگل میں خشکی میں ہو یا سمندر میں ہر جگہ بڑی سہولت سے قمری مہینوں اور تاریخوں کا پتہ چلا سکتا ہے۔

۲:۔ چاند کے مہینے ہمیشہ ہر موسم میں گھوم گھوم کر آتے ہیں اس لئے ہر موسم میں ہر قسم کی عبادت کرنے کا موقع ملتا ہے۔

۳:۔ روزے کا تعلق چاند سے رکھنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ جب آدھی دنیا پر سردی کا موسم ہوتا ہے

تو دوسرے آدھے حصہ پر گرمی ہوتی ہے، کیونکہ چاند کا مہینہ بدل بدل کر آتا رہتا ہے اس لئے اگر چند سال آدھی دنیا کے مسلمانوں نے گرمی کے موسم میں روزے رکھے تھے تو چند سال سردی کے موسم میں روزے رکھنے کو مل جاتے ہیں اور اگر شمسی مہینے مقرر کر دیئے جاتے تو ہمیشہ ایک ہی موسم میں روزے رکھنے پڑتے،، اور یہ بات ایک عالمگیر مذہب کے اصول کے خلاف ہوتی

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض حضرات ۲۹ کا چاند نہ ہونے کی تمنا کرتے ہیں، یہ تمنا شعار اسلام کے خلاف ہے کیونکہ ہمارے اوپر ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے فرض ہیں، اب مہینہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا، اس کی کوئی تعیین نہیں، خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے عہد مبارک میں بعض سالوں میں انتیس روزے رکھے ہیں۔

تیسرا باب

مسائلِ نیت

ہر عبادت کی صحت کے لئے نیت کا ہونا شرط ہے مشکوٰۃ کی پہلی حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اس پر شاہد ہے کہ روزے کی صحت بھی نیت کے ساتھ مشروط ہے اور روزہ خواہ فرض ہو یا نفل قضاء ہو یا نذر، نیت کے بغیر صحیح نہیں، بغیر نیت کے تمام دن کچھ کھائے پیئے گذار دینا روزہ نہیں کہلائے گا۔ ہاں نیت کے الفاظ زبان سے کہنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ بلکہ سحری میں اٹھنا اور سحری کھانا بھی نیت میں شمار ہے البتہ زبان سے نیت کا اظہار کرنا زیادہ بہتر ہے۔

رمضان میں ہر روز نیت کرنا ضروری

رمضان کے ہر روزے میں نیت کرنا ضروری ہے ایک روز نیت کر لینا تمام روزوں کے لئے کافی نہیں۔ علم الفقہ ج ۳ ص ۱۸

رات سے نیت کرنا شرط نہیں

رمضان شریف کے روزے کی اگر رات سے نیت کرے تب بھی فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا صبح ہو گئی تب بھی یہی خیال رہا کہ میں آج روزہ نہ رکھوں گا پھر دن چڑھے خیال آگیا کہ فرض چھوڑ دینا بری بات ہے اس لئے اب روزے کی نیت کر لی تب بھی روزہ ہو گیا۔ لیکن اگر صبح کو کچھ کھا پی لیا تھا تو اب نیت نہیں کر سکتے۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۳

نیت کا آخری وقت

اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کے ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے۔

صبح صادق سے غروب آفتاب تک کل وقت کے نصف کو نصف النہار شرعی کہا جاتا ہے، صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان جتنا وقت ہوتا ہے، نصف النہار شرعی و نصف النہار

عرفی (وقتِ زوال) کے درمیان اس کا نصف ہوتا ہے، مثلاً صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ڈیڑھ گھنٹہ ہو تو نصف النہار عرفی سے پون گھنٹے پہلے نصف النہار شرعی ہوگا اس وقت کی مقدار ہر موسم میں اور ہر مقام میں مختلف ہوتی ہے اس لئے اس کی مقدار گھنٹوں سے متعین نہیں کی جاسکتی ضابطہ مذکورہ کے مطابق عمل کیا جائے۔ احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ ص ۴۲۰

نصف النہار کی تعیین کا طریقہ

نصف النہار کی تعیین کا طریقہ یہ ہے کہ اول دیکھ لیا جائے کہ صبح صادق کتنے بجے ہوتی ہے اور سورج کتنے بجے غروب ہوتا ہے ان کے درمیان کے گھنٹوں کو شمار کر کے ان کا نصف لے لیا جائے اس نصف کے اندر اندر نیت کرلی گئی تو روزہ ہو جائے گا۔ اور اگر نصف وقت پورا یا اس سے زیادہ گذر جائے تو روزہ نہ ہوگا، ایک گھنٹے کی قید احتیاطاً کی گئی ہے۔

حاشیہ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۳

دل کے خیال کا نام نیت

رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو سوچ لے کہ کل میرا روزہ ہے بس اتنی نیت سے بھی رمضان کا روزہ ادا ہو جائے گا اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو کہ رمضان کا روزہ ہے یا فرض کا تب بھی روزہ ہوجائیگا۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۳

رمضان کے روزے کا مطلق نیت سے ادا ہو جانا

رمضان کے مہینے میں اگر کسی نے یہ نیت کی کہ کل میں نفل روزہ رکھوں گا رمضان کا نہ رکھوں گا بلکہ اس روزے کی کبھی قضاء رکھوں گا تب بھی رمضان کا ہی روزہ ہوگا نفل کا نہیں ہوگا۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص بحوالہ فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۱۹۴

قضائے رمضان کی نیت کا حکم

اگر گذشتہ رمضان کے روزے قضا ہوگئے۔ اور پورا سال گذر گیا اب تک اس کی قضاء نہیں رکھی پھر جب رمضان کا مہینہ آگیا تو اس کی قضاء کی نیت سے روزہ رکھا تب بھی رمضان کا ہی روزہ ہوگا، قضاء کا روزہ نہ ہوگا، قضاء کے روزے رمضان کے بعد رکھے،

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۴ بحوالہ فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۱۹۴

نذر کے روزے کو رمضان میں رکھنا

اگر کسی نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اللہ کے لئے اتنے روزے رکھوں گا پھر رمضان کا مہینہ آگیا تو اس نے اسی نذر کے روزے رکھنے کی نیت کی رمضان کے روزے کی نیت نہیں کی تب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا۔ نذر کا روزہ ادا نہیں ہوا۔ نذر کا روزہ رمضان کے بعد پھر کبھی رکھے، سب کا خلاصہ یہ ہوا کہ رمضان کے مہینہ میں جب کسی روزے کی نیت کرے گا تو رمضان ہی کا روزہ ہوگا۔ اور کوئی روزہ صحیح نہ ہوگا۔ بہشتی زیور حصہ ۳ بحوالہ قدوری ص ۴۵

کیا نفل کی نیت سے ۲۹ شعبان کا روزہ چاند ہونیکی صورت میں رمضان سے بدل جائیگا؟

انتیسویں شعبان کو بادل کی وجہ سے اگر رمضان کا چاند دکھائی نہیں دیا تو صبح کو نفلی روزہ بھی نہ رکھو ہاں اگر ایسا اتفاق پڑتا ہو کہ ہمیشہ پیر یا جمعرات یا اور کسی مقررہ دن روزہ رکھا کرتے تھے اور کل وہی دن ہے تو نفل کی نیت سے صبح کو روزہ رکھ لینا بہتر ہے پھر اگر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو اسی نفل روزے سے رمضان کا فرض ادا ہو جائے گا اب اس کی قضا نہ رکھے۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۳ بحوالہ شامی ج ۲ ص ۱۱۹

۲۹ شعبان کو چاند نہ دکھائی دے تو اگلے روز دوپہر تک کچھ نہ کھاؤ

بادل وغیرہ کی وجہ سے ۲۹ شعبان کو چاند نہیں دکھائی دیا تو اگلے روز دوپہر سے ایک گھنٹے پہلے تک کچھ نہ کھاؤ نہ پیو مگر کہیں سے خبر آجائے تو اب روزے کی نیت کرلو۔ اور اگر خبر نہ آئے تو کھاؤ پیو۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۴ بحوالہ نور الایضاح

یوم شک کے روزہ کا حکم

اگر یوم شک (تیس شعبان) کو کچھ کھا پی لیا اور پھر معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو لازم ہے اس دن کے باقی حصے میں روزہ توڑنے والی چیزوں سے باز رہا جائے۔ اور ماہ رمضان گذرنے پر فوراً اس کی قضا رکھی جائے اور اگر یوم شک میں اس نیت سے روزہ رکھا کہ وہ رمضان کا روزہ ہے اور پھر یہ پتہ چلا کہ وہ دن شعبان کا تھا تو وہ روزہ سرے سے صحیح نہ ہوگا۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۸۹۶

تیس شعبان کو اگر شہادت نہ آئی اور روزہ رکھ لیا تو جیسی نیت تھی ویسا ہی روزہ ہو جائیگا

انتیس شعبان کو چاند نہیں ہوا تو یہ خیال نہ کرو کہ کل کا دن رمضان کا نہیں ہے اور میرے ذمے پار سال کے روزے کی قضا ہے اس لئے اس کی قضا ہی رکھ لوں،

یا کوئی نذر مانی تھی اس کا روزہ رکھ لوں، اس دن قضار کا روزہ یا کفارہ اور نذر کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے کوئی روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اگر قضار یا نذر کا روزہ رکھ ہی لیا پھر کہیں سے چاند کی خبر آگئی تو رمضان ہی کا روزہ ادا ہوگا قضار اور نذر کا روزہ پھر رکھ لیں۔ اور اگر خبر نہیں آئی تو جس روزے کی نیت وہی ادا ہوگیا۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۴ بحوالہ شرح وقایہ ج ۱ ص ۳۰

کیا ایک مرتبہ نیت کرلینا کافی ہے ؟

اگر مسلسل روزے رکھنا واجب ہو تو سب کے لئے ایک مرتبہ نیت کرلینا کافی ہے جیسے ماہ رمضان کے روزے یا کفارۂ صوم یا کفارہ ظہار کے روزے یعنی جب تک یہ سلسلہ نہ ٹوٹے گا وہی نیت جاری رہے گی۔ اور اگر کوئی مرض یا سفر پیش آجانے کی وجہ سے وہ تسلسل ٹوٹ گیا تو اب ہر روز رات کو نیت کرنا ضروری ہے البتہ اگر سفر ختم ہو جائے یا مرض جاتا رہے تو باقی روزوں کے لئے ایک ہی بار نیت کافی ہوگی۔ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۸۸۴

جو روزے مسلسل واجب نہیں ہیں ان کی نیت کا طریقہ

اگر ایسے روزے ہوں جن کا لگاتار رکھنا واجب نہیں ہے جیسے ماہ رمضان کی قضار یا کفارۂ قسم کے روزے تو ایسے روزوں کیلئے ہر روز رات سے نیت کرنا ضروری ہے ان کے لئے پہلے ہی روز نیت کرلینا کافی نہیں ہے کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۸۸۴

نیت کا قاعدہ

نفلی روزے میں اور نذر معین اور رمضان شریف کے روزوں کی رات سے نیت کرے یا صبح کو نصف النہار شرعی تک کرلینا درست ہے اور باقی روزوں میں رات سے نیت کرلینا ضروری ہے

فتاوی دار العلوم ج ۶ ص ۴۴۶ بحوالہ رد المحتار ج ۱ ص ۱۱۶

سحری کھانا نیت میں شمار ہوگا یا نہیں؟

ماہ رمضان میں ہر روز نیت کرنی چاہیئے۔ سحری کھانا بھی نیت ہے یہ اور بات ہے کہ کھاتے وقت روزہ رکھنے کا ارادہ نہ ہو۔ (تو سحری کا کھانا نیت میں شمار نہ ہوگا) اگر اول شب میں روزے کی نیت کی پھر طلوع فجر سے پہلے نیت توڑ دی تو یہ نیت کا توڑ دینا ہر قسم کے روزوں کی نیت میں معتبر ہوگا

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۸۸۱

نیت کا زبان سے ظاہر کرنا ضروری نہیں

نیت کا زبان سے ظاہر کرنا ضروری نہیں صرف دل کا ارادہ کافی ہے حتی کہ سحری کا کھانا خود نیت کے قائم مقام ہے اس لئے کہ سحری روزہ رکھنے کی غرض سے کھائی جاتی ہے ہاں اگر کسی کی عادت اس وقت کھانا کھانے کی ہو یا کوئی بدبخت سحری کھاتا ہو، اور روزہ نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے سحری کھانا نیت کے قائم مقام نہیں ہے۔ علم الفقہ ج ۳ ص ۱۸

مریض اور مسافر کی نیت کا حکم

رمضان کے مہینے میں مریض کے روزے کی نیت کا حکم مذہب مختار کے مطابق تندرست اور صحیح و مقیم کی نیت کے حکم کے مانند ہے، یعنی اگر کوئی مریض آدمی رمضان کے مہینہ میں کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تو اس کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا اور رمضان کا روزہ ہی تمام حالتوں میں سمجھا جائے گا۔

البتہ مسافر رمضان کے مہینہ میں کسی دوسرے روزے کی نیت کرے تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جس نیت سے روزہ رکھے، اسی کا ہوگا (چاہے نفل ہو یا واجب)

شامی ج ۲ ص ۸۶ کتاب الصوم

ایام تشریق میں روزے کی نیت کرنا درست نہیں

اگر عیدین یا ایام تشریق یعنی ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ، تیرہ تاریخ میں کوئی شخص روزے کی نیت کرے تو اس روزے کا پورا کرنا اس پر ضروری نہ ہوگا اور فاسد ہونے کی صورت میں اس کی قضاء بھی لازم نہ ہوگی بلکہ اس کا فاسد کرلینا واجب ہے اس لئے کہ ان ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ علم الفقہ ص ۴۱

بغیر نیت کے بھوکا رہنے سے روزہ نہیں ہوگا

اگر کسی نے پورے دن کچھ نہیں کھایا پیا شام تک بھوکا پیاسا رہا لیکن دل میں روزے کا ارادہ نہ تھا بلکہ بھوک ہی نہیں لگی یا کسی اور وجہ سے کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو اس کا روزہ نہیں ہوا اگر دل میں روزہ کا ارادہ کرلیتا تو روزہ ہوجاتا۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۳

نیت کرنے کے بعد بھی صبح صادق تک کھاسکتے ہیں

شریعت میں روزے کا وقت صبح صادق کے وقت سے شروع ہوتا ہے اس لئے جبتک صبح صادق نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے۔ بعض حضرات شروع رات میں سحری کھاکر نیت کی دعا پڑھ کر لیٹ جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اب نیت کرنے کے بعد کچھ کھانا پینا نہ چاہیئے یہ خیال غلط ہے جب تک صبح نہ ہو برابر کھاسکتے ہیں چاہے نیت کرچکے ہوں یا نیت ابھی نہ کی ہو۔

بہشتی زیور ج ۳ ص ۳

دل میں نیت کرکے سونے کا حکم

نیت سے مراد دل کا ارادہ ہے، زبان سے ادائیگی ضروری نہیں اس لئے اگر کوئی رات کو دل میں ارادہ کرکے سویا تھا تو پھر مزید نیت کی کوئی ضرورت نہیں۔

حاشیہ فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۴۴

کن کن روزوں میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے؟

رمضان کے قضاء روزوں میں اور نذر غیر معین اور کفارات کے روزوں میں اسی طرح اس نفل روزے کی قضاء میں جسے شروع کرکے فاسد کردیا گیا ہو غروب آفتاب کے بعد سے صبح صادق کے طلوع ہونے تک نیت کرلینا ضروری ہے۔ صبح صادق کے بعد اگر نیت کی جائے گی تو کافی نہ ہوگی۔ علم الفقہ ج ۳ ص ۱۹۔

نوٹ:۔ نیت میں تبرکاً "انشاء اللہ" کہہ لینا کچھ مضر نہیں ہے (نیز) روزے کی حالت میں افطار کی نیت کرلینے سے روزے کی نیت باطل نہیں ہوتی۔ علم الفقہ ج ۳ ص ۱۹

زبان سے نیت کا اظہار بہتر ہے

دل سے نیت کرنا کافی ہے کچھ کہنا ضروری نہیں بلکہ جب دل میں خیال ہے کہ آج میرا روزہ

ہے اور دن بھر روزے کی ممنوعات سے رکا رہا تو اس کا روزہ ہوگیا۔ اور اگر زبان سے کہہ دے کہ یا اللہ کل میں روزہ رکھوں گا یا عربی میں یہ کہدے: نَوَيْتُ بِصَوْمِ غَدٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ تو یہ بھی بہتر ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۲

نیت کر کے روزہ توڑنا

سوال:۔ کسی شخص نے شب رمضان میں روزے کی نیت کی یا غیر رمضان میں رات کو یا دن کو نفل روزے کی نیت کی اب وہ رات کو یا دن کو عذر کی وجہ سے یا بلا عذر نیت توڑ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ نیت کا رات کو توڑنا ممکن ہے اس طریقہ سے کہ اگلے دن کھانے پینے کا ارادہ کرے۔ لیکن اور دن میں جب کہ روزہ شروع ہوگیا تو اب نیت توڑنا لغو ہے۔ پس رمضان کے روزے میں اگر رات کو نیت کر کے توڑ دی اور دن کو کھا پی لیا تو صرف قضاء لازم آئے گی۔

اور اگر دن میں نیت توڑ کر کھا پی لیا تو کفارہ بھی لازم آئے گا اور اگر غیر رمضان میں رات کو نیت توڑ دی تو نہ قضاء ہے نہ کفارہ اور اگر دن میں نیت ختم کر کے کھا پی لیا تو صرف قضا لازم آئے گی۔ اور جن روزوں میں ان کا وقت متعین ہے اس میں بلا عذر نیت توڑنا جائز نہیں اور غیر معین میں توڑنا بغیر عذر کے بھی جائز ہے۔ (امداد الفتاوی ج ۱ ص ۱۷۳)

جس شخص نے روزہ کی نیت نہ کی تو اس کے کھانے کا کیا حکم ہے

سوال:۔ جس شخص نے رمضان کی رات میں نہ نیت روزہ رکھنے کی کی اور نہ عذر کوئی تو اب دن میں اس کے لئے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر روزے دار نے زوال سے پہلے تک نیت نہ کی تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوا۔ لیکن کھانا پینا رمضان کے احترام کی وجہ سے جائز نہیں۔ اور اگر کھا لیا تو صرف قضاء لازم آئے گی۔ امداد الفتاوی ج ۱۔ ص ۱۷۳

چوتھا باب

سحری کے مسائل وفضائل

اللہ تعالیٰ کے قانون کا بھی عجیب وغریب معاملہ ہے اس کے یہاں ہر چیز کے خزانے ہیں وہ ہر چیز پر قادر مطلق ہے وہ اپنے متعلق فرماتا ہے: "وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ" وہ کھاتا نہیں بلکہ کھلاتا ہے۔

مشہور ہے کہ رحمت خداوندی "بہانہ می جوید" کہ خدا کی رحمت دینے کے لئے بہانہ تلاش کرتی ہے اب سحری کو ہی دیکھئے جب کہ سحری کھانا بندوں کے اپنی اغراض ومقاصد میں سے ہے۔ لیکن چونکہ روزے کی نسبت صرف خدا ہی کی طرف ہے اس لئے اس میں بھی مسلمانوں کے لئے اجر وثواب رکھ دیا گیا ہے، سحری کھانا مسنون ہے حدیث شریف میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے" آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ اور ہمارے روزوں میں صرف سحری کا فرق ہے" (یعنی وہ سحری نہیں کھاتے اور ہم کھاتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں" اگر بھوک نہ ہو اور کھانے کی خواہش نہ ہو تو اس سنت پر عمل کرنے کے لئے دو ایک چھوہارے کھائے یا صرف پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لے تاکہ سنت پر عمل ہو جائے" آپؐ کا ارشاد ہے کہ سحری کھانے میں برکت ہے" یعنی بدن میں چستی اور قوت قائم رہتی ہے۔

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے سحری کھانے میں تاخیر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جبتک صبح صادق کی یقین نہ ہو اس وقت تک کھاتے پیتے رہنا چاہیئے۔ اور جب صبح صادق نمودار ہو جائے تو پھر کھانا پینا ترک کر دینا چاہیئے" صبح صادق کی پہچان یہ ہے کہ جب صبح صادق نمودار ہوتی ہے تو مشرق میں افق کے کناروں پر روشنی کی دھاری نمایاں ہوتی ہے اور پھر روشنی غالب آکر تاریکی مٹ جاتی ہے بس یہی صبح صادق ہے۔

صاحب کشاف نے سحری کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ تمام رات کو چھ حصّوں پر تقسیم کرکے آخر حصّے میں سحری کھاؤ مثلاً اگر غروب آفتاب سے صبح صادق تک بارہ گھنٹے ہوں تو آخر کے دو

گھنٹے سحری کھاؤ اور ان میں بھی تاخیر بہتر ہے بشرطیکہ اتنی تاخیر نہ ہو کہ روزے میں شک ہونے لگے۔ لغت میں سحری اس کھانے کو کہتے ہیں جو صبح کے قریب کھایا جائے۔ بعض حضرات تراویح پڑھ کر کھا کر سو جاتے ہیں یا بغیر سحری کے روزے رکھتے ہیں اگرچہ اس طرح تو ان کا روزہ ہو جائے گا مگر سحری کے ثواب سے محروم رہیں گے، روزے دار کو سحری کا اہتمام کرنا چاہیے کہ اس میں اپنی ہی راحت و نفع اور منفعت کا ثواب ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ افراط و تفریط ہر چیز میں مضر ہے کہ نہ اتنا کم کھاؤ کہ عبادت میں کمزوری محسوس ہونے لگے اور نہ اتنا زیادہ کھاؤ کہ دن بھر کھٹی ڈکاریں آتی رہیں کیونکہ احادیث میں زیادہ کھانے کی ممانعت وارد ہے۔

سحری کا مسنون وقت

روزے دار کو رات کے آخری حصے میں صبح صادق سے پہلے پہلے سحری کھانا مسنون ہے اور باعث برکت و ثواب ہے نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہو جائے گی لیکن بالکل آخری شب میں کھانا افضل ہے اگر مؤذن نے صبح کی اذان وقت سے پہلے دیدی تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں ہے جب تک صبح صادق نہ ہو جائے کھا سکتے ہیں، سحری سے فارغ ہو کر روزے کی نیت دل میں کرنا کافی ہے زبان سے بھی یہ الفاظ کہہ لے تو اچھا ہے۔ بصوم غد نویت من شہر رمضان۔ جواہر الفقہ ج ۱ ص ۳۸۱

حضور ﷺ کے زمانے میں سحری اور فجر کے درمیان وقفے کی مقدار

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ اذان اور سحری میں کتنا وقفہ ہوتا تھا کہا پچاس آیت کے پڑھنے کے برابر

ترجمہ بخاری شریف ج ۱ ص ۶۸۹

سحری اور افطار کے لئے ڈھول بجانا

جس طرح نکاح اور اعلانِ جنگ کے لئے دف کا بجانا حدیثوں سے ثابت ہے اسی طرح چاند نظر آنے اور سحری اور افطار کے وقت ضرورتاً بطورِ اعلان بجانا جائز ہے۔ بشرطیکہ باجے کے طرز پر نہ ہو۔ فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۸۴ بحوالہ شامی ج ۵ ص ۳۰۷

سحری وافطار کے لئے گھنٹہ نقارہ یا توپ وغیرہ کا استعمال

سوال:- رمضان المبارک میں سحری وافطار کا صحیح وقت بتانے کے لیے جامع مسجد میں نقارے کا انتظام کیا جائے اور اس کے ذریعہ سے تمام مسلمانوں کو اطلاع دیجائے تو کیا یہ درست ہے یا نہیں؟ بعض لوگ ناقوس کو ہندؤں کی عبادت کی مشابہ ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد صحابہ میں ثابت نہ ہونے کی وجہ سے برا سمجھتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:- طبل (ڈھپرا) بجانے کو فقہاء نے جائز لکھا ہے کہ افطار وسحور کے وقت بجانے میں بھی کچھ حرج نہیں مگر طبل داخل مسجد نہ رکھا جائے" اور ناقوس وغیرہ سے اس کو اس لئے مشابہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ لوگ اس طریقۂ اعلان کی خصوصیت کو عبادت بھی سمجھتے ہیں اور یہاں ایسا کوئی مسئلہ نہیں سمجھا جاتا اور خیر القرون میں اس کی مثال نکاح کے وقت دف کا بجانا موجود ہے۔

اس سے بھی مقصود ایک طاعت کے متحقق ہونے کا اظہار ہے اور اس سے بھی مقصود ایک طاعت کا وقت متحقق ہونے کا اعلان ہے اور غور کرنے سے دف کی کراہیت کے مقابلے میں عوام کی ضرورت بڑھی ہوئی ہے۔ امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۰۱

سحری وافطار کے وقت کی اطلاع کے لئے گولہ چھوڑنا جائز ہے۔ نقارہ بجانا بھی جائز ہے، کفایت المفتی ج ۲۔ ص ۲۳۴

سحری کی سنت ادا کرنے کے لئے پان کھانا۔

سحری کھانا سنت ہے اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم از کم دو تین چھوہارے ہی کھالے یا کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھالے اگر کچھ بھی نہ ہو تو سادہ پانی ہی پی لے، اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اٹھ کر ایک آدھ پان ہی کھالیا تو جب بھی سحری کا ثواب مل گیا۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۴ بحوالہ شرح البدایہ ج ۱ ص ۲۰۵

سحری بالکل صبح کے وقت نہ کھائیں

سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر کر کے کھانا بہتر ہے لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح ہونے

لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جائے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۴ بحوالہ نسائی شریف ص ۲۰۵

سحری جلدی کھالی اور پان آخر میں کھایا

اگر کسی نے سحری جلدی کھائی اور اس کے بعد پان تمباکو اور چائے وغیرہ دیر تک کھاتے پیتے رہے اور جب صبح صادق ہونے میں تھوڑی دیر رہ گئی تب کلی کر لی جب بھی دیر کر کے کھانے کا ثواب مل گیا اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو دیر کر کے کھانے کا حکم ہے۔

بہشتی زیور حصہ ۱ ص ۱۴ بحوالہ شرح البدایہ ج : ص ۲۰۵

اذان دیر میں ہونے پر اس وقت تک سحری کھاتے رہنا

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ ناواقف لوگ جو اوقاتِ سحری کی خبر نہیں رکھتے جب تک اذان نہ سنیں کھا پی سکتے ہیں، صحیح مسئلہ کیا ہے؟

جواب:۔ صبح صادق کے بعد کھانا پینا درست نہیں ہے، خواہ اذان ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، اس بارے میں بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔

فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۳۴۵۔ بحوالہ رد المحتار ج ۱ ص ۱۱۰

اذان کے وقت منہ کا لقمہ نگل گیا

سوال:۔ اذان ہوتے ہی سحری چھوڑ دی لیکن جو ایک دو لقمہ منہ کے اندر تھے ان کو نگل کر پانی پی لیا، کیا روزہ ہو گیا یا قضا لازم ہے؟

جواب:۔ اگر یہ ظن غالب ہو کہ صبح صادق ہونے کے بعد اگر اذان شروع ہوئی ہے تو روزہ نہ ہوگا، اور اگر حالت شبہ ہو تو اس وقت کھانا پینا مکروہ ہے مگر روزہ صحیح ہو جائے گا۔ احسن الفتاویٰ پاکستان ج ۴ ص ۴۳۲

غلطی سے سحری صبح صادق کے بعد کھانا

اگر کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی تو رات باقی ہے اسی گمان پر سحری کھالی پھر بعد میں معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوا، قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں، لیکن پھر کچھ کھائے پئے نہیں، روزہ داروں کی طرح رہے اور اسی طرح اگر سورج غروب ہونے کے گمان سے روزہ کھول لیا پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا

اس کی قضاء کرے کفارہ واجب نہیں، اور جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست نہیں، بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۴۔ بحوالہ شرح البدایہ ج ۱ ص ۲۰۵

بغیر سحری کا روزہ

سوال:۔ بغیر سحری کھائے روزہ درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ سحری کھانا روزہ کے لئے مستحب ہے، پس بلا سحری کے بھی روزہ ہوجاتا ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۹۶۔ بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۵۵ باب ما یفسد الصوم

اگر رات کو سحری کھانے کے لئے آنکھ نہ کھلے سب کے سب سو گئے تو بغیر سحری کھائے روزہ رکھو، سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا کم ہمتی کی بات ہے اور بڑا گناہ ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۴

وقت ختم ہونے پر سحری کھانا

اگر اتنی دیر ہوگئی کہ صبح صادق ہوجانے کا شبہ پڑ گیا تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھا پی لیا تو برا کیا، اور گناہ ہوا پھر اگر معلوم ہوگیا کہ اس وقت صبح ہوگئی تھی تو اس روز کی قضاء رکھے اور اگر کچھ معلوم نہ ہو شبہ ہی شبہ رہ جائے تو قضاء رکھنا واجب نہیں ہے، لیکن احتیاط کی بات اس میں ہے کہ اس کی قضاء رکھ لے۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۴۔ بحوالہ شرح البدایہ ج ۱ ص ۲۰۵

سحری کے بعد بیوی سے ہمبستری

سوال:۔ رمضان المبارک میں سحری کھانے کے بعد اپنی بیوی سے ہمبستر ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور اس کے بعد غسل کا وقت کب تک ہے۔؟

جواب:۔ رمضان شریف میں سحری کھانے کے بعد اگر صبح صادق ہونے میں دیر ہو تو اپنی بیوی سے جماع (صحبت) کرنا درست ہے، غرض یہ ہے کہ صبح صادق سے پہلے پہلے جماع سے فراغت ہوجانی چاہیئے، اور غسل چاہے صبح ہونے کے بعد ہو، روزہ میں کچھ نقصان نہ آئے گا۔

فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۹۶۔ بحوالہ مشکوٰۃ شریف ص ۴

سحری کے بعد کلی کرنا

سوال، سحری کھا کر اگر کلی نہ کرے اور اسی طرح سو جائے تو روزہ میں کچھ حرج تو نہیں؟

جواب ۱۔ اگر دانتوں میں اٹکا ہوا کھانا چنے کی مقدار، یا اس سے زیادہ حلق میں اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، صرف قضاء واجب ہوگی کفارہ نہیں،

اور اگر چنے کی مقدار سے کم ہو تو مفسد نہیں، لہذا فساد روزہ کی وجہ سے کلی کر کے سو جانا چاہیئے۔ احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ ص ۴۴۳

رمضان میں فجر کی جماعت جلدی کرنا

سوال۔ رمضان شریف کے دنوں میں سحری کھانے کے بعد اگر احتمال ہو کہ فجر کے وقت آنکھ نہ کھلے گی تو اوّل وقت میں نماز پڑھ لینا کیسا ہے؟ اور اسی وقت اذان کہہ کر جماعت کر لینا، اس وجہ سے کہ لوگوں کی اکثر و بیشتر جماعت چھوٹ جاتی ہے اور بعض اوقات قضاء بھی ہو جاتی ہے، کیسا ہے؟

جواب۔ حامداً ومصلیاً رمضان المبارک میں سحری کے بعد اوّل وقت فجر کی نماز کے لئے اگر نمازی جمع ہو جائیں اور روزانہ کے وقت معمول تک تاخیر ہونے سے جماعت چھوٹنے یا قضا ہو جانے کا اندیشہ ہے تو اوّل وقت جماعت کر لینا بہتر ہے۔

فتاویٰ محمودیہ ج ۱ ص ۱۶۲

پانچواں باب

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

روزہ میں کچھ باتیں ایسی ہیں کہ نہ ان سے روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ مکروہ ہوتا ہے۔ ان باتوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ بعض حضرات محض اپنی عقل وفہم سے یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھاپی لیتے ہیں۔ حالانکہ اس صورت میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر مسئلہ جانتے ہوئے بھول کر کھانا کھانے کے بعد عمداً جماع کرنے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا، اور عمداً محض کھانا کھانے کی صورت میں صرف قضا ہی ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص ۱۰۴

بھول سے کھانا اور صحبت کرنا

اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھاپی لے یا بھولے سے صحبت ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں گیا اگر بھول کر پیٹ بھر کے کھاپی لے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، نیز اگر بھول کر کئی مرتبہ بھی کھاپی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا، بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۴ بحوالہ قدوری ص ۴۵

تندرست اور ضعیف کی بھول میں فرق

ایک شخص کو بھول کر کھاتے ہوئے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقت ور ہے کہ روزے سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلانا واجب ہے اور اگر اس شخص میں روزہ رکھنے کی قوت وطاقت نہ ہو، روزہ سے تکلیف ہوتی ہو تو اس کو یاد نہ دلائے کھانے دے،

عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲

روزے میں سرمے، تیل اور خوشبو کا استعمال

روزہ کی حالت میں دن میں سرمہ لگانا، تیل لگانا، خوشبو سونگھنا درست ہے اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا چاہے جس وقت ہو بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا ناک کی غلاظت میں سرمہ کا اثر دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا اور نہ مکروہ ہوا۔

بہشتی زیور ح ۳ ص ۱۰۔ بحوالہ قدوری ص ۴۵

ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنا

سونے کی حالت میں احتلام ہوگیا پھر بغیر غسل کئے ہوئے روزہ رکھ لیا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (ناپاکی کا گناہ الگ ہوگا) علم الفقہ ج ۳ ص ۲۱

روزہ کی حالت میں حلق کے اندر مکھی مچھر گرد وغبار وغیرہ چلا جانا

روزہ کی حالت میں حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا آپ ہی آپ دھواں چلا گیا یا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں گیا البتہ اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۱ بحوالہ عالمگیری ج ۱ ص ۲۹۸

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۲۲ میں تفصیل کے ساتھ یہ مسئلہ درج ہے کہ راستہ کا غبار یا آٹے کی چھانس یا مکھی مچھر وغیرہ ان میں سے کوئی بھی منہ میں روزہ کی حالت میں چلی جائے اور معدہ میں پہنچ جائے تو روزہ کے لئے نقصان دہ نہیں ہے کیونکہ ان اشیاء سے بچنا مشکل اور دشوار ہے"۔

نیز یہی حکم اس میں بھی ہے کہ اگر کوئی چیز پیسنے یا دوا کوٹنے کا غبار یا مزہ حلق میں محسوس ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ عالمگیری پاکستانی ج ۲ ص ۱۷

روزے کی حالت میں آنسو کا منہ میں چلا جانا

اگر روزہ دار کے منہ میں آنسو داخل ہوں تو اگر تھوڑے ہوں جیسے کہ ایک دو قطرے یا مثل اس کے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اور اگر بہت ہوں کہ آنسوؤں کی نمکینیت منہ میں پائے اور بہت زیادہ جمع ہو جائیں تو پھر ان کو نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اسی طرح چہرہ کا پسینہ روزہ دار کے منہ میں داخل ہو تو یہی حکم ہے۔

فتاویٰ عالمگیری اردو پاکستانی ج ۲ ص ۱۷

روزے کی حالت میں پھول سونگھنا

خوشبودار عطریات، گلاب، نرگس وغیرہ کا پھول سونگھنے سے یا غسل جنابت (ناپاکی حالت) میں اتنی دیر کرے کہ سورج نکل آئے بلکہ پورے دن ناپاکی کی حالت میں رہنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۱۹

روزے کی حالت میں نکسیر پھوٹ جانا

سوال:۔ روزہ کی حالت میں نکسیر پھوٹ گئی یہانتک کہ اس کا اثر تھوک میں بھی پایا گیا تو کیا روزہ ہوگیا؟

جواب:۔ اس کے روزہ میں کچھ خلل نہیں آیا۔ (بشرطیکہ اس کے پیٹ میں خون نہ گیا ہو)۔ فتاویٰ دارالعلوم ج ٦ ص ٤٠٦

روزے میں کان کے اندر تیل یا پانی جانا

کان میں پانی کے خود بخود چلے جانے سے یا قصداً ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بخلاف تیل کے اس کے ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔ بشرطیکہ تیل پیٹ میں داخل ہوجائے۔

علم الفقہ ج ٣ ص ٣٢

ناک میں پانی چلا جانا

سوال:۔ روزہ کی حالت میں روزہ یاد ہوتے ہوئے وضو کرتے وقت غلطی سے یا جان بوجھ کر دماغ تک پانی پہنچ گیا یا دماغ تک تو نہیں پہونچا مگر اتنی دور تک کہ اس سے تکلیف ہوئی تو شرعاً کیا حکم ہے۔؟

جواب:۔ ناک کی راہ سے پانی پہونچانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اگر ناک سے حلق میں پانی چلا آیا، تب روزہ فاسد ہوجائے گا۔ دماغ تک پہونچنے کی شکل میں تردد ہے تحقیق کریں۔ امداد الفتاویٰ ج ١ ص ٢٧، اور ج ٢ ص ١٢٩

آنکھ میں دوا ڈالنا

بدن کے مساموں سے جو تیل اندر (جسم میں) داخل ہوجاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اسی طرح جو شخص پانی سے نہایا اور اس کو جسم کے اندر سردی محسوس ہوئی تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ نیز آنکھوں میں دوا ٹپکائی تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا۔ فتاویٰ عالمگیری پاکستانی اردو ج ٢ ص ١٨

کلی کرنے کے بعد منھ میں پانی کے اثرات رہ جانا

کلی کرنے کے بعد پانی کی تری جو منھ میں باقی رہ جاتی ہے اس کو نگل جانے سے روزہ

نہیں ٹوٹتا مگر اس میں یہ شرط ہے کہ کلی کرنے کے بعد ایک دو مرتبہ تھوک منہ سے نکالدیا جائے اس لئے کہ کلی کرنے کے بعد کچھ پانی باقی رہ جاتا ہے، ہاں دو ایک مرتبہ تھوک دینے کے بعد پھر پانی نہیں رہ جاتا البتہ ہلکی سی تری رہ جاتی ہے داس میں کچھ حرج نہیں)

علم الفقہ ج ۳ ص ۳۲

ناک کو حلق کی جانب چڑھانا

ناک کو روزے کیحالت میں اتنی زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اسی طرح منھ کی رال سڑک کر نگل جانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا،

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۲ بحوالہ عالمگیری ج ۱ ص ۲۷۸

روزے میں تھوک یا رال نگل جانا

روزے کی حالت میں منھ میں تھوک دیا رال، جو جمع ہو جائے اس کو نگل لے یا دانتوں کی جھری میں کھانے کی کوئی چیز رہ گئی ہے اس کو نگل لے تو اس سے بھی روزہ کو نقصان نہیں پہونچتا۔ اور اگر قصداً ایسا کیا تو بھی روزہ درست ہوگا۔ ہاں اگر اس چیز کی مقدار اتنی ہو جس کو عموماً زیادہ کہا جاتا ہے تو اس کے نگلنے سے خواہ بے ارادہ ہی ایسا ہوا ہو روزہ باطل ہو جائے گا۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۲۰

باتیں کرتے وقت ہونٹ تھوک میں تر ہو جانا

اگر کسی کے ہونٹ باتیں کرتے وقت یا اور کسی وقت تھوک میں تر ہو جائیں، پھر اس کو نگل جائے تو ضرورت کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر منھ سے رال تھوڑی تک بہی اور اس کا تار منھ کے اندر کے لعاب سے ملا ہوا تھا۔ پھر وہ اس کو منھ کے اندر بچا کر نگل گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اس لئے کہ اس کا باہر نکلنا پورا نہیں ہوا تھا، اور اگر اس کا تار ٹوٹ گیا تھا تو پھر اس کا حکم مختلف ہے۔ (یعنی منھ کے لعاب سے تار ٹوٹ جانے کے بعد، اس رال کو مونھہ کے اندر لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

فتاویٰ عالمگیری اردو پاکستانی ج ۲ ص ۱۷

دانتوں میں خلال کرنے سے منھ میں ریشہ چلا جانا

دانتوں میں گوشت کا ریشہ اٹکا ہوا تھا یا چھالی کا ٹکڑا وغیرہ یا کوئی اور چیز بھی اس کو خلال کرنے سے کھا لیا لیکن اس کو منھ سے باہر نہیں نکالا تھا، آپ ہی آپ حلق میں چلا گیا، تو دیکھو اگر چنے کی مقدار سے کم ہے تو روزہ نہیں گیا، اگر چنے کی برابر یا اس سے زیادہ ہے تو روزہ جاتا رہا۔ البتہ اگر منھ سے باہر نکال لیا تھا پھر اس کے بعد نگل لیا تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا چاہے چنے کی برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو، دونوں کا حکم ایک ہی ہے

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۱۔ بحوالہ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۸

رمضان میں سونے والے کا اٹھ کر دانت میں خون دیکھنا

سوال:۔ رمضان میں دوپہر کو ایک شخص سوتا تھا، جب اٹھا تو اس کے دانت میں خون تھا، یقین نہیں کہ سوتے وقت خون منھ میں گیا یا نہیں، اب روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس صورت میں روزہ نہیں جاتا۔

فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۱۳۴ بحوالہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۳۴

خون میں ملا ہوا تھوک نگل جانا

منھ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل جائے تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۳

پان کی سرخی نگلنا

سوال:۔ سحری کے بعد پان کھایا دن نکلنے پر پان کی سرخی تھوک میں موجود ہے ایسے تھوک کے نگلنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

اگر کلی غرارہ کیا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ بعض مرتبہ کلی کرنے کے بعد ہلکی سی سرخی تھوک میں رہ جاتی ہے جس کا دور کرنا مشکل و دشوار ہے شرعی کیا حکم ہے،؟

جواب:۔ باہر سے رنگ کا اثر اگر تھوک میں ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن پان جو صبح صادق سے پہلے کھایا اور اس کے اجزاء منھ میں نہ رہے، اور کلی وغیرہ کرکے

منہ کو خوب صاف کرلیا پھر اگر صبح کو تھوک میں سرخی کا اثر باقی رہا اور اس کو نگل لیا تو اس میں مفسد صوم کا حکم نہ ہوگا۔ تھوک اگر سرخی مائل ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا"
لیکن احتیاط ضروری ہے اور جہاں تک ہوسکے کچھ اثر نہ چھوڑنا چاہئے خوب منہ کو صاف کرلینا چاہیئے اور اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو اس روزہ کی قضا کرے،

فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۱۵ بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۴۱ و ۱۴۲

سحری کے وقت منہ میں پان لے کر سوجانا

سوال:۔ روزے کی نیت سے پان کھا کر لیٹ گئے، جب صبح کو جاگے تو کسی کے منہ میں پورا پان تھا اور کسی کے منہ میں چنے کے برابر اور کسی کے منہ میں کچھ بھی نہیں تھا تو اس صورت میں کس کس کا روزہ ہوا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:۔ اگر سوتے وقت منہ میں پان لے کر سوئے اور صبح تک منہ میں رہا تو روزہ جاتا رہے گا، جس کے منہ میں پان نہ پایا گیا ہو تو ظاہر ہے کہ وہ اسکو نگل گیا ہو اور یہی کہا جائے گا کہ صبح کے بعد نگلا ہے۔
اور اگر پان سالم بھی پایا گیا تب بھی غالب ہے کہ اس کا عرق حلق میں گیا ہوگا۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ حکماء و اطباء اصل السوس وغیرہ منہ میں ڈالکر سونے کو بتاتے ہیں اگر عرق نہ پہنچتا تو اس سے کیا نفع، جب پہونچنا ثابت ہوگیا تو سونے کی حالت میں کھائے پیئے تو قضا واجب ہے، اور اگر سونے سے پہلے پان تھوک دیا اور غرغرہ وغیرہ نہیں کیا تو اور اگر منہ میں چنے کی برابر یا چنے سے زیادہ تھا تو قضاء واجب ہے اور اس سے کم ہے تو روزہ فاسد نہیں۔

امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۷۲

منہ میں ریت چلا جانا

سوال:۔ منہ میں ریت پہونچا اور تھوک دیا اور بعد میں تھوک نگل گیا پھر دانتوں میں ریت معلوم ہوا کہ ریت اندر رہ گیا ہے تو اس سے روزہ ٹوٹتا یا نہیں۔؟

جواب:۔ اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۰۹ بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۴۳

مصنوعی دانت کا حکم

سوال:۔ جو شخص منھ میں ہر وقت مصنوعی دانت لگائے رہتا ہے، نہ ان میں بو ہے اور نہ مزہ ہے روزے کی حالت میں یہ دانت منھ میں رہتے ہیں کیا اس سے روزہ مکروہ ہوتا ہے۔؟

جواب:۔ مکروہ نہ ہوگا۔ امداد الفتاوی جدید ترتیب ج ۲ ص ۱۴۲

پائیریا کی پیپ منھ میں چلی جانا

سوال:۔ مرض پائیریا کی وجہ سے مسوڑوں میں پیپ آجاتی ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل جائے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں، ۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ جو چیز منھ میں ہی پیدا ہو رہی ہے اس کے اجزار قصداً یا بلا قصد تھوک کے ساتھ حلق میں چلے جائیں تو کیا حکم ہے جو چیز خارج منھ میں رکھی جائے، جیسے سوتے میں پان منھ میں رہ گیا اور صبح کو آنکھ کھلی تو کیا دونوں میں فرق ہے یا نہیں ؟

جواب پائیریا کی پیپ کو پان کی پیک پر قیاس کرنا اور مفسدِ صوم قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ پان خارج سے منھ میں رکھا جاتا ہے، اس کی پیک تھوک پر غالب ہوتی ہے، بخلاف پائیریا کی پیپ کے، کہ پائیریا ایک مستقل مرض ہے، پیپ منھ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس سے احتراز ممکن نہیں، پیپ کی مقدار بھی کم اور تھوک سے مغلوب ہوتی ہے لہذا مفسدِ صوم نہیں ہونا چاہیئے۔

فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۱۰۹۔ بحوالہ عالمگیری ج (۲) ص ۱۲۱

ڈکار کے بعد منھ میں پانی آجانا

جس شخص نے سحری میں اس قدر کھایا ہو کہ طلوعِ آفتاب کے بعد ڈکاریں آتی ہیں اور ان کے ساتھ پانی آتا ہے، اس سے روزہ میں کچھ حرج نہیں آتا ہے

فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۴۷۱ ج کامل

خون روکنے کے لئے منجن کا استعمال

سوال:۔ جب کہ مسوڑوں سے خون اور مواد نکلتا ہو تو کسی ایسے منجن کا جو خون کو

روکے اور دافع مواد ہو استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جائز ہے مگر منجن ملکر فوراً منھ دھوئے اور کلی کرے تاکہ اس کا اثر پیٹ میں نہ جائے اور منجن ایسا ہو کہ عادتاً پیٹ میں نہ پہنچتا ہو، مگر بچنا اچھا ہے، اس لئے کہ کراہت تنزیہی تو بہرحال ہے، احتیاط کے ساتھ منجن ملیں اور دانتوں کو صاف کریں کہ حلق کے اندر کچھ نہ جائے تو مکروہ نہیں ہے، یعنی مکروہ تحریمی نہیں ہے خلافِ اولیٰ ضرور ہے جس کا مطلب کراہت تنزیہی ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۰۴. بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۵۲

مسواک اور کوئلے سے دانت صاف کرنا

کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا اور منجن سے دانت مانجھنا مکروہ ہے اور اگر اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے گا تو روزہ جاتا رہے گا۔ اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے خواہ سوکھی مسواک ہو یا تازہ اسی وقت کی توڑی ہوئی، اگر نیم کی مسواک ہے اور اس کا کڑوا پن منھ میں معلوم ہوتا ہے جب بھی مکروہ نہیں۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۳۔ بحوالہ مراقی الفلاح ص ۲۱۰

مسواک کا ریشہ پیٹ میں چلا جانا

سوال:۔ مسواک کرتے وقت اس کا ریشہ پیٹ میں چلا گیا اور کوشش کے باوجود باہر نہ نکلا، کیا اس سے روزہ فاسد ہو گیا؟

جواب:۔ دانتوں میں اٹکا ہوا کھانے کا ذرہ اگر چنے کے دانے سے کم مقدار میں حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس کی وجہ یہی ہے کہ اس سے بچنا مشکل ہے اس سے ثابت ہوا کہ مسواک کے ریشہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا، احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ ص ۴۲۲

تمباکو کا پتہ جلاکر دانت صاف کرنا

سوال:۔ بعض عورتیں تمباکو کا پتہ جلا کر اس کی راکھ اور مسّی سے رمضان شریف میں دانت صاف کرتی ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب:۔ اگر دانتوں کو مل کر دھولیا جائے کہ پیٹ میں اس کا اثر نہ جائے تو روزہ میں کچھ خلل نہیں آتا۔ فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۰۶

ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال

روزے کی حالت میں فقہاء احناف نے مسواک کی اجازت دی ہے چاہے وہ خشک لکڑی کی ہو جس میں ایک گونہ ذائقہ موجود ہوتا ہے، لیکن ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ پاؤڈر کا حال اس سے مختلف ہے اس میں بہت محسوس ذائقہ ہوتا ہے، مسواک کا نہ اس پر اطلاق ہوتا ہے اور نہ مسواک کی سنت ادا کرنے کیلئے اس کی ضرورت ہے اس لئے کسی ضرورتِ شدیدہ کے بغیر اس کا استعمال کراہت سے خالی نہ ہوگا، ہاں عذر کی بنا پر کیا جا سکتا ہے۔

جدید فقہی مسائل ج (۱) ص ۱۰۲

روزے میں قے کرنا

سوال:- قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب:- اگر قے منہ بھر کر آئی اور ایک چنے کی برابر یا اس سے زائد جان بوجھ کر عمداً واپس لوٹالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ قضا فرض ہے کفارہ نہیں، اور اگر جان بوجھ کر مونہہ بھر کے قے کی تو اس صورت میں بہر حال روزہ فاسد ہوجائے گا۔ اگرچہ واپس نہ لوٹائے۔ البتہ منہ بھر کے قے نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ احسن الفتاوی ج ۴ ص ۴۳۲

بحوالہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۲۰

قصداً قے میں سے کچھ منہ میں چلی جانا

اگر کوئی شخص قصداً قے کرے تو اگر منہ بھر کر نہ ہوگی تو روزہ فاسد نہ ہوگا، جو قے قصداً کیجائے اور مونہہ بھر کر نہ ہو وہ اگر بے اختیار حلق کے نیچے اتر جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ علم الفقہ ج ۳ ص ۳۲

اپنے آپ قے ہوجانا

آپ ہی آپ قے ہوگئی تو روزہ نہیں گیا چاہے تھوڑی سی قے ہوئی یا زیادہ البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر قے ہوگئی تو روزہ جاتا رہا۔ اور اگر اس سے تھوڑی ہو تو خود کرنے سے بھی نہیں گیا نیز تھوڑی سی قے آئی پھر خود بخود حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔ البتہ اگر قصداً لوٹالی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۲

بحوالہ فتاوی ہندیہ ج ۱ ص ۲۰۲

قے ہونے کے بعد قصداً کھانا

اگر کسی کو قے ہوئی اور وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس گمان پر پھر قصداً کھالیا اور روزہ توڑ دیا تو بھی قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں ہے۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۳۔ بحوالہ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴

روزہ کی حالت میں سر میں تیل جذب کرنا اور مشترک حصہ میں خشک چیز داخل کرنا

اگر کوئی شخص سر میں تیل ڈالے یا سرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصے کے سوراخ میں کوئی خشک چیز داخل کرے، اور اس کا سرا باہر رہے یا تر چیز داخل کرے اور وہ موضع حقنہ تک نہ پہنچے تو چونکہ یہ چیزیں جوف (اندرونی حصہ) تک نہیں پہونچتی اس لئے روزہ فاسد نہ ہوگا نہ کفارہ واجب ہوگا۔ اور نہ قضا، اور اگر خشک چیز مثلاً روئی یا کپڑا وغیرہ مرد نے اپنی دبر (اجابت کے سوراخ) میں داخل کی اور ساری اندر غائب ہوگئی یا تر چیز داخل کی اور وہ موضع حقنہ تک پہونچ گئی تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ اور صرف قضا واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی مرد اپنے ذکر کے سوراخ میں کوئی چیز مثلاً تیل یا پانی ڈالے خواہ پچکاری کے ذریعہ سے یا ویسے ہی۔ یا سلائی وغیرہ داخل کرے اگرچہ یہ چیزیں مثانہ تک پہونچ جائیں لیکن روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص ۱۰۶

روزے کی حالت میں بیوی سے بوس وکنار

سوال:- کیا روزے کی حالت میں بیوی سے بوس وکنار جائز ہے؟

جواب:- یہ امور جائز ہیں مگر جوان آدمی ایسا فعل روزے کی حالت میں نہ کرے جس میں خوف ہے کہ وہ جماع کی طرف راغب کردے گا۔

فتاوی دارالعلوم ج ۶ ص ۴۱۲۔ بحوالہ ہدایہ ج ۱ ص ۱۹۹

روزے میں میاں بیوی دونوں کی شرمگاہوں کا ملنا

سوال:- زید نے روزے میں دن میں بیوی سے پیار کیا یا بغل گیر ہوا یا ایک نے دوسرے کی شرمگاہ کو ملایا جس سے شہوت پیدا ہوگئی پھر دونوں علیحدہ ہوگئے تو کیا روزہ ہوگیا۔؟

جواب:۔ اس صورت میں روزہ ہوگیا مگر جوان آدمی کو ایسا کرنا اچھا نہیں ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۰۷

روزے میں مذی کا نکلنا

سوال:۔ روزے میں بیوی کے ساتھ پیار وغیرہ کرنے کی وجہ سے جوش سے مذی آجائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ پیار وغیرہ کی وجہ سے جو پانی نکلتا ہے اس کو مذی کہتے ہیں اس سے روزہ میں کوئی نقصان نہیں آتا، البتہ منی کے نکلنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر روزہ کو خطرہ ہو تو بوس و کنار جائز نہیں ہے، مکروہ تحریمی ہے،

احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۱۱۔ بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۳

روزہ میں محض دیکھنے سے انزال ہوجانا

محض دیکھنے سے یا خیال کرنے سے انزال ہوجائے (منی کا اخراج) اور یہ غیر ارادی طور پر ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا جیسا کہ احتلام سے نہیں ٹوٹتا۔ یعنی اگر کسی شخص کو محض شہوت انگیز چیز کے دیکھنے یا سوچنے سے انزال ہوجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۲۰

سونے کی حالت میں منی کے خارج ہونے سے جس کو احتلام کہتے ہیں اگرچہ بغیر غسل کئے ہوئے روزہ رکھے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی عورت کے خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا دل میں خیال کرنے سے منی خارج ہوجائے جب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا۔

بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص ۱۰۶، بحوالہ قدوری ص ۴۳ و فتاویٰ ہندیہ ج ۱ ص ۲۰۳

صبح صادق ہوتے ہی بیوی سے الگ ہوگیا

کسی شخص نے بے سبب اس کے کہ اس کو روزہ کا خیال نہیں رہا یا ابھی کچھ رات باقی تھی اس لئے جماع (صحبت) شروع کردیا، یا کچھ کھانے پینے لگا اور اس کے بعد جیسے ہی اس کو روزہ کا خیال آگیا یا جونہی صبح صادق ہوئی فوراً بیوی سے الگ ہوگیا، یا لقمہ کو موہنہ سے پھینک دیا، اگرچہ علیحدہ ہوجانے کے بعد منی بھی خارج ہوجائے جب بھی روزہ فاسد نہ ہوگا۔

اور یہ انزال احتلام کے حکم میں ہوگا۔ بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص۱۰۶ بحوالہ درمختار ج ۱ ص ۱۵۰

رمضان میں جنابت کا غسل صبح کو کرنا

سوال:۔ رمضان میں غسلِ جنابت صبح کو کرنے سے روزہ میں تو کچھ نقصان نہیں آتا۔؟

جواب:۔ اس سے روزہ میں کچھ خلل اور خرابی لازم نہیں آتی۔

فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۱۴۔ بحوالہ درمختار ج ۲ ص ۱۳۸، باب مایفسد الصوم ومالایفسدہ۔

روزہ میں رومال بھگو کر سر پر ڈالنا

سوال:۔ ایک شخص روزہ میں قصداً رومال بھگو کر اس لئے سر پر اوڑھتا ہے تاکہ روزہ میں تخفیف ہو۔ یہ فعل کیسا ہے، کیا یہ مکروہ ہے؟

جواب:۔ ابوداؤد کی روایت اور ردالمحتار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح مفتیٰ بہ قول یہی ہے۔ ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۰۵

بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۵۶، باب مایفسد الصوم ومالایفسدہ۔

روزے میں تر کپڑا پہننا یا بار بار غسل کرنا

سوال:۔ روزے میں تر کپڑا پہننا اور تین چار مرتبہ غسل کرنا جائز ہے یا نہیں، اس سے روزے میں کچھ فرق آتا ہے یا نہیں۔؟

جواب:۔ اس سے روزہ میں کچھ فرق نہیں آتا،

فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۰۷، بحوالہ عالمگیری مصری ج ۱ ص ۱۸۶

گرمی کی وجہ سے روزے میں کلی کرنا

روزے میں گرمی کی وجہ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا یا منہ پر پانی ڈالنا، نہانا کپڑا پانی سے تر کرکے بدن پر ڈالنا، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ علم الفقہ ج ۲ ص۳۳،

روزہ میں خون نکلوانا

سوال:۔ روزہ کی حالت میں بذریعہ انجکشن خون نکلوانا مفسدِ صوم ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر ایسے ضعف و کمزوری کا خطرہ ہو کہ روزہ کی طاقت نہ رہے گی تو مکروہ ہے، احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ ص ۴۱۵

چھٹا باب

جن چیزوں سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اور صرف قضا رکھنی پڑتی ہے

قضا کس کو کہتے ہیں؟

روزے میں کھانا پینا اور جماع کا ترک کرنا فرض ہے، پس جب کوئی فعل اس فرض کے خلاف کیا جائے گا تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ یعنی روزہ جاتا رہے گا، فرق صرف اتنا ہے کہ اگر کوئی ایسی چیز پیٹ میں پہونچائی جائے گی جس کے نافع ہونے کا خیال ہے خواہ غذا ہو یا دوا تو ایسی حالت میں روزے کی قضا رکھنا پڑے گی اور اس جرم کا کفارہ دینا ہوگا۔ اور اگر کوئی چیز قصداً نہ پہنچائی جائے بلکہ خود بہونچ جائے یا اس کے نافع نہ ہونے کا خیال ہو تو صرف روزے کی قضا رکھنی پڑے گی۔

اسی طرح اگر کوئی ایسا فعل کیا جائے گا جس کی لذت جماع کی لذت کے برابر ہے تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے ورنہ صرف قضا۔

حاصل یہ ہے کہ روزہ کو فاسد کرنے والی چیزیں دو قسم کی ہیں ایک وہ جن سے صرف قضا لازم ہوتی ہے دوسرے وہ جن پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا عبارت کا مفہوم آسان لفظوں میں یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔

جن باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ان میں سے کچھ تو ایسی ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر روزہ کے بدلہ صرف ایک ہی روزہ رکھنا پڑے گا، اس کو شرع میں قضا کہتے ہیں۔

اور کچھ کام ایسے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس کے بعد ایک روزہ قضا کا اور دو مہینے کے مسلسل روزے مزید رکھنے پڑیں گے، اس کو کفارہ کہتے ہیں جس کا بیان آئندہ باب میں آرہا ہے۔ یہاں پر قضا کے مسائل بیان کئے جارہے ہیں۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں قضا کا یہ اصول لکھا ہے:

"جو چیزیں پیٹ میں اس طرح گئی ہو جس طرح اسکا پیٹ میں جانا شرعاً تسلیم کیا گیا ہو مثلاً کسی شئے کا ناک سے، منہ سے، کان سے، آگے پیچھے کی راہ سے یا زخم ہے جو دماغ تک

پہونچا ہوا ہو داخل کرنا، اسی میں حقہ، سگریٹ نوشی اور تمباکو اور نسوار وغیرہ کا استعمال بھی شامل ہے
ان تمام سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور قضا واجب ہوتی ہے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔
کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۲۲

قضا روزہ رکھنے کا طریقہ

قضا روزوں کا مسلسل رکھنا ضروری نہیں ہے، خواہ رمضان کے روزوں کی قضا ہو یا کسی اور قسم کے روزوں کی قضا، روزوں کا عذر زائل ہوتے ہی رکھنا ضروری نہیں، اختیار ہے جب چاہے رکھے، نماز کی طرح اس میں ترتیب بھی فرض نہیں ادا کے روزے بے قضا روزوں کے رکھے ہوئے رکھ سکتا ہے۔
علم الفقہ ج ۳ ص ۳۹

قضا رکھنے کا مناسب طریقہ

کسی عذر سے روزہ قضا ہو گیا ہو تو جب عذر جاتا رہے تو روزہ جلدی ادا کر لینا چاہیئے۔ زندگی اور طاقت کا بھروسہ نہیں، قضا روزوں میں اختیار ہے کہ لگاتار رکھے یا ایک ایک دو دو کر کے رکھے۔
جواہر الفقہ ج ۱ ص ۳۸۱

چند سال کے قضا روزوں میں سال کا مقرر کرنا ضروری ہے

روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا کہ فلاں دن تاریخ کے روزے رکھتا ہوں یہ ضروری نہیں ہے بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینا چاہیئے۔ البتہ اگر دو رمضان کے کچھ روزے قضا ہو گئے اور دونوں سال کے روزوں کی قضا کرنی ہے تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح سے نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتا ہوں،
بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۶ بحوالہ قدوری ص ۴۷

قضا رکھنے نہیں پائے تھے کہ دوسرا رمضان آگیا

ابھی گذشتہ رمضان کے قضا نہیں رکھے تھے کہ دوسرا رمضان آگیا تو خیر اب رمضان کے ادا روزے رکھے، عید کے بعد قضا رکھے، لیکن اتنی دیر کرنا بری بات ہے۔
بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۶ بحوالہ قدوری ص ۴۷

رمضان میں بے ہوش ہوجانا

رمضان کے مہینہ میں اگر کوئی دن میں بیہوش رہا تو بیہوش ہونے کے دن کے علاوہ جتنے دن بیہوش رہا اتنے دنوں کی قضاء رکھے، جس دن بیہوش رہا اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے کیونکہ اس دن کا روزہ نیت کی وجہ سے درست ہوگیا، ہاں اگر اس دن روزہ ہی نہیں رکھا تھا یا اس دن حلق میں کوئی دوائی ڈالی گئی اور حلق سے اتر گئی تو اس دن کی قضا واجب ہے۔

اور اگر کوئی رات کو بیہوش ہوا تب بھی جس رات کو بیہوش ہوا اس ایک دن کی قضا واجب نہیں ہے باقی اور جتنے دن بیہوش رہے سب کی قضا واجب ہے، ہاں اگر اس رات کو صبح کا روزہ رکھنے کی نیت نہ تھی یا صبح کو کوئی دوائی حلق میں ڈالی گئی تو اس دن کا روزہ بھی قضاء رکھے۔

بہشتی زیور ص ۳ ص ۶۔ بحوالہ قدوری ص ۴۰

پورے رمضان بیہوش رہنا

اگر کوئی پورے رمضان بیہوش رہے جب بھی قضاء رکھنا چاہیے یہ نہ سمجھے کہ سب روزے معاف ہوگئے البتہ اگر جنون ہوگیا اور پورے رمضان دیوانگی رہی تو اس رمضان کے کسی بھی روزے کی قضاء واجب نہیں۔ اور اگر رمضان شریف کے مہینے میں کسی دن جنون جاتا رہا اور عقل ٹھکانے ہوگئی تو اب سے روزے رکھنے شروع کرے اور جتنے روزے جنون میں گئے ہیں انکی بھی قضاء رکھنی پڑیگی۔ اور اگر اس کو اپنے نیت کرنے یا نہ کرنے کا حال معلوم ہو تو پھر اپنے علم کے موافق عمل کرے، اگر نیت کرنے کا علم ہو تو اس دن کا روزہ قضا نہ کرے، اور اگر نیت نہ کرنے کا علم ہو تو اس دن کا بھی روزہ قضا کرے۔

علم الفقہ ج ۳ ص ۳۸

جنون کی حالت میں روزہ

جنون کی حالت میں روزہ رکھنا معاف ہے (یعنی قضاء فرض نہیں ہے سب معاف ہیں) اگر ایسا جنون ہو کہ رات کو کسی وقت افاقہ نہ ہوتا ہو تو اس زمانے کے روزوں کی قضا بھی لازم نہ ہوگی اور اگر کسی وقت افاقہ ہوجاتا ہے خواہ رات کو یا دن کو تو پھر اس کی قضا کرنی پڑے گی۔

جنون کے سبب سے جو روزے قضا ہوگئے ہوں ان میں نہ قضاء کی ضرورت ہے نہ فدیہ کی، ہاں اگر کسی وقت افاقہ ہوجاتا ہے تو پھر اسی دن کی قضاء ضروری ہے۔ علم الفقہ ج ۳ ص ۳۸، ۳۹

روزہ میں دھوئیں کا سونگھنا

اگر کوئی شخص قصداً خوشبو کی کوئی چیز جلا کر اس کا دھواں اپنی طرف لے گا اور اس کو سونگھے گا تو روزہ یاد ہونے کے باوجود دھوئیں کو داخل کرنا خواہ کسی بھی صورت سے ہو روزہ فاسد ہو جائیگا۔ دھواں عنبر کا ہو یا اگر بتی جلا کر اس کا ہو، یا ان کے علاوہ کسی بھی چیز کا ہو، کیونکہ روزہ دار کے لئے اس دھوئیں سے بچنا ممکن تھا، اور اگر کسی روزہ دار کے منہ یا حلق میں بلا قصد و بلا اختیار دھواں چلا جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ اس سے بچنا قطعاً ناممکن ہے اس لئے کہ اگر منہ بھی بند کرلے تب بھی ناک کے ذریعہ سے دھواں چلا جائے گا۔

اور روزے کی حالت میں مردہ کو دھونی وغیرہ دینے کا مسئلہ اس میں شامل نہیں ہے یعنی اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا کیونکہ وہاں پر دھونی دینا ہے، دھونی کا لینا نہیں ہے اور دھونی کا دینا الگ ہے۔

اس مسئلہ سے اکثر حضرات غافل رہتے ہیں اس بارے میں احتیاط بہت ضروری ہے۔

نوٹ:۔ یہ بات بھی کچھ یعنی ضروری ہے کہ اس مسئلہ کو مشک، گلاب، اور دیگر خوشبو کے سونگھنے پر قیاس نہیں کرنا چاہئے کیونکہ محض خوشبو اور اس دھوئیں کے جو پکانے کے استعمال میں کیا جاتا ہے اس میں اور اس دھوئیں میں جو قصداً حلق میں داخل کیا جائے بہت بڑا فرق ہے۔

دھوئیں کے بارے میں مولانا تھانویؒ کا فتویٰ

اگر روزے دار کو ایسے فعل سے بچنا اور احتراز کرنا بغیر نقصان و حرج کے ممکن ہو جو اس کے حلق میں غبار یا دھوئیں کے داخل ہونے کا باعث ہو، باوجود اس کے اس فعل کو کرے تو روزہ فاسد ہو جائے گا، امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۲۸

لوبان سلگائی پھر اس کو اپنے پاس رکھکر سونگھا تو روزہ جاتا رہا۔ صرف قضاء واجب ہے، البتہ عطر، کیوڑہ، گلاب کا پھول وغیرہ اور خوشبو سونگھنا جس میں دھواں نہ ہو درست ہے

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۱

روزہ میں دوا سونگھنا

سوال:۔ ملوس ایک دوا ہے جو نوسادر اور چونا ملا کر بنتی ہے اسے شیشی میں بھر کر

ناک سے لگا کر سونگھا جاتا ہے اس کی تیزی دماغ تک پہونچتی ہے اس کے سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں روزہ ٹوٹ گیا قضا لازم ہے، جیساکہ درمختار میں ہے کہ روزہ کے یاد ہوتے ہوئے حلق میں دھواں جائے، عنبر یا عود کا ہی کیوں نہ ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ قضاء واجب ہوگی۔ فتاوی دار العلوم ج ۶ ص ۴۱۸

بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۴۴ باب ما یفسد الصوم

روزہ میں بے اختیار منہ میں پانی چلا جانا

کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔ بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۱ بحوالہ درمختار ج ۱ ص ۱۵۰

جماہی لیتے وقت منہ میں پانی یا برف چلا جانا

اگر کسی شخص کو جماہی آئی اور اس نے اپنا سر اٹھایا اس کے حلق میں پانی کا قطرہ کسی پرنالہ وغیرہ سے ٹپک گیا تو اس کا روزہ فاسد ہوگیا صرف قضا رکھے، اور اسی طرح سے اگر بارش کا پانی یا برف کسی کے منہ میں داخل ہوگیا تو اس کا روزہ فاسد ہوگیا صرف قضا واجب ہوگی۔

نیز اگر کسی نے روزہ دار کی طرف کچھ پھینکا اور وہ اس کے حلق میں جا پڑے تو جب بھی یہی حکم ہے، اور اسی طرح نہاتے ہوئے اس کے منہ میں پانی چلا جائے جب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر کوئی روزہ دار سوتے ہوئے پانی پی لے تو اس کا بھی یہی ہے یعنی ان سب صورتوں میں صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ فتاوی عالمگیری اردو پاکستانی جلد ۲ ص ۷

عمداً کھانسنے سے کوئی چیز حلق کے اوپری حصہ تک آجانا

عمداً کھانسنے اور کھنکارنے سے کوئی چیز معدہ سے حلق کے اوپری حصہ تک آجائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، بلغم کو اندر سے باہر نکال کر تھوک دینا اس حکم میں داخل نہیں کیونکہ ایسا کرنے کی بار بار ضرورت پڑتی ہے، ہاں اگر وہ منہ میں آکر رک جائے اور اس کو نگل لیا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۲۳

روزے میں خون کا حلق کے اندر چلا جانا

سوال:۔ نکسیر کا خون حلق میں پہونچکر پیٹ میں چلا گیا تو اس سے روزہ ٹوٹا یا نہیں؟
جواب:۔ اس سے روزہ ٹوٹ گیا۔ صرف قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۲ ص ۴۲۹

روزہ میں مٹی کھانا

اگر کسی نے ایسی مٹی کھائی جس سے سر دھوتے ہیں تو روزہ فاسد ہو جائے گا، صرف قضاء رکھے، اور اگر اس مٹی کے کھانے کی اس شخص کو عادت ہے تو قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہونگے۔

عالمگیری اردو پاکستانی ج ۲ ص ۱۶

روزے میں کنکر یا لوہے کا ٹکڑا کھانا

کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس کو نہیں کھایا کرتے، اور نہ کوئی اس کو بطور دوا کھاتا ہے تو اس کا روزہ جاتا رہا لیکن اس پر کفارہ واجب نہیں صرف قضاء واجب ہے، اور اگر ایسی چیز کھائی یا پی جس کو لوگ کھایا کرتے ہیں یا کوئی ایسی چیز ہے کہ یوں تو نہیں کھاتے لیکن بطور دوا کے ضرورت کے وقت کھاتے ہیں تو بھی روزہ جاتا رہا، قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۲

روزہ میں رنگین دھاگہ منھ میں لیکر بٹنا

روزے کی حالت میں رنگین دھاگہ منھ میں لیکر بٹا تھوک میں اس کا رنگ آگیا تو اس تھوک کو اگر وہ نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا صرف قضاء لازم ہے۔ امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۳۱

روزہ میں دانت داڑھ نکلوانا یا دوا لگانا

سوال:۔ روزہ میں دانت یا داڑھ نکلوانا اور منھ میں دوا لگانا جائز ہے یا نہیں؟
جواب:۔ شدید ضرورت کے تحت جائز ہے، اور بلا ضرورت مکروہ ہے اگر خون یا دوا پیٹ کے اندر چلا جائے اور تھوک پر غالب یا اس کے برابر ہو یا اس کا مزہ محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا، صرف قضاء واجب ہوگی،

احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ ص ۴۲۶، بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۰۷،

کیا دانت کا خون مفسدِ صوم ہے؟

سوال:۔ روزے کی حالت میں دانت سے خون نکل کر حلق میں چلا گیا تو کیا روزہ کی قضاء واجب ہے، یا کفارہ بھی؟

جواب:۔ خون کم مقدار میں ہو تھوک کا غلبہ ہو تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔ ہاں اگر خون کا مزہ حلق میں محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا اسی طرح خون تھوک سے زیادہ یا برابر ہو تب بھی روزہ فاسد ہو جائے گا۔ قضاء واجب ہے۔ فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۱۰۸، بحوالہ عالمگیری ج ۲ ص ۱۳۱

دانت میں پھنسی ہوئی چیز کا حکم

دانت کے درمیان پھنسی ہوئی چیز جس کو تھوکا یا نگلا جا سکتا ہے اس کا کھا لینا بھی اسی حکم میں داخل ہے، یعنی اس سے روزہ جاتا رہے گا اگرچہ اس کی مقدار چنے سے کم ہو۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۲۳

ناک، کان اور آنکھ کے مسائل

سوال:۔ (۱) روزے میں کان، اور آنکھ وغیرہ کے سوراخ میں کوئی شے۔ مثلاً تیل یا عرق یا پانی وغیرہ یا کوئی خشک سفوف وغیرہ دوا کے طور پر ڈالنا، اور سر میں تقویت دماغ کیلئے تیل، عرق یا پانی وغیرہ ڈالنا کیسا ہے؟

(۲) پانی کے اندر ریح خارج کرنا، غوطہ لگانا اور غرغرہ کرنا کیسا ہے؟

(۳) سر پر کہیں لیپ لگانا۔ پیٹ پر یا اور کہیں گہرا زخم ہو تو اس پر مرہم، عرق یا تیل وغیرہ دوا کے طور پر لگانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز نہیں ہے تو روزہ دار مسئلہ جانتے ہوئے یا نہ جانتے ہوئے ان امور میں کسی کا مرتکب ہو جائے تو کس صورت میں قضاء اور کس صورت میں کفارہ ہوگا؟

جواب:۔ (۱) ناک، کان میں تر دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر خشک چیز کا اندر تک پہونچنا یقینی ہے تو روزہ فاسد ہوگا ورنہ نہیں،

(۲) آنکھ میں دوا ڈالنے اور سر میں تیل وغیرہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح پانی مذکورہ مقامات میں پہنچ جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

(۳) پانی میں ریح خارج کرنے اور غوطہ لگانے سے بھی کچھ نہیں ہوتا، اور اگر پانی اندر تک پہنچ

جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا۔ جس طرح سے استنجا کرنے میں مبالغہ کرنے سے اگر حقنہ میں پانی پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوجاتا ہے صرف قضا واجب ہوتی ہے اور غرغرہ کرنے میں اگر پانی حلق سے اتر گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور اگر حلق سے نیچے پانی نہ اترے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) سر وغیرہ پر لیپ کرنا جائز ہے، اور اگر زخم سر یا پیٹ میں بہت گہرا اندر تک پہونچا ہوا ہو تو اس میں تر دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجائے گا۔ اور باقی زخموں پر دوا ڈالنا مفسد نہیں ہے، اور خشک دوا میں تفصیل مذکور ہے اور صورت مذکورہ میں سے جس میں روزہ فاسد نہیں ہوا، ان میں نہ قضا ہے نہ کفارہ۔ اور جس میں فاسد ہوگیا ان میں قضا ہے کفارہ نہیں، اگر عمداً ہو خواہ مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، اور اگر بھولے سے ہو تو روزہ باقی رہتا ہے، کیونکہ جب روزہ میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا تو ان صورتوں میں بھول کی وجہ سے بدرجۂ اولیٰ فاسد نہ ہوگا۔

امداد الفتاوی ج ۱ ص ۱۷۱

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے (یعنی دیر تک کرنے) سے اگر پانی معدہ تک چلا جائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا صرف قضا واجب ہوگی۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۲۲

روزے میں کان کے اندر تیل ڈالنا

کسی نے روزے میں کان میں تیل ڈالا یا اس لیا (سونگھی سونگھی) یا جلاب میں عمل لیا اور پینے کی دوا نہیں پی (یعنی اجابت کی دوا کھائی نہیں بلکہ دوا دبر کے راستہ سے اندر لے لی) تب بھی روزہ جاتا رہا لیکن کفارہ واجب نہیں صرف قضا واجب ہے۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۳ بحوالہ جوہرہ نیرہ ج ۱ ص ۷۵

کان میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹنے کی وجہ

سوال:۔ روزہ دار کان میں تیل کیوں نہیں ڈال سکتا؟ جب کہ پانی جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟۔

جواب:۔ ہدایہ میں وجہ فرق یہ بیان کی ہے کہ کان میں پانی کا پہونچنا یا پہونچانا بدن کی اصلاح کے لئے نہیں ہے بخلاف تیل کے۔ اور یہ بھی۔ وجہ فرق کی ہوسکتی ہے کہ پانی سے

بچنا دشوار ہے اور اس میں ضرورت ہے۔ فتاوی دار العلوم ج ۶ ص ۴۱۸

روزہ میں کان، سلائی وغیرہ سے کھجانا

کسی تنکے وغیرہ کو لے کر کان کے اندرونی حصے میں داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ کان کا اندرونی حصہ شرعاً پیٹ کے حکم میں داخل ہے،

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۲۲

نوٹ :- یہ حکم اندرونی حصے کا ہے لیکن اکثر باہر کے حصہ میں ہی کھجایا جاتا ہے جس کے بارے میں مظاہر حق جدید میں مسئلہ درج ہے :

"تنکے سے کان کھجلایا اور تنکے پر کان کا میل ظاہر ہوا، اور پھر اس تنکے کو کان میں ڈالا اور اس ہی طرح کئی مرتبہ کیا تب بھی روزہ فاسد نہیں ہوا" مظاہر حق جدید ج ۲ ص ۱۷

منہ، کان، ناک، مقعد، فرج، شکم (پیٹ) اور کھوپڑی کے اندرونی زخم کی راہ سے روزے کو توڑنے والی چیزیں جوف معدہ یا دماغ تک پہونچ جائیں تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے

خلاصہ یہ ہے کہ کان میں ڈالی ہوئی دوا اور تیل دماغ میں براہِ راست یا بالواسطہ معدہ میں پہونچنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۱۱ بحوالہ مراقی الفلاح ص ۱۳۲

روزے میں صبح کے وقت رات سمجھ کر جماع کرنا

سوال :- ایک شخص سردی کے رمضان میں رات کو سحری کی نیت سے لیٹ گیا، آنکھ کھلی تو رات کے خیال سے بیوی سے جماع کر لیا باہر آکر دیکھا تو صبح ہو گئی تھی۔ پس ان دونوں نے اس خیال سے کہ روزہ نہیں ہوا پانی پی لیا، اس صورت میں کفارہ ہے یا صرف قضا اور اگر پانی نہ پیتے تو ان پر کفارہ ہوتا یا قضا ؟

جواب :- جب رات کے گمان سے جماع کیا اور بعد میں صبح کا ہونا معلوم ہوا تو یہ روزہ صحیح نہیں ہوا لیکن تمام دن کھانا پینا نہ چاہیئے اور کفارہ لازم نہ آئے گا۔

اور اگر دن میں پانی پی لیا تو رمضان کی تعظیم کا تارک ہوا کفارہ لازم نہیں ہے۔ قضا ہر صورت میں ہے خواہ پانی پیا ہو یا نہ پیا ہو،

(امداد الفتاوی ج ۱ ص ۱۷۱)

روزے میں مردہ عورت سے جماع کرنا

کسی نے مردہ عورت سے یا ایسی کم سن نابالغ بچی سے جس کے ساتھ عموماً جماع کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا، یا کسی سے بغلگیر ہوا اور بوسہ لیا، یا جلق کا مرتکب ہوا اور ان سب صورتوں میں منی خارج ہوگئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا، کفارہ واجب نہ ہوگا، صرف قضا واجب ہے۔ بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص ۱۰۴، بحوالہ شرح وقایہ ج ۱ ص ۲۶۲

روزے میں پیار کرنے کی وجہ سے انزال ہوجانا

سوال:۔ ایک شخص نے ماہ رمضان میں دن میں اپنی بیوی کو پیار کیا جس کی وجہ سے انزال ہوگیا (منی خارج ہوگئی)، اس صورت میں شرعی کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس صورت میں صرف اس روزے کی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں ہوتا، مگر اسی کے ساتھ رمضان کا احترام ضروری ہے اس کے بعد دن میں کچھ کھائے پیئے نہیں۔ فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۱۷، بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۴۲

روزے میں بیوی سے بغلگیر ہونے پر انزال ہوجانا

سوال:۔ ایک شخص ماہ رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے بغلگیر ہوا کچھ دیر تک اسی حالت میں رہنے کے بعد انزال ہوگیا۔ اس روزے کا کفارہ واجب ہے یا صرف قضاء؟

جواب:۔ اس صورت میں شخص اس روزے کی قضاء لازم ہے کفارہ واجب نہیں۔

بیوی کے پاس صرف بیٹھنے سے انزال ہوجانا

سوال:۔ ایک شخص رمضان المبارک میں دن کے وقت اپنی بیوی کے پاس بیٹھا اور کمزوری کی وجہ سے اس کو انزال ہوگیا تو اس پر قضاء ہے یا کفارہ بھی آئے گا۔؟

جواب:۔ اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں دن کے وقت اپنی بیوی کے پاس بیٹھے اور کمزوری کی وجہ سے اس کو انزال ہوجائے تو اس صورت میں اس روزے کی قضاء لازم ہے کفارہ نہیں۔ فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۲۴، بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۴۲

مباشرتِ فاحشہ کا حکم

مباشرتِ فاحشہ یعنی شرمگاہوں کا آپس میں ملانا (بغیر دخول کے) اگر اس صورت میں

اگر انزال ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، قضاء واجب ہوگی کفارہ نہیں ہوگا، اسی طرح بوسہ لینے اور چھونے سے انزال ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور صرف قضا واجب ہوگی،

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۲۳

کیا ہاتھ سے منی نکالنا مفسد صوم ہے

سوال:۔ اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں ہاتھ سے منی زائل کرے تو روزہ ہوجاتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ ہاتھ سے منی نکالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضاء لازم ہوتی ہے پھر یہ بھی واضح رہے کہ یہ فعل بہت برا ہے اس پر لعنت بھیجی گئی ہے،

فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۱۷، بحوالہ رد المحتار ج ۱ ص ۱۴۲

پاخانے کے راستے کا بخ نکلنا

سوال:۔ اگر کسی کی کانچ نکل آئے پاخانے کے مقام سے نکل آتی ہے، اور اس کو تر کر کے چڑھائے تو اس سے روزہ ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ روزہ فاسد ہوجائے گا، کانچ کو تر کرکے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس لئے کہ یہ مقام حقنہ تک پہونچ جاتی ہے۔

احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ ص ۴۲۹، ۴۳۰، بحوالہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۰۸

استنجا کرنے میں مبالغہ کرنا

اگر کسی نے انگلی کو پانی یا تیل میں تر کرکے اپنی مقعد میں ڈالا یا استنجاء کرنے میں پانی اندرونی حصے میں پہونچ گیا تو روزہ اس وقت فاسد ہوگا جب مقعد (پاخانے کے مقام) میں ڈالی جانے والی چیز حقنہ تک پہنچ جائے۔ (یعنی جہاں پر پچکاری وغیرہ کے ذریعے دوا پہونچائی جاتی ہے۔ اور یہ اس وقت نہیں ہوسکتا جب تک ارادہ اور کوشش کے ساتھ نہ کیا جائے۔ اگر ایسا ہوگیا تو روزہ ٹوٹ گیا صرف قضا لازم ہوگی)

البتہ یہی حکم اس صورت میں ہے جب کہ مقعد میں کوئی کپڑے کی دھجی یا لکڑی ڈالی (یعنی حقنہ کی طرح) اور اس کا سرا کچھ بھی باہر نہ رہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر اس کا کچھ حصہ باہر رہا

ساری اندر نہیں گئی تو روزہ فاسد نہ ہوگا، اسی طرح اگر کسی عورت نے اپنی انگلی تیل یا پانی سے تر کر کے یا حقنہ کی لکڑی وغیرہ شرمگاہ کے اندر پوری داخل کر دی تو ان سب صورتوں میں صرف قضا واجب ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ج ۱ ص ۹۱۸

روزہ میں حقہ پینا

سوال:- روزے میں حقہ پینے سے قضا لازم آتی ہے یا کفارہ بھی؟

جواب:- حقے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے صرف قضا لازم آتی ہے، اور بعض صورتوں میں کفارہ بھی لازم ہوتا ہے۔ مثلاً اس نے نفع بخش سمجھ کر پیا تھا تو کفارہ اور قضا دونوں لازم ہونگے ورنہ صرف قضا، (اور یہی حکم بیڑی سگریٹ وغیرہ کا ہے)

فتاویٰ دارالعلوم ج ۲ ص ۴۱۹، بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۳۳

بغیر سحری کے روزے کو پیاس کیوجہ سے توڑ دیا

سوال:- تراویح کے بعد روزے کی نیت کر کے سو گئے تھے سحری کے وقت آنکھ نہ کھلی صبح کو زبان خشک تھی پیاس کی وجہ سے معلوم ہوا کہ آج روزہ بغیر سحری کے پورا نہیں ہو سکتا ایک روزہ ہم نے چھوڑ دیا، شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:- درمختار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ زید کو نیز اس کے گھر والوں کو اگر ظن غالب تھا کہ روزہ پورا نہ کر سکیں گے اور مرض یا ہلاکت کا خوف تھا تو اس صورت میں ان پر صرف اسی روزے کی قضا لازم ہے کفارہ واجب نہیں، اور یہ سب قیود اس وقت ہیں کہ روزے کی نیت کر لی ہو، اور اگر روزہ کی اس دن نیت نہ کی ہو تو بھی قضا واجب ہے کفارہ تو جب ہی ہوگا جب بغیر خوف کے عمداً روزہ کی نیت کر کے توڑ دے۔

فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۲۷، بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۵۹،

بھوک پیاس کیوجہ سے روزہ توڑ دینا

جس شخص کو بھوک کا اس قدر غلبہ ہو کہ اگر کچھ نہ کھائے تو جان جاتی رہے گی، یا عقل میں فتور آ جائے گا تو اس کو بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہے اگر نیت کر لینے کے بعد ایسی حالت پیدا ہو جائے

تب بھی اس کو اختیار ہے کہ روزہ توڑے گا تو صرف قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں ہوگا۔ اور یہی حکم پیاس کی شدت میں ہے کہ روزہ نہ رکھنا یا رکھے ہوئے کو توڑ دینا جائز ہے بشرطیکہ پیاس کی شدت اس درجہ کی ہو جس درجہ کی بھوک میں شرط لگائی گئی ہے،

علم الفقہ ج ۳ ص ۱۴۱

ملازم کا کام کی شدت سے روزہ توڑ دینا

سوال:۔ زید فوج میں ملازم ہے روزے کی حالت میں افسر نے دھوپ میں کام کرنے کو حکم دیا، جس سے اس کی صحت خراب ہونے کا اندیشہ تھا، یہاں پر دوا نہیں ملتی دوا کے لئے دہرہ جانا پڑتا ہے اس لئے روزہ توڑ دیا، زید مسئلہ سے ناواقف تھا اس لئے اس نے روزہ توڑ دیا تو اب شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:۔ اگر شدتِ پیاس وغیرہ سے ہلاکت یا مرض کا اندیشہ تھا تو کفارہ نہیں ہے صرف قضا ہے،

فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۲۲، بحوالہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۵۸

آتش زدگی کی وجہ سے روزہ توڑ دینا

سوال:۔ گاؤں میں رمضان المبارک میں سخت آگ لگی بعض مرد اور عورتوں نے روزے توڑ دیے تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟۔

جواب:۔ اگر اس آتش زدگی میں شدت بھوک و پیاس یا خوفِ جان کی وجہ سے روزہ توڑا تو ان پر صرف قضا لازم ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا،

فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۵۴

غروب آفتاب سمجھ کر افطار کر لیا، بعد میں سورج نظر آگیا

سوال:۔ رمضان شریف میں بہت گھٹا تھی، اور یہ سمجھ کر کہ افطار کا وقت ہو گیا تو سورج غروب ہو گیا افطار کر لیا، افطار کرنے کے بعد سورج نکل گیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس روزے کی قضا لازم ہے کفارہ واجب نہیں، اور کچھ گناہ بھی نہیں ہوا مگر روزے کی قضا لازم ہے، ضرور کرنی چاہیے۔

فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۳۶، بحوالہ ہدایہ ج ۱ ص ۲۰۷

صبح صادق کے وقت دودھ پی لینا

سوال:- اگر کوئی شخص صبح صادق کے وقت دودھ پی کر روزہ رکھے تو اس پر روزے کی قضا ہے یا کفارہ ؟

جواب:- اگر رمضان شریف کا روزہ ہے اور صبح صادق ہو جانا اس کو معلوم ہے پھر دودھ پیا ہے ۔ تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں، اور اگر اس کو صبح صادق کا ہونا معلوم نہ تھا اور اس نے یہ سمجھ کر سحری کھائی کہ ابھی صبح نہیں ہوئی تو صرف قضا لازم ہے کفارہ واجب نہیں ۔ فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۳۹، بحوالہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۴۸، ۱۴۹، باب ما یفسد الصوم۔

نفل روزے کا نیت کے بعد واجب ہو جانا

جو نفل روزہ قصداً شروع کیا گیا ہو، شروع کرنے کے بعد اس کا تمام کرنا ضروری ہے فاسد ہونے کی صورت میں اس کی قضا ضروری ہے، خواہ قصداً فاسد کرے یا بلا قصد فاسد ہو جائے۔ علم الفقہ ج ۳ ص ۴۱،

بھولے سے کھانے کی دو صورتیں

ایک شخص کو روزے کا خیال نہ رہا، جس کی وجہ سے اس نے کچھ کھا پی لیا، یا جماع کر لیا بعد میں روزے کا خیال آیا اور سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اس خیال سے پھر قصداً کچھ کھا پی لیا تو اس کا روزہ اس صورت میں فاسد ہو جائے گا کفارہ لازم نہ ہو گا صرف قضا واجب ہو گی، اور اگر وہ مسئلہ جانتا ہے پھر بھول کر ایسا کرنے کے بعد عمداً روزہ توڑے تو اب بعد میں جماع کرنے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہو گا اور محض کھانے کی صورت میں اس وقت بھی صرف قضا ہے ۔ بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص ۱۰۴ بحوالہ شرح التنویر ص ۱۵۰۔

قے اور احتلام ہونے کے بعد عمداً کھانا

کسی کو بے اختیار قے ہو گئی یا احتلام ہو گیا یا صرف عورت وغیرہ کو دیکھنے سے انزال ہو گیا اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کے سبب وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا پھر اس نے عمداً کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہو گیا صرف قضا لازم ہو گی کفارہ نہیں ۔ اور اگر مسئلہ معلوم ہو کہ اس سے نہیں ٹوٹتا پھر عمداً افطار کیا تو اب جماع کرنے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہو گا، اور صرف کھانے کی

صورت میں قضا لازم ہوگی۔ بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص ۱۰۳۔ بحوالہ شامی ج ۱ ص ۱۴۰

قضا کے چند مسائل

۱:۔ کوئی مسافر بعد نصف النہار مقیم ہوجائے۔ (۲) کسی عورت کا حیض یا نفاس بعد نصف النہار بند ہوجائے۔ (۳) بعد نصف النہار کسی مجنون یا بے ہوش کو افاقہ ہوجائے (۴) کوئی مریض بعد نصف النہار اچھا ہوجائے، (۵) کسی نے بحالتِ اکراہ روزہ فاسد کردیا ہو، اور بعد نصف النہار اس کی مجبوری جاتی رہے، (۶) کوئی نابالغ بعد نصف النہار بالغ ہوجائے (۷) کوئی کافر بعد نصف النہار اسلام لائے تو ان سب لوگوں کو باقی دن میں روزے داروں کی طرح کھانا پینے سے اجتناب کرنا مستحب ہے اور اس دن کی قضا ان پر واجب ہوگی، علاوہ نابالغ اور کافر کے، علم الفقہ حصہ ۳ ص ۴۱

روزہ ٹوٹنے کے بعد کا حکم

رمضان شریف میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں، سارے دن روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۳ بحوالہ ہدایہ ج ۲ ص ۳۰

ساتواں باب

جن چیزوں سے قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں

مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:
جس نے بغیر کسی مجبوری یا بیماری کے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا وہ اگر زندگی بھر روزے رکھے تب بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا "

آپؐ کے اس فرمان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اب روزے کی قضا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ جو انعام واکرام اور ثواب رمضان میں روزہ رکھنے سے ملتا ہے وہ بعد میں ہرگز نہیں ملتا ہے اپنے وقت پہ کام کرنے میں کچھ بات ہی اور ہے،

قضا کے مسائل (جن میں روزہ فاسد ہونے کی بنا پر ایک روزے کے بدلے صرف ایک ہی روزہ رکھنا پڑتا ہے) گذشتہ باب میں آچکے ہیں اب یہاں ان صورتوں کا تذکرہ ہے جن میں روزہ کے فاسد ہونے پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔

کسی نے روزہ رکھ کر بغیر کسی مجبوری کے جان بوجھ کر توڑ دیا تو اس نے سخت غلطی کی اور حقوق اللہ کی خلاف ورزی کی، اب اس کو اللہ تعالےٰ سے معافی مانگنی چاہیئے اور معافی کی صورت یہ ہے کہ ایک روزے کے بدلے ایک روزہ رکھے اور ایک غلام آزاد کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھے اور اگر یہ بھی طاقت نہ ہونے کی وجہ ممکن نہ ہو تو پھر آخری صورت یہ ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلادے یا ساٹھ آدمیوں کو ایک ایک فطرہ کی قیمت دے، یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ کفارہ صرف اسی وقت آتا ہے جب رمضان کا روزہ رمضان ہی کے مہینے میں جان بوجھ کر توڑ دیا جائے، اور اگر رمضان کے مہینے کے علاوہ اور دنوں کا روزہ ہو یا رمضان کی قضا کا روزہ ہی کیوں نہ ہو اس کو توڑ دیا جائے تو صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں ہوگا،

حاصل یہ ہے کہ جب کسی شبہ سے روزہ فاسد کیا جائے گا تو کفارہ واجب نہ ہوگا، اس لئے کفارہ ایک قسم کی سزا ہے اور سزا کا مستحق وہی شخص ہوتا ہے جو دیدہ و دانستہ خلاف ورزی کرے

صرف دو باتوں سے قضا اور کفارہ واجب ہوتا ہے

حنفیہ کے نزدیک دو باتیں ہیں جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔
اوّل یہ کہ بغیر کسی عذرِ شرعی کے کوئی غذا یا غذا جیسی کوئی چیز استعمال کی جائے، یعنی کھائی جائے یا پی جائے۔ اور وہ ایسی ہو کہ اس کی جانب طبیعت راغب ہو، اور پیٹ کی طلب پوری کی جائے، دوم یہ کہ اس سے خواہش نفسانی پوری کی جائے۔
پھر ان دونوں صورتوں میں قضا مع کفارہ واجب ہونے کیلئے دو شرطیں ہیں :۔
پہلی شرط یہ ہے کہ رمضان کا روزہ توڑا گیا ہو اگر رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ ہو مثلاً قضائے رمضان کا، یا نذر کا روزہ یا کفارے کا روزہ، یا نفلی روزہ تو اس میں کفارہ واجب نہ ہوگا، بعض صورتوں میں قضا لازم آئے گی،
دوسری شرط یہ ہے کہ روزہ قصداً توڑا گیا ہو، اگر بھولے سے یا غلطی سے یا کسی عذر سے مثلاً مرض لاحق ہو جانے سے یا سفر پیش آجانے کی وجہ سے روزہ توڑا تو صرف قضا واجب ہوگی، کتاب الفقہ ج ۱ ص ۹۰۶ و ۹۱۳،

کفارے کے لئے روزے کی تمام شرائط کا پایا جانا ضروری ہے

وہ شخص جس میں روزہ کی تمام شرائط پائی جاتی ہوں، رمضان کے اس ادا روزے میں جس کی نیت صبح صادق سے پہلے کرچکا ہو عمداً منہ کے ذریعہ پیٹ میں کوئی ایسی چیز پہونچادے جو انسان کی غذا یا دوا میں استعمال ہوتی ہو، یعنی اس کے استعمال سے کسی قسم کا نفع یا لذت مقصود ہو، اور اس کے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو، گو وہ بہت ہی کم مقدار میں ہو حتیٰ کے ایک تل کے برابر، یا جماع کرے یا کرائے دواطت بھی اسی حکم میں ہے، جماع کے وقت عضو مخصوص شرمگاہ کا داخل ہوجانا کافی ہے منی کا نکلنا شرط نہیں ہے۔
ان سب صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع (صحبت) ایسی عورت سے کیا جائے جو قابلِ جماع ہو، بہت کم عمر لڑکی نہ ہو جس میں جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے۔ (درمختار ج ۱ ص ۱۵۱)

نیت پر ہی کفارہ ہے

کسی نے رمضان شریف میں روزہ کی نیت ہی نہیں کی اس لئے کھاپی رہا ہے، اس پر کفارہ واجب نہیں، کفارہ جب ہی ہے کہ نیت کر کے روزہ توڑ دے۔

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۱۲، بحوالہ ہدایہ ج ۱ ص ۲۰۴

صحبت کرنے سے کفارہ واجب ہونا

صحبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس کی قضا بھی رکھے اور کفارہ بھی، جب مرد کے عضو مخصوص کی سپاری اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا قضا اور کفارہ دونوں واجب ہونگے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے نیز اگر مرد نے پاخانے کی جگہ اپنا عضو کر دیا اور اس کی سپاری اندر چلی گئی تب بھی عورت اور مرد دونوں کا روزہ جاتا رہا، قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں،

بہشتی زیور حصہ ۳ ص ۷، بحوالہ درمختار ج ۱ ص ۱۵۱

جس شخص نے دونوں راستوں میں سے کسی بھی راستہ میں جان بوجھ کر مجامعت کی تو اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہونگے دران دونوں مقاموں کی مجامعت میں انزال کا ہونا (منی کا نکلنا) شرط نہیں ہے۔ فتاوی ہندیہ ج ۲ ص ۲۰ کتاب الصوم،

روزے میں اغلام بازی

سوال:۔ اگر کسی نے روزے کی حالت میں اغلام بازی کی اور عضو مخصوص کی سپاری اندر چلی گئی، لیکن انزال نہ ہوا تو رمضان شریف کے روزے کا کفارہ واجب ہوگا یا نہیں؟۔

جواب:۔ لواطت کرنے میں جب کہ حشفہ غائب ہو گیا اگرچہ.. منی نہ نکلے، یعنی انزال بھی نہ ہو تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں، فتاوی دارالعلوم ج ۶ ص ۳۲۸

ایک غلط مسئلہ کی اصلاح

سوال:۔ مرد اپنا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل کرے اور پھر باہر نکال کر دیکھے کہ اگر وہ خشک ہے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، یہ مسئلہ ایک مولوی صاحب نے بیان کیا ہے، کیا یہ صحیح ہے،؟

جواب:۔ مرد کے مخصوص حصے کی سپاری عورت کی شرمگاہ میں داخل ہوگئی تو مرد اور عورت دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا دونوں پر قضا اور کفارہ لازم ہوگا۔

احسن الفتاوی پاکستانی ج ۴ ص ۴۴۷

جماع میں عاقل ہونا شرط نہیں

جماع میں عورت اور مرد دونوں کا عاقل ہونا شرط نہیں یہاں تک کہ اگر ایک مجنون ہو دوسرا عاقل تو عاقل پر کفارہ لازم ہے مثلاً مرد عاقل ہو اور عورت مجنون تو مرد پر یا بالعکس ہو تو عورت پر کفارہ لازم ہوگا۔

اگر عورت جماع کرائے تو کفارہ واجب ہونے کے لئے مرد کا بالغ ہونا شرط نہیں ہے حتیٰ کہ اگر کوئی عورت کسی نابالغ بچے یا مجنون سے جماع کرائے تب بھی عورت کو قضا اور کفارہ دونوں کا حکم ہے،

علم الفقہ ج ۳ ص ۲۸

اگر عورت جماع کرانے میں راضی ہے تو اس کا بھی یہی حکم ہے اور اگر زبردستی مجبور تھی تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا، اور اگر ابتدا میں زبردستی تھی پھر رضامند ہوگئی تو بھی یہی حکم ہے یعنی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے،

فتاوی ہندیہ ج ۲ ص ۲۰ کتاب الصوم

دن میں صحبت کرنا کیسا ہے اور رات میں کب تک اجازت ہے

سوال (۱) رمضان میں مرد اپنی بیوی کے پاس صحبت کے لئے آئے تو کسقدر گناہ ہے اور کفارہ کیا ہے؟

(۲) اور رات کے وقت کب سے کب تک صحبت کر سکتا ہے۔؟

(۳) اور کس وقت غسل کرنا چاہیئے۔

جواب:۔ (۱) دن میں بیوی سے صحبت کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس صورت میں کفارہ مع قضا کے واجب ہے اور کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، اور اگر یہ نہ ہوسکے تو ساٹھ روزے متواتر رکھے اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے۔ (۲) صحبت رات میں غروب آفتاب کے بعد سے صبح صادق سے پہلے پہلے تک،

کرنا درست ہے۔ (۳) غسل جنابت (ناپاکی کا غسل) صبح کے بعد بھی کر سکتا ہے۔

نمبر ایک کا حوالہ ملاحظہ ہو: فتاوی دارالعلوم ج ۶ ص ۴۴۲، بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۴۷

نمبر ۲ " " " : قرآن مجید سورۃ البقرہ پارہ ۲ رکوع (۷)

نمبر ۳ " " " : ردالمحتار ج ۱ ص ۱۳۸،

تیسویں رمضان کو چاند دیکھ کر افطار کر لینا

سوال:۔ تیسویں رمضان کو ظہر کے بعد چاند دیکھے تو روزہ توڑنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی شخص روزہ توڑے تو اس پر قضا ہے یا کفارہ؟ اور اگر زوال سے پہلے چاند دیکھے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ وہ چاند تو اگلی رات کا ہے لہذا روزہ توڑنا درست نہیں؟ قضاء اور کفارہ اس پر واجب ہے، بعد زوال تو باتفاق رائے ائمہ ثلاثہ قضاء اور کفارہ واجب ہے، اور زوال سے پہلے چاند دیکھنے میں امام اعظم اور امام محمدؒ قضا و کفارہ واجب فرماتے ہیں، اور اسی پر فتوی ہے۔

فتاوی دارالعلوم ج ۶ ص ۴۳۴، بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۳۰ کتاب الصوم،

چھپ کر مسلمان ہونے والے کا روزہ توڑ دینا

سوال:۔ ایک ہندو باطن میں اسلام لے آیا چنانچہ رمضان کے روزے بھی رکھے، راز کھلنے کی وجہ سے روزہ توڑ دیا، پھر کھلم کھلا مسلم ہوگیا اس پر کفارہ لازم آئیگا یا نہیں۔

جواب جب کہ وہ شخص مسلمان ہوگیا، اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آیا اور تمام احکام اسلام کو قبول کر لیا تو وہ عنداللہ مسلمان ہوگیا، اگرچہ لوگوں پر اس کا اسلام ظاہر نہ ہوا ہو، پس اگر رمضان شریف کا روزہ رکھکر اس نے توڑ ڈالا تو کفارہ اس پر لازم آئے گا، فتاوی دارالعلوم ج ۶، ص ۴۲۵، بحوالہ عالمگیری مصری ج ۱، ص ۱۵۲ کتاب الصوم

محبوب کا تھوک نگلنے پر کفارہ

اگر کوئی دوسرے کا تھوک نگل گیا تو روزہ فاسد ہوگیا قضا لازم ہے کفارہ لازم نہ ہوگا،

اگر اپنا تھوک ہاتھ میں لگا کر پھر نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا کفارہ لازم نہ ہوگا۔ صرف قضا آئے گی، لیکن اگر محبوب کا تھوک ہے تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔

عالمگیری اردو ج ۲ ص ۱۶، کتاب الصوم

بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹنے پر حکم شرعی

اگر کوئی شخص روزے میں کسی بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹ لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے،

فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۲۳، بحوالہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۴۵ باب ما یفسد الصوم وما لا یفسد الصوم

کچے چاول یا کچا گوشت کھالینا

سوال:۔ ایک شخص نے روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کچا گوشت یا کچا چاول کھالیا تو اس پر قضا واجب ہے یا کفارہ؟

جواب:۔ جان بوجھ کر کچا گوشت یا چاول کھانے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۲۴ بحوالہ بحوالہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۴۸

روزے میں عمداً حقہ پینا

جو لوگ حقہ پینے کے عادی ہوں وہ روزے کی حالت میں عمداً حقہ پئیں تو ان پر قضا، اور کفارہ دونوں دونوں واجب ہوں گے، اس طرح اگر کوئی ایسا شخص جو اگرچہ حقے کا عادی نہیں ہے لیکن کسی فائدے کے لئے روزے میں عمداً حقہ پئے تو اس پر بھی قضا، وہ کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص ۱۰۵، بحوالہ شرح التنویر ج ۱ ص ۱۴۹

باب (۸)

کفارے کے مسائل

کفارہ کس کو کہتے ہیں؟

کفارے کے روزے کئی قسم کے ہوتے ہیں یہاں ہم صرف رمضان کے کفارہ کو بیان کرتے ہیں۔ ایک روزے کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کرنا چاہیئے اگر یہ ممکن نہ ہو (خواہ استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے یا اس مقام پر غلام نہ ملنے کی بنا پر) تو ساٹھ روزے رکھنا واجب ہے اگر کسی وجہ سے ساٹھ روزے بھی نہ رکھ سکے تو ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا واجب ہے اور ان ساٹھ روزوں کا مسلسل رکھنا واجب ہے درمیان میں ناغہ نہ ہونے پائے اور اگر کسی وجہ سے ناغہ ہو جائے تو پھر نئے سرے سے روزے رکھنے ہوں گے، پچھلے روزوں کا اعتبار نہ ہو گا۔ ہاں اگر کسی عورت کو حیض آجائے۔ اور اس وجہ سے درمیان میں روزے ناغہ ہو جائیں تو اسے یہ ناغہ معاف ہو گا اور حیض کے بعد صرف اتنے روزے رکھنے ضروری ہوں گے۔ جتنے باقی رہ گئے ہیں۔

بہتر یہ ہے کہ پہلے قضاء کے روزے رکھے جائیں، اس کے بعد مسلسل کفارہ کے روزے رکھے جائیں اگر کوئی پہلے کفارہ کے روزے رکھ لے اور اس کے بعد قضاء کے روزے رکھے تب بھی جائز ہے۔

جماع کے علاوہ اگر کسی وجہ سے کفارہ واجب ہوا ہو۔ اور ابھی ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو کر اس پر دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ واجب ہے، اگرچہ دونوں کفارے دو رمضان کے ہوں۔ ہاں جماع کے سبب جتنے روزے فاسد ہوئے ہوں ہر ایک کا کفارہ علیحدہ رکھنا ہو گا۔ اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔ اگر کوئی کفارے کے تینوں طریقوں پر قادر ہو یعنی غلام بھی آزاد کر سکتا

ہو، ساٹھ روزے بھی رکھ سکتا ہو، ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلا سکتا ہو تو اس میں سے جو طریقہ اس پر شاق گذرتا ہو اسے اس کا حکم دینا چاہیئے، اس لیئے کہ کفارے مقصود زجر و توبیخ لا تنبیہ ہے اس لیئے ظاہر ہے کہ آسان صورت اختیار کرنے میں اسے کوئی تنبیہ نہ ہوگی۔

صاحب بحرالرائق لکھتے ہیں کہ اگر بادشاہ پر کفارہ واجب ہو تو اس کو غلام کے آزاد کرنے یا ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانے کا حکم نہ دینا چاہیئے کیوں کہ یہ چیزیں اس کے نزدیک کچھ دشوار نہیں اور ان سے اسے کچھ تنبیہ نہ ہوگی۔ بلکہ ساٹھ روزے رکھنے کا حکم دینا چاہیئے کہ اس پر گراں گزرے اور آئندہ پھر رمضان روزے کو اس طرح فاسد نہ کرے۔

علم الفقہ سوم صفحہ

ایک شرط یہ بھی ہے کہ ساٹھ محتاجوں کو دو وقت پیٹ بھر کھلانا واجب ہے اس طرح چاہے تو انہیں ایک ہی دن دو وقت یعنی صبح و شام کھلا دے چاہے دو دن صبح کے وقت یا دو دن شام کے وقت یا عشاء و سحر کے وقت کھلا دے مگر شرط یہ ہے کہ جن محتاجوں کو کھانا کھلایا جائے۔ دوسرے وقت بھی انہیں محتاجوں کو کھانا کھلانا ہوگا۔ چنانچہ اگر کسی نے ایک وقت ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلا دیا اور پھر دوسرے وقت ان کے علاوہ دوسرے ساٹھ محتاجوں کو کھلایا تو یہ کافی نہ ہوگا۔ بلکہ کفارہ اسی وقت ادا ہوگا۔ ان دونوں جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت کو پھر دوبارہ ایک وقت اور کھانا کھلائے، ہاں اگر کوئی شخص ایک ہی محتاج کو مسلسل ساٹھ روز تک کھانا کھلائے یا مسلسل ساٹھ روز تک ہر روز نئے محتاج کو کھلائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی طرح کفارہ ادا ہو جائیگا اگر کوئی شخص ایک ہی روز ساٹھ یا ان سے کچھ کم محتاجوں کے کھانے کے بقدر کسی ایک محتاج کو صدقہ دے دے تو اس سے ان سب کا حصہ ادا نہ ہوگا بلکہ ایک ہی محتاج کا ادا ہوگا۔

جن محتاجوں کو کھانا کھلایا جائے ان کا بھوکا ہونا بھی ضروری ہے اگر پیٹ بھروں کو کھلایا تو اس سے کفارہ ادا نہ ہوگا، بلکہ بھوکوں کو دوبارہ کھلانا ضروری ہوگا

منظاہر حق جدید جلد ۲ قسط ۵ صہ ۱۲

نوٹ:- یہ تمام شرائط و قیود اس لئے ہیں کہ لوگ رمضان کے روزے کا احترام کریں۔ اور اسے بلاوجہ توڑنے کی ہمت نہ کریں۔ (محمد رفعت قاسمی مرتب)

کفّارے کی کل قیمت ایک فقیر کو دے دینا

روزہ کے کفّارے میں ایک محتاج کو ایک دن میں زیادہ سے زیادہ ایک ہی دن کا فدیہ ادا ہوگا اور یہی حکم، قسم کے کفارہ کا ہے اس میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ایک مسکین کو دس روز تک کھانا کھلانا ضروری ہے، اب اگر ایک فقیر کو زیادہ مقدار میں دے دیا تو وہ ایک ہی دن کا ہوگا، زیادہ شمار نہ ہوگا، البتہ شیخ فانی (جسکو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو) رمضان کے پورے روزوں کا فدیہ ایک ہی محتاج کو دینا چاہیے یا ایک ایک محتاج کو کئی کئی روزوں کا فدیہ دے تو یہ جائز ہے۔ اس طرح اس کا فدیہ ادا ہو جائے گا، لیکن کفارہ کا حکم مختلف ہے روزے کے کفارہ میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا یا اناج یا نقد دینا، یا ایک مسکین کو ساٹھ دن دینا ضروری ہے ایک مسکین کو ایک دن سے زیادہ دینے میں ایک دن کا ہی ادا ہوگا۔ غرض کفارہ میں تعددِ فقراء کے یا تعددِ ایام کا ہونا ضروری ہے، اور فدیہ میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

فتاویٰ دار العلوم صہ ۴۵۱ ج (۶)

بحوالہ ردالمحتار صہ ۱۹۲ ج (۲) کتاب الصوم

فصل فی العوارض

ساٹھ دن کا اناج حساب کر کے ایک فقیر کو ایک ہی دن دیدیا تو درست نہیں اسی طرح ایک ہی فقیر کو ایک دن اگر ساٹھ دفعہ کر کے دیدیا تب بھی ایک ہی دن کا ادا

ہوا۔ ایک کم ساٹھ (۵۹) مسکینوں کو پھر دینا چاہیئے، اسی طرح قیمت دینا کا بھی حکم ہے یعنی ایک دن میں ایک مسکین کو ایک روزے کے بدلے میں دیا جائے، زیادہ دینا درست نہیں۔ نیز اگر کسی فقیر کو صدقۂ فطر کی مقدار سے کم دیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا،

بہشتی زیور صحہ ۱۶ حصہ ۳، بحوالہ ردالمختار صحہ ۲۵۰ ج (۱)

قصداً روزہ توڑنے سے قضار اور کفارہ دونوں لازم

سوال :-

فقہ کی کتابوں میں جو یہ لکھا ہے کہ رمضان شریف میں بلا عذر شرعی روزہ توڑنے سے قضا اور کفارہ واجب ہے تو اب یہ معلوم کرنا ہے کہ قضا اور کفارہ کے مجموعی طور پر — روزے رکھے یا کفارہ و قضار ایک ساتھ ساٹھ روزے رکھنے سے دونوں ادا ہو جائیں گے؟

جواب :-

رمضان شریف کا روزہ قصداً توڑنے سے کفارہ اور قضا دونوں لازم ہوتے ہیں یعنی ایک روزہ قضار کا اور ساٹھ روزے کفارہ کے واجب ہیں۔

فتاویٰ دارالعلوم ج۶ ص ۴۲۹
بحوالہ ردالمختار جلد ۲ ص ۱۴۷ و ص ۱۴۹
باب مایفسد الصوم

کفارے کے ۶۰ روزے

سوال :-

کفارے کے روزے کیا دو ماہ ہیں جو اٹھاون یا ساٹھ، یا انسٹھ دن بھی ہو سکتے ہیں؟ تو کیا ساٹھ دن پورے کرنے ضروری ہیں؟

جواب :-

اگر قمری مہینے کی پہلی تاریخ سے روزے شروع کیے تو چاند کے حساب سے دو ماہ پورے کرلے، دونوں کا اعتبار ہے، اور اگر پہلی تاریخ سے شروع نہیں کیے تو ساٹھ پورے کرے۔

احسن الفتاویٰ (پاکستان) ج (۴) صفحہ ۵۰۳ بحوالہ ردالمختار ج (۲) ص ۲۳۱

اگر چاند دیکھ کر رمضان کے کفارے روزے رکھے جائیں تو ساٹھ روزے پورے کرنا ضروری نہیں بلکہ پورے دو مہینے کے روزے رکھنا کافی ہے، خواہ ساٹھ سے کم ہوں۔ کفایت المفتی ج (۴) ص ۲۲۸

اگر یہ روزے قمری تاریخ مہینے کی پہلی تاریخ سے شروع کیے گئے تو پورے دو قمری مہینوں کے روزے رکھنا چاہیے، اور اگر یہ روزہ قمری مہینے کے درمیان سے شروع کیے گئے تو اس مہینے کو پورا کرکے اگلے پورے ماہ کے روزے رکھنا اور پھر تیسرے ماہ میں اتنے دن کے روزہ رکھنا چاہیے کہ پہلے مہینے کے دن ملاکر پورے (۳۰) دن ہوجائیں۔

کتاب الفقہ ۱/۲ ص ۹۴

کفارے میں تسلسل ضروری

ضروری ہے کہ دو ماہ کے روزے مسلسل ہوں، اگر ایک دن کا روزہ بھی رہ گیا خواہ اس کا کوئی شرعی عذر ہو، مثلاً سفر درپیش آجائے، تو جو روزے رکھے گئے وہ نفل ہو جائیں گے۔ اور پھر از سرِ نو روزے رکھنے ہوں گے، کیونکہ روزوں کا تسلسل ضروری تھا اور وہ پورا نہیں ہوا،

اور اگر کوئی شخص شدید تکلیف وغیرہ کے باعث روزہ نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکین کو (دونوں وقت پیٹ بھر کر) کھانا کھلائے (واضح رہے کہ) کفارہ جو فرض ہے اس میں ساٹھ روزے ایسے محتاجوں کو کھلانا واجب ہے جو کفارہ دینے والے کے اپنے خاندان کے لوگ

نہ ہوں، اور خاندان سے مراد یہ ہے کہ جس کا نفقہ اس پر واجب ہے، مثلاً اس کے باپ دادا، وغیرہ یا بیٹے، پوتے اور بیوی وغیرہ، نہ ہوں،

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ج ۱ ص ۹۴۱

کھانا کھلانے میں تسلسل کی ضرورت نہیں

اگر ساٹھ دن تک کھانا نہیں کھلایا بلکہ بیچ میں کچھ دن ناغہ ہو گئے تو کچھ حرج نہیں یہ بھی درست ہے۔ بہشتی زیور صفحہ ۱۸ ج (۳)

بحوالہ مراقی الفلاح صفحہ ۲۰۶

کھانا کھلانے میں تسلسل کی ضرورت نہیں، متفرق ایام میں کھلانے سے بھی کفارہ ادا ہوجاتا ہے۔ احسن الفتاویٰ پاکستان صفحہ ۴۴۲ ج (۴)

حیض کیوجہ سے کفّارے کا تسلسل ضروری نہیں

رمضان شریف کے روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے کے روزے برابر لگاتار رکھے، تھوڑے تھوڑے کرکے روزے رکھنا درست نہیں، اگر کسی نے بیچ میں ایک دو روزے نہیں رکھے تو اب پھر نئے سرے سے روزے رکھنے، ہاں اگر عورت کے حیض کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ جائیں تو وہ معاف ہیں ان کے چھوٹ جانے سے کفارہ میں کچھ نقصان نہیں آیا لیکن پاک ہونے کے فوراً بعد پھر سے روزے رکھنے شروع کردے اور ساٹھ روزے پورے کرلے:

بہشتی زیور حصہ میں صفحہ ۱۵ بحوالہ شامی ج ۲ ص ۱۵۰

احسن الفتاویٰ ج ۴ صفحہ ۴۴۲ میں ہے: ماہواری کی وجہ سے کفارے کے روزہ میں فصل مضر نہیں، ماہواری ختم ہوتے ہی فوراً روزے شروع کردے، اسی طرح ساٹھ روزے پورے کرلے، اگر ماہواری ختم ہونے کے بعد ایک دن کا بھی ناغہ کیا تو نئے

سرے سے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے۔

نفاس کی وجہ سے کفارہ صحیح نہ ہوگا

نفاس (بچہ کی ولادت کے بعد آنے والے خون) کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے اور وہ لگاتار روزے نہیں رکھ سکی تو اس کا کفارہ صحیح نہ ہوگا اسے سب روزے پھر سے رکھنے پڑیں گے۔ بہشتی زیور صدا ج (۳)

بحوالہ ردالمختار ج ۲/۱

(نوٹ) اسکی وجہ یہ ہے کہ حیض تو ہر ماہ عورت کو ہوتا ہے اور کفارہ میں ساٹھ روزے ہیں اس لئے اُسے پریشانی اور مشکل ہو جائے گی۔ اس کے لئے کبھی بھی، کفارے کے ساٹھ روزے مسلسل رکھنا ممکن نہیں۔ برخلاف نفاس کے کیونکہ نفاس کا خون جس میں نماز معاف ہے اور روزہ کی قضائی ہے، بچہ کی پیدائش پر ہی آتا ہے اور یہ کم سے کم سال بھر میں ایک مرتبہ ہی پیش آتا ہے۔ اس لئے دونوں میں فرق ظاہر ہے (مرتب) محمد رفعت قاسمی

بیماری یا رمضان کا، کفارے کے درمیان آجانا

اگر دکھ بیماری کی وجہ سے بیچ میں کفارہ کے کچھ روزے چھوٹ گئے تب بھی تندرست ہونے کے بعد پھر سے روزے رکھنے پڑیں گے۔

اس طرح اگر بیچ میں رمضان شریف آجائے۔ تب بھی کفارہ صحیح ادا نہ ہوگا۔

بہشتی زیور صدا ج ۳۔ بحوالہ درمختار صد ج (۲)

روزے کی طاقت نہ ہو تو

اگر کسی کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح وشام پیٹ بھر کر کھانا کھلادے، جتنا ان کے پیٹ میں سمائے، یعنی بھوکے نہ رہیں، شکم سیر ہوکر

کھائیں۔

بہشتی زیور صہ ۱۵ بحوالہ درمختار صہ ۲۵ ج ۱

کفارے میں ضامن بنانا

اگر کسی نے دوسرے سے یہ کہہ دیا کہ تم میری طرف سے کفارہ ادا کردو، اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادو، اور اس نے اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا یا اناج دیدیا تب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔ اور اگر بغیر اس کے کہے کسی نے اسکی طرف سے دیدیا تو کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ بہشتی زیور صہ ۱۶ ج (۳) بحوالہ شامی صہ ۸۳ ج (۲)

کفارہ صوم میں تداخل کی تفصیل

سوال:۔ متعدد روزوں کے کفاروں میں تداخل ہوگا یا نہیں، یعنی ایک ہی کفارہ ہوگا، یا نہیں تفصیل کیا ہے؟

جواب:۔ اس میں تین قول ہیں۔

(۱) مطلقاً تداخل ہے، خواہ ایک رمضان کے روزے ہوں یا مختلف رمضانوں کے، خواہ جماع سے فاسد کئے ہوں، یا غیر جماع سے۔

(۲) دو رمضان کے کفاروں میں تداخل نہیں خواہ جماع سے ہو یا غیر جماع سے

(۳) دو رمضان کے کفارے جماع کے سبب سے ہوں تو تداخل نہیں۔ بقیہ سب صورتوں میں تداخل ہے، تیسرا قول راجح ہے۔

احسن الفتاوی پاکستانی صہ ۴۳۴ ج (۴)

بحوالہ ردالمحتار صہ ۱۳۰ ج (۲)

اگر جماع کے علاوہ کسی اور سبب سے کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو، دوسرا واجب ہو جائے تو ان دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ اگرچہ دونوں کفارے دو رمضان کے ہوں، ہاں جماع کے سبب سے جتنے روزے فاسد

ہوئے ہوں تو اگر وہ ایک ہی رمضان کے روزے ہیں تو ایک ہی کفارہ کافی ہے، اور اگر دو رمضان کے ہیں تو ہر ایک رمضان کا کفارہ الگ دینا ہوگا۔ اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔ حاصل یہ ہے کہ جماع کے علاوہ میں تو مطلقاً تداخل ہو سکتا ہے۔ اور جماع میں ایک رمضان کے کفاروں میں تداخل ہو سکتا ہے دو رمضان کے کفاروں میں نہیں کیونکہ جماع سے مطلقاً تداخل نہ ہونا خلاف ظاہر روایت ہے یعنی ایک رمضان کے کفاروں میں تداخل ہو سکتا ہے۔ جبکہ ابھی تک کوئی کفارہ ادا نہ کیا ہو، دو رمضان کے کفاروں میں تداخل نہیں ہو سکتا ہے۔ اس میں جماع اور غیر جماع سب مساوی ہیں مگر ہم نے غیر جماع میں قول صحیح اور معتمد علیہ کو لیا ہے۔

بہشتی زیور صفحہ ۱۰۶ حصہ ۱۱

حنفیہ کے نزدیک کفارہ واجب کرنے والے عمل کا متعدد بار ارتکاب کرنے سے اتنی ہی بار کفارہ دینا واجب نہیں ہے۔ خواہ یہ ارتکاب ایک ہی دن میں کئی بار ہو یا متعدد ایام میں، لیکن اگر کفارہ واجب کرنے والے عمل کا ارتکاب کیا۔ اور کفارہ دینے کے بعد پھر ارتکاب کیا تو اگر یہ دوبارہ ارتکاب ایک ہی دن میں ہوا تو ایک ہی کفارہ واجب ہے، اور اگر اس کا اعادہ مختلف دنوں میں کیا گیا تو پہلی دفعہ کے بعد جس کا کفارہ دیا جا چکا ہے، پھر اسکا کفارہ دینا ہوگا، اس میں اتنی تفصیل مزید ضروری ہے کہ اگر کفارہ کا موجب مباشرت (ہم بستری) تھا تو دوسری بار دینا ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ
ج (۱) ص ۹۴۳

کفارے میں تاخیر

سوال۔ جس کے ذمہ روزے کا کفارہ ہو اور وہ طالب علم ہو یا حفظ کلام اللہ میں لگا ہوا ہو۔ تو اگر وہ روزہ رکھتا ہو علم حاصل کرنے میں نقصان ہوتا ہے اگر نہیں

رکھنا تو مواخذہ سخت ہے اس لئے اگر وہ بڑھنے کے بعد کفارے کے روزے رکھے تو یہ درست ہے یا نہیں؟

جواب:- کفارے کے روزوں میں تاخیر نہ کرنا چاہیئے اگرچہ حفظ قرآن اور تحصیل علم میں حرج لازم آئے۔ فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۳۰۳

کفارے میں دو ماہ کا کھانا مقرر کردینا

سوال:- روزے کے کفارے میں کھانا دو ماہ کا مقرر کردینا۔ یعنی ساٹھ وقت کا تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- روزے کے کفارے میں ساٹھ دن ایک طالب علم کو دونوں وقت بٹھا کر پیٹ بھر کر کھانا کھلانا درست ہے اور اس سے کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔ مگر بٹھا کر کھلانا چاہیئے۔ کیونکہ دینے میں ہر روز پوری مقدار پونے دو سیر ایک فطرہ کی بقدر یا اس کی قیمت دینے کی ضرورت ہے"

فتاویٰ دارالعلوم صفحہ ۴۴۸ ج (۴)

یہ رعایت اس لئے رکھی گئی ہے کہ عام طور پر جب کسی کا کھانا مقرر کیا جاتا ہے تو صرف چار روٹیاں ہوتی ہیں حالانکہ بعض افراد کی خوراک زیادہ ہوتی ہے (مرتب)

چھوٹے بچوں کو کھلانے سے کفارہ ادا نہیں ہوگا

اگر ان مسکینوں میں بعضے بالکل چھوٹے بچے ہوں تو جائز نہیں۔ ان بچوں کے بدلے اور مسکینوں کو پھر کھلائے۔ بہشتی زیور صفحہ ۱۹ ج (۳) شامی صفحہ ۵۰۳ (۱)

آٹھ دس برس کے بچوں کو جو قریب البلوغ نہ ہوں کھانا کھلا دینے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا۔ البتہ اگر ان کو کفارے کی مقدار کا مالک بنا دیا جائے، مثلاً نصف صاع گندم یا اس کی قیمت ہر ایک بچہ کی ملک کردی جائے تو درست ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم صفحہ ۵۳۴ ج (۶) بحوالہ ردالمختار ج (۲) صفحہ ۔

باب الکفارہ

کفارے میں ہر مسکین کو دو وقت کھانا کھلانا

سوال:- روزے کے کفارہ میں اگر ایک سو بیس مساکین کو ایک ہی وقت کھانا کھلا دیا جائے، اور اسی طرح قسم کے کفارہ میں بیس مساکین کو ایک ہی وقت کھانا کھلا دیا جائے تو کفارہ ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب:- ایک وقت کھلا دینے سے کفارہ ادا نہیں ہوا، روزے کے کفارے میں ان مساکین میں سے ساٹھ کو اور قسم کفارہ میں سے دس کو دوسرے وقت بھی کھلانا واجب ہے، خواہ اسی دن کھلائے یا کسی دوسرے دن کھلائے۔

احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ ص ۴۳۴ بحوالہ رد المختار ج ۲ ص ۹۳۵

ایک مسکین کو ایک دن میں زیادہ دے گا تو ایک دن کا ہی ادا ہو گا۔
الحاصل کفارے میں فقراء کی تعداد کا یا دنوں کی تعداد کا ہونا ضروری ہے اور فدیہ میں فقراء کی تعداد یا دنوں کی تعداد کی ضرورت نہیں۔

فتاویٰ دارالعلوم قدیم ۳ ص ۳

کفارے میں اناج یا قیمت دینا

اگر کھانا نہ کھلائے بلکہ ساٹھ مسکینوں کو کچا اناج دیدے تب بھی جائز ہے، ہر ایک مسکین کو اتنا دے کہ جتنا صدقہ فطرہ دیا جاتا ہے، اگر اتنے اناج کی قیمت دے تو بھی جائز ہے

بہشتی زیور ص ۱۶ ج ۳ بحوالہ درمختار ج ۲ ص ۲۵

ایک مسکین کو کھلانا

اگر ایک مسکین کو ساٹھ دن تک صبح و شام کھانا کھلا دیا۔ یا ساٹھ دن تک کچا اناج یا قیمت دیتے رہے تب بھی کفارہ صحیح ہو گیا۔

بہشتی زیور ص ۱۶ ج ۳ بحوالہ قدوری ص ۱۵۷

کفارے کی رقم سے مدرسہ کا ٹاٹ خریدنا یا مسجد کی تعمیر کرنا

سوال :- روزہ کا کفارہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، اگر اس کھانے کی قیمت سے مدرسہ میں ٹاٹ خرید کر طلبہ کے لیے انتظام کر دیں یا مسجد میں صرف کر دیں تو کیا یہ جائز ہے.؟

جواب :- اگر ساٹھ روزوں کی طاقت نہ ہو تو پھر ایک روزے کے عوض ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا یا ہر ایک مسکین کو پونے دو کلو گیہوں یا اسکی قیمت دینا ضروری ہے مدرسہ کا ٹاٹ خریدنا یا اس سے مدرسے کی مرمت اور تعمیر درست نہیں۔ (فتاویٰ دار العلوم صفحہ ۴۹ بحوالہ ردالمحتار ج صفحہ ۱۴۹/۲ باب ما یفسد الصوم)

کفارے کی رقم سے مسجد اور مدرسہ میں دینا درست نہیں ہے اس سے کفارہ ادا نہ ہوگا البتہ مدرسہ میں اگر طلبہ کے کھلانے میں لگا دیں تو درست ہے بشرطیکہ ساٹھ طلبہ کو دونوں وقت کھلا دے، یا بقدر فطرہ ہر ایک کو پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت دیدیں۔ (فتاویٰ دار العلوم صفحہ ۵۴۳ ج بحوالہ ردالمحتار باب المصرف صفحہ ۷۹ ج (۲)

کفارے کے روزے کے بجائے نقد رقم دینا

سوال :- زید کے ذمے رمضان کا ایک کفارہ ہے، اور وہ دو ماہ کے روزے نہیں رکھ سکتا اگر وہ ادنیٰ درجہ کی خوراک کی قیمت دو ماہ کی مدرسہ کے اندر جمع کرائے طالب علم کیلئے تو کفارہ ادا ہوگا یا نہیں؟

یا اگر زید کسی غریب کو تین پاؤ آٹا دد یہ کسی غریب کو دیدے اور لکڑی و ترکاری کیلئے کچھ پیسے دیدے تو کیا کفارہ ادا ہو جائے گا؟

جواب :- روزہ میں تکلیف ہونے کی وجہ سے یہ درست نہیں ہے کہ روزہ کو چھوڑ کر مسکین کو کھانا کھلانے کی طرف رجوع کرے کیونکہ قرآن مجید میں فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ کی قید ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ اس میں طاقت ہی روزے کی نہ ہو،

یعنی بوجہ مرض لا علاج کے بوجہ شیخ فانی (بالکل قدرت نہ رہے) ہونے کے اس وقت کھانا کھلانا درست ہے، پھر جب دو ماہ کے روزے سے عاجز ہو بوجہ بڑھاپے یا مرض شدید لا علاج کے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری ہے، اس کی دو صورتیں ہیں۔ یا ہر ایک مسکین کو آدھا صاع گندم یعنی پونے دو کلو یا اسکی قیمت ہر ایک مسکین کو دیدے۔ یا ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلاوے۔

پس تین پاؤ آٹا روزانہ کسی غریب کو دو ماہ تک دینے سے کفارہ ادا نہ ہوگا بلکہ پونے دو کلو آٹا یا اسکی قیمت دینے سے ادا ہوگا، اسی طرح کسی طالب علم کو مجملاً روپیہ بھیجدینے سے کفارہ ادا نہ ہوگا، بلکہ یہ لکھا جائے کہ ساٹھ آدمیوں کو ایک دن میں دو وقت یا ایک آدمی کو دو ماہ تک دونوں وقت پیٹ بھر کر کفارہ کی نیت سے کھلایا جائے اور اس میں جو کچھ صرف ہو وہ مجھ سے لے لیا جائے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ص۴۵۶ ج (۶) بحوالہ رد المحتار باب فی الکفارہ ص۱۵۰ ج (۲) و ص۸۰ ج (۳)

کفارے میں مہتمم مدرسہ کی وکالت

سوال:- مدرسہ کا مہتمم کفارہ کا کھانا کھلانے کا وکیل ہو کر طلبار کے کھانے میں روپیہ کو صرف کرسکتا ہے۔ جو کفارہ ادا کرنے کی نیت سے رکھے ہیں؟ یا مہتمم کپڑا خرید کر دے سکتا ہے۔؟

جواب:- اس طرح کرسکتا ہے کہ کفارے کے پورے روپیئے کا کپڑا خرید کر محتاج طلبار کی ملک کو دے یہ درست ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ص۴۵۴ ج (۶) بحوالہ رد المحتار ص۸۰۳ ج (۲)

روزے کے کفارہ کی توبہ سے معافی

سوال:- زید نے جسکو کفارہ کا علم نہ تھا اپنی عورت سے روزہ کی حالت میں صحبت

کی تو ان پر کفارہ واجب ہوا ہے وہ اس کو کسی طرح ادا نہیں کر سکتا ہے، اس صورت میں اسکی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ ادائے قضا و کفارہ اس صورت میں ضروری ہے، توبہ بھی جب ہی قبول ہوگی، اگر دو مہینے کے روزوں کی پے در پے مسلسل طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا (المجادلۃ)

(فتاویٰ دار العلوم صفحہ ۴۳۵ ج (۶) بحوالہ قرآن مجید سورۃ المجادلۃ رکوع ۱)

(بحوالہ رد المحتار صفحہ باب ما یفسد الصوم صفحہ ۱۳۹ ج ۲)

باب (۹)

عورتوں کے مسائل

حیض کی تعریف اور اسکے مسائل

مسئلہ (۱) ہر مہینہ جو آگے کی راہ سے (عورتوں کو) معمولی خون آتا ہے اسکو حیض کہتے ہیں۔ مسئلہ (۲) کم سے کم حیض کی مدت تین دن تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے کسی کو تین دن تین رات سے کم خون آیا ہے تو وہ حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہے، اور دس دن رات سے زیادہ خون آیا ہے جتنے دن دس سے زیادہ آیا ہے وہ بھی استحاضہ ہے۔ مسئلہ (۳) اگر تین دن تو ہو گئے لیکن تین راتیں نہیں ہوئیں جیسے جمعہ کی صبح سے خون آیا اور اتوار کو شام کو وقت بعد مغرب بند ہو گیا تب بھی یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگر تین دن رات سے ذرا بھی کم ہو تو وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے۔ مسئلہ (۴) حیض کی مدت کے اندر سرخ، زرد، سبز، خاکی مٹیالا سیاہ جو رنگ آئے وہ سب حیض ہے، جب تک گدی (جو کپڑا رکھتی ہیں) بالکل

بالکل سپید نہ دکھلائی دے اور جب بالکل سپید رہے جیسی کے رکھی گئی تھی تو اب حیض سے پاک ہوگئی۔

مسئلہ (۵) نو برس سے پہلے اور پچپن سال کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا۔ اس لئے نو برس سے چھوٹی لڑکی جو خون آئے گا وہ حیض نہیں ہے، بلکہ استحاضہ ہے۔ یعنی نو سال سے پہلے تو بالکل حیض نہیں آتا ہے اس لئے جو خون نو سال سے پہلے آئے گا وہ کسی صورت میں حیض نہیں ہوسکتا، اور پچپن سال کے بعد عام طور پر جو عادت ہے، وہ یہ ہی ہے کہ حیض نہیں آتا لیکن آنا ممکن ہے اس لئے کہ اگر پچپن برس بعد خون آجائے تو ان خاص عورتوں میں جن کا ذکر کیا گیا ہے اس کو حیض کہا جائے گا، البتہ اگر اس عورت کو اس عمر سے پہلے بھی زرد یا سبز یا خاکی رنگ آتا ہو تو پچپن برس بعد بھی یہ رنگ حیض سمجھے جائینگے، اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہوا تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ **مسئلہ (۶)** کسی کو ہمیشہ تین دن یا چار دن خون آتا ہے، پھر کسی مہینے میں زیادہ آگیا۔ لیکن دس دن سے زیادہ نہیں آیا وہ سب حیض ہے۔ اور اگر دس دن سے بھی زیادہ بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عورت کے ہیں اتنا تو حیض باقی سب استحاضہ ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کو ہمیشہ تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن رات تو یہ سب حیض ہے، اور اگر دس دن رات سے ایک لحظہ بھی زیادہ خون آئے تو وہ ہی تین دن حیض کے ہیں اور باقی دنوں کا سب استحاضہ ہے، ان دنوں کی نمازیں قضا پڑھنا واجب ہیں۔ **مسئلہ (۷)** ایک عورت ہے جسکی کوئی عادت مقرر نہیں ہے کبھی چار دن خون آتا ہے اور کبھی سات دن اسی طرح بدلتا رہتا ہے کبھی دس دن بھی آجاتا ہے —— تو یہ سب حیض ہے ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن رات سے زیادہ خون آئے تو دیکھو اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا، بس اتنے ہی دن حیض کے اور باقی سب استحاضہ ہے، **مسئلہ (۸)** کسی کو ہمیشہ چار دن آتا ہے اور پھر ایک مہینہ میں پانچ دن خون آیا اور اس کے بعد دوسرے مہینہ

میں پندرہ دن خون آیا تو اس پندرہ دن میں سے پانچ دن حیض کے ہیں اور دس دن استحاضہ اور پہلی عادت کا اعتبار نہیں کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ عادت بدل گی اور پانچ دن کی عادت ہو گی،

مسئلہ (۹) کسی کو دس دن سے زیادہ خون آیا اور اس کو اپنی پہلی عادت بالکل یاد نہیں کہ پہلے مہینے میں کتنے دن خون آیا تھا تو اس کے مسئلے بہت باریک ہیں۔ جنکا سمجھنا بہت مشکل ہے اور ایسا اتفاق بھی کم پڑتا ہے اس لیئے ہم اس کا حکم بیان نہیں کرتے اگر کبھی ضرورت پڑے تو کسی عالم سے پوچھنا چاہیئے اور کسی ایسے ویسے معمولی مولوی سے نہ پوچھا جائے۔

مسئلہ (۱۰) کسی لڑکی نے پہلے پہل خون دیکھا تو اگر دس دن یا اس سے کم آئے سب حیض ہے اور جو دس دن سے زیادہ آئے تو پورے دس دن حیض ہے اور جتنا زیادہ ہو وہ سب استحاضہ ہے۔

مسئلہ (۱۱) کسی نے پہلے پہل خون دیکھا اور وہ کسی طرح بند نہیں ہوا کئی مہینے تک برابر آتا رہا تو جس دن خون آیا ہے اس دن سے لیکر دس دن رات حیض ہے، اس کے بعد بیس دن استحاضہ ہے اسی طرح برابر دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ سمجھا جائے گا۔

مسئلہ (۱۲) دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، سو اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے تک خون نہ آئے گا پاک رہیگی۔

مسئلہ (۱۳) اگر کسی کو تین دن رات خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی۔ پھر تین دن رات خون آیا، تو تین دن پہلے کے اور تین دن یہ جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں اور بیچ میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

مسئلہ (۱۴) اگر ایک دن یا دو دن خون آیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک یا دو دن خون آیا تو بیچ میں پندرہ دن تو پاکی کا زمانہ ہی ہے ادھر ادھر ایک

یا دو دن جو خون آیا ہے وہ بھی حیض نہیں ہے بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ (۱۵) اگر ایک دن یا کئی دن خون آیا پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا اوّل سے آخر تک برابر خون جاری رہا، پس جتنے دن حیض آنے کی عادت ہو اتنے دن تو حیض کے ہیں باقی سب استحاضہ ہے، مثال اسکی یہ ہے کہ کسی کو ہر مہینے کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ کو حیض آنے کا معمول ہے پھر کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ پہلی تاریخ کو خون آیا پھر چودہ دن پاک رہی، پھر ایک دن خون آیا تو ایسا سمجھیں گے کہ سولہ دن برابر خون آیا، پس اس میں سے تین دن اوّل کے تو حیض کے ہیں اور تیرہ ۱۳ دن استحاضہ ہے اور اگر چوتھی یا پانچویں، چھٹی تاریخ حیض کی عادت تھی تو یہی تاریخیں حیض کی ہیں۔ اور تین دن اوّل کے اور دس ۱۰ دن بعد کے استحاضہ کے ہیں، اور اگر اس کی عادت نہ ہو بلکہ پہلے پہل خون آیا ہو تو دس ۱۰ دن حیض ہے اور چھ ۶ دن استحاضہ ہے

مسئلہ (۱۶) حمل کے زمانے میں جو خون آئے وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے چاہے جتنے دن آئے۔

مسئلہ (۱۷) بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آئے تب تک جو خون آئے گا اسکو استحاضہ ہی کہیں گے۔ (بہشتی زیور صفحہ ۶۱ حصہ دوسرا)

حائضہ کا حکم

حیض کے زمانے میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا درست نہیں۔ اتنا فرق ہے کہ نماز بالکل معاف ہوجاتی ہے پاک ہوجانے کے بعد بھی اس کی قضا واجب نہیں ہوتی لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا۔ پاک ہونے کے بعد قضا رکھنی پڑے گی۔

(بہشتی زیور صفحہ ۵۹ حصہ دوسرا)

(بحوالہ بحر صفحہ ۱۹۴)

نفاس والی عورت

نفاس میں بھی نماز بالکل معاف ہے اور روزہ معاف نہیں ہے بلکہ اس کی قضاء رکھنی چاہیئے اور روزہ نماز وغیرہ کے وہی مسائل ہیں جو حیض کے احکامات ہیں۔
بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے اسکو نفاس کہتے ہیں۔

بہشتی زیور صـ ۶۲ حصہ دوسرا، بحوالہ بحر صـ ۱۹۴

استحاضہ کا حکم

استحاضہ کا حکم ایسا ہے جیسے کسی کے نکسیر پھوٹے اور بند نہ ہو، ایسی عورت نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے قضاء نہ کرنا چاہیئے۔ استحاضہ کے احکام بالکل معذور کے احکام کی طرح ہیں، جو بہشتی زیور صـ ۵۸ حصہ اول میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوچکے ہیں۔

(بہشتی زیور صـ ۶۱ حصہ دوسرا، بحوالہ شرح وقایہ جـ ۱ صـ ۱۱۳)

روزہ رکھنے کے بعد دن میں حیض آجانا

اگر فرض نماز پڑھنے میں حیض آگیا تو وہ نماز معاف ہوگی، پاک ہونے کے بعد اسکی قضاء نہ پڑھے اور اگر نفل یا سنت میں حیض آگیا تو اسکی قضاء پڑھنی ہوگی اور اگر آدھے روزے کے بعد حیض آیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا جب پاک ہو تو قضاء رکھے اور اگر نفل روزہ میں حیض آجائے تو اسکی قضاء رکھے۔

(بہشتی زیور صـ ۵۹ حصہ دوسرا، بحوالہ جوہرۃ النیرۃ صـ ۳۲ ج ۱)

کفارے کے روزے کے درمیان حیض آجانا

ماہواری کی وجہ سے کفارہ کے روزوں میں ناغہ مضر نہیں، ماہواری ختم ہوتے ہی فوراً روزہ شروع کردے، اسی طرح ساٹھ روزے پے در پے پورے کرے، اگر ماہواری

ختم ہونے کے بعد ایک دن کا بھی ناغہ کیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے۔ (احسن الفتاوی پاکستان ص۳۳۲ ج (۴))

دن میں پاک ہو جانے کا حکم

اگر رمضان شریف میں دن میں پاک ہوئی تو اب پاک ہونیکے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے، شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا بلکہ اسکی قضاء رکھنی پڑے گی۔

(بہشتی زیور ص۶۱ حصہ دوسرا بحوالہ شرح وقایہ ص۳۱۶ ج۱)

رات میں پاک ہو جانے کا حکم

اور اگر رات کو پاک ہوئی اور پورے دس دن رات حیض آیا ہے تو اگر ذرا سی رات باقی ہو جس میں ایک دفعہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے اور اگر دس دن سے کم حیض آیا ہے تو اگر اتنی رات باقی ہو کے جلدی سے غسل تو کرلے گی لیکن غسل کے بعد ایک دفعہ بھی اللہ اکبر نہ کہہ پائے گی تو بھی صبح کا روزہ واجب ہے، اگر اتنی رات تو تھی لیکن غسل نہیں کیا تو روزہ نہ توڑے بلکہ روزہ کی نیت کرلے اور صبح کو نہالے، اور اگر اس سے بھی کم رات ہو یعنی غسل بھی نہ کر سکے تو صبح کا روزہ جائز نہیں ہے، لیکن دن کو کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں بلکہ سارے دن روزہ داروں کی طرح رہے پھر اسکی قضاء رکھے۔

(بہشتی زیور ص۶۱ حصہ دوسرا، بحوالہ شرح وقایہ ص۱۲۹ ج۱)

اگر رات کو پاک ہوئی تو اب صبح کو روزہ نہ چھوڑے۔ اگر رات کو نہ نہائی ہو تب بھی روزہ رکھ لے صبح کو نہالے، اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد روزہ کی نیت کرنا درست نہیں، لیکن کچھ کھانا پینا بھی درست نہیں ہے اب دن بھر روزہ داروں کی طرح رہنا چاہیئے۔

(بہشتی زیور ص۷ حصہ تیسرا بحوالہ جوہرۃ نیرہ ص۱۴۸ ج۱)

نوٹ:۔ غسل کرنا اسی وقت ضروری نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اتنا وقت ہونا چاہیئے کہ جس میں غسل کر سکے پھر اگر غسل بعد میں کر لے یعنی صبح کے بعد اور روزہ رکھ لے تب بھی صحیح ہے روزہ میں کوئی حرج نہیں آئے گا. اور رمضان کے روزہ میں جس وقت بھی عورت کو حیض آجائے گا چاہے دن کا تھوڑا سا حصہ باقی ہو، وہ روزہ ٹوٹ گیا بعد میں اسکی قضا کرلے، فرض ہو یا نفل،، (مرتب رفعت قاسمی)

پاک ہوتے ہی قضا رکھنا واجب

روزہ کیلئے عورتوں کو حیض و نفاس کے خون سے پاک ہونا شرط ہے چنانچہ حیض و نفاس والی عورت پر نہ روزہ واجب ہے اور نہ روزہ رکھنا درست ہے، دونوں قسم کی عورتوں میں سے کوئی اگر فجر سے ایک لحظہ بھر پہلے پاک ہوگی تو (اسی وقت) رات ہی سے روزہ کی نیت کرلینا واجب ہے. حیض و نفاس والیوں پر جوں ہی یہ روزے سے باز رکھنے والی حالت دور ہوجائے تو ماہ رمضان کے روزوں کی جو رہ گئے ہیں قضا واجب ہے۔ (کتاب الفقہ المذاہب الاربعۃ ص۸۸۶ ج ۱)

عورت کو احتلام ہوجانا

عورت دن میں سو گئی اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہوگئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (بہشتی زیور ص۱۹ تیسرا حصہ جوہرۃ نیرہ ص۱۴۲ ج ۱)

غسل جنابت نہ کرنے پر روزے کا حکم

رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا دن کو نہائی تب بھی روزہ ہوگیا بلکہ اگر دن بھر یعنی تمام دن غسل نہ کرے تب بھی روزہ نہیں جاتا، البتہ اس اس کا گناہ الگ ہوگا۔

(بہشتی زیور ص۷ تیسرا حصہ، بحوالہ نورالایضاح ص۱۴۱)

روزہ میں مرد کے ساتھ لیٹنا

مرد اور عورت کا ساتھ لیٹنا ہاتھ لگانا پیار کرنا یہ سب درست ہے لیکن جوانی کا اتنا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا ڈر ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیئے مکروہ ہے۔ (بہشتی زیور ص۱۴ حصہ تیسرا، بحوالہ نورالایضاح ص۱۴۷)

عورت کے ہونٹ چوسنا

عورت کا بوسہ (پیار) لینا اور اس سے بغلگیر ہونا مکروہ ہے جبکہ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کے بے اختیار ہو جانے کا اور ایسی حالت میں جماع کرنے کا اندیشہ ہو، اور اگر یہ خوف اور اندیشہ نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں، نیز کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ منہ میں لینا اور مباشرت فاحشہ یعنی خاص بدن شرمگاہ کا آپس میں ملانا، بدوں دخول کے ہر حال میں مکروہ ہے خواہ منی نکلنے کا یا جماع (صحبت) کرنے کا خوف ہو یا نہ ہو۔

(بہشتی زیور ص۱۰۶ گیارہواں حصہ، بحوالہ عالمگیری ص۱۹۸ ج ۱)

ہمبستری

اگر مرد سے ہمبستری ہوئی تب بھی روزہ جاتا رہا اسکی قضاء بھی رکھے اور کفارہ بھی دے۔ جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ گیا قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ نیز اگر مرد نے پاخانہ کی جگہ اپنا عضو (ذکر) کر دیا۔ اور سپاری اندر چلی گئی۔ تب بھی عورت مرد دونوں کا روزہ جاتا رہا قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

(بہشتی زیور ص۱۴ تیسرا حصہ، بحوالہ درمختار ص۱۵۱ ج ۱)

زبردستی صحبت کرنا

کوئی عورت غافل سو رہی تھی یا بیہوش پڑی تھی اس سے کسی نے صحبت کرلی تو روزہ جاتا رہا۔ فقط قضاء واجب ہے کفارہ واجب نہیں ہے اور مرد پر کفارہ بھی واجب ہے۔ (بہشتی زیور ص۷ ج۳ بحوالہ شامی ج۲ ص۱۴۳)

کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سوتے کی حالت میں یا بحالت جنون جماع کیا تو عورت کا روزہ فاسد ہو جائے گا اور عورت پر صرف قضا لازم آئیگی اور مرد روزہ دار ہو تو اس پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

(بہشتی زیور ص۱۰ حصہ گیارہواں)

نابالغ یا مجنون سے صحبت کرانا

اگر کوئی عورت کسی نابالغ یا مجنون سے جماع کرائے تب بھی روزہ جاتا رہا اس کو قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

(بہشتی زیور ص۱۰ گیارہواں حصہ بحوالہ عالمگیری ص۲۰۳ ج۱)

عورتوں کا آپس میں لطف اندوز ہونا

اگر دو عورتیں آپس میں ساحقہ کریں یعنی آپس میں مشغول اور لطف اندوز ہوں اور دونوں کو انزال ہو جائے اور منی نکل جائے) تو دونوں کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر انزال نہ ہو تو نہیں ٹوٹے گا۔ اور انزال کی صورت میں کفارہ لازم نہ آئے گا۔ (فتاویٰ ہندیہ ص۲۰ ج۲)

رحم میں ربڑ کا چھلہ داخل کرنا

سوال:۔ عورت کو بھی رحم کی شکایت ہے اسکا علاج شرمگاہ میں دو ماہ تک

ایک ربڑ کا چھلا چڑھا رہتا ہے جو کہ رحم کے اندرونی حصہ میں داخل کیا جاتا ہے کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب :- خود روزہ کی حالت میں یہ چھلا چڑھانا مفسد صوم ہے، لیکن اگر بغیر روزہ کی حالت میں چڑھایا ہوا، روزہ کی حالت میں داخل بدن باقی رہے تو اس سے روزہ میں کوئی خلل نہیں آتا ہے۔

(امداد الفتاوی صفحہ ۱۴۴ ج ۲)

روزے کی حالت میں شرمگاہ کے اندر دوا رکھنا

سوال :- افطار کے بعد کوئی عورت بیماری کی وجہ سے دوا کی تھیلی باندھ کر رات کے وقت ہی اپنی شرمگاہ میں رکھے اور افطار کے بعد وہ تھیلی نکالے، یا روزہ کی حالت میں دن میں تھیلی رکھے، شرعی حکم کیا ہے؟

جواب :- روزے شروع ہونے سے داخل فرج میں رکھی ہوئی دوا سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ ہاں روزہ کی حالت میں دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(فتاوی رحیمیہ صفحہ ۳۸ ج ۲)

روزے کی حالت میں شرمگاہ میں ٹیوب لگانا

سوال :- روزہ کی حالت میں دن میں عورت کو اپنی شرمگاہ میں ٹیوب یعنی دوا لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب :- اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ فرج داخل دوا پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اوپر کے مستطیل سوراخ کے آخر میں گول سوراخ سے فرج داخل شروع ہوتا ہے۔ (احسن الفتاوی پاکستانی صفحہ ۴۳۸ ج ۴)

عورتوں کی شرمگاہ کے اندرونی حصہ میں کوئی چیز رکھی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے اس لئے کہ عورتوں کے اندر یہ فطری منفذ موجود ہے جو پیٹ تک

پہونچتا ہے، اگر مردوں کے عضو تناسل میں کوئی چیز ڈال جائے تو روزہ ہمارے نزدیک نہیں ٹوٹے گا۔ اس لئے کہ معدہ اور اس کی نالی کے درمیان براہ راست منفذ نہیں ہے بلکہ مثانہ کا واسطہ ہے جہاں سے قطرہ قطرہ پیشاب نیچے آکر جمع ہو جاتا ہے، عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴ میں ہے مرد کی پیشاب کی راہ میں قطرہ ڈالے تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے یہاں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ عورت کی شرمگاہ میں قطرہ ٹپکانے کی صورت میں بلا اختلاف روزہ ٹوٹ جائے گا اور یہی صحیح ہے۔

(جدید فقہی مسائل ص ۹۷ بحوالہ فتاوی ہندیہ ج ۱ ص ۱۰۴)

کیا حمل دکھلانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا

حضرت المحترم مفتی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مندرجہ صورت میں کیا حکم ہے۔

شروع ایام حمل میں حاملہ کی شرمگاہ میں ڈاکٹرنی یا دایہ بعض مرتبہ دستانہ باریک جھلی نما پہن کر اور بعض مرتبہ بغیر دستانہ کے انگلی ڈال کر معائنہ کرتی ہے اس صورت میں روزہ کا کیا حکم ہے۔

والسلام

مسعود الرحمٰن، شمس منزل

محلہ بڑے بھائیان دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۲/۱۲/۸۴ء

ج ۲۵ الجواب

ہوالموفق المعین: اگر اس ڈاکٹرنی یا دایہ کے دستانہ پر پانی وغیرہ کا اثر نہیں ہے تو اس طرح ہاتھ ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر اس پر تری ہوگی تو روزہ

فاسد ہوگا. اَدْخَلَ اِصْبَعَہٗ الیابسۃ فیہ ای دبرہ او فرجہا لم یفطر (درمختار) ولو مبتلۃ فسد (ردالمحتار)

الجواب صحیح — واللہ اعلم

کفیل الرحمن نشاط — محمد ظفیر الدین

نائب مفتی دارالعلوم دیوبند — مفتی دارالعلوم دیوبند

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ

شرمگاہ میں انگلی داخل کرنا

روزہ میں پیشاب کی جگہ دوا رکھنا یا تیل وغیرہ کی کوئی چیز ڈالنا درست نہیں، اگر کسی نے روزہ کے دوران دوا رکھ لی تو روزہ جاتا رہا قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

اور اگر کسی عورت سے دائی نے پیشاب کی جگہ انگلی ڈالی یا خود اس نے اپنی انگلی ڈالی پھر ساری انگلی یا تھوڑی سی انگلی نکالنے کے بعد پھر کردی تو روزہ جاتا رہا لیکن کفارہ واجب نہیں، اور اگر نکالنے کے بعد پھر نہیں کی تو روزہ نہیں گیا ہاں اگر پہلے سے ہی پانی وغیرہ یا کسی چیز میں انگلی بھیگی ہوئی ہو تو اوّل ہی دفعہ کرنے سے روزہ جاتا رہے گا، (بہشتی زیور ص۷ حصہ تیسرا، بحوالہ درمختار ص۱۴۹ ج۲)

انگلی داخل کرنے سے روزے پر اثر

سوال:- عورت کی شرمگاہ میں اگر مرد نے اپنی انگلی پھیری تو کیا روزہ ٹوٹ جائیگا؟

جواب:- بیوی کی شرمگاہ میں انگلی داخل کرنے سے مرد کا روزہ نہیں ٹوٹے گا اور عورت کے روزے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر انگلی گیلی داخل کی یا خشک انگلی داخل کرنے کے بعد پوری یا ذرا سی کھینچکر پھر آگے کی تو عورت کا روزہ ٹوٹ گیا صرف قضا واجب ہے عورت پر کفارہ نہیں۔ (احسن الفتاوی ص۴۴۴ ج۴ پاکستانی)

انگلی ڈالنے کو مفسد جرم سمجھکر جماع کرنا

سوال :- بیوی کی شرمگاہ میں دوا ڈالنے کیلئے انگلی اندر داخل کی اور شہوت غالب آئی تو خیال ہوا کے روزہ ٹوٹ گیا اس کے بعد صحبت کرلی، اب اس کا کیا حکم ہے؟

جواب :- روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہے،

(احسن الفتاوی پاکستانی صـ۴۴۴ ج۴) بحوالہ ردالمحتار صـ۱۱۸ ج۲)

حاملہ کا حکم

حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنا جائز ہے بشرطیکہ اپنی یا اپنے بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو خواہ وہ گمان اس کا واقع کے مطابق نکلے یا نہیں، اگر کسی عورت کو روزہ کی نیت کرنے کے بعد اپنے حاملہ ہونے کا علم ہوا تب بھی اس کو روزہ کا فاسد کردینا جائز ہے۔ صرف قضاء لازم آئے گی۔

(عالمگیر اردو پاکستانی صـ۳۳ ج۲ کتاب الصوم)

حاملہ عورت کو ایسی بات پیش آ گئی جس سے اپنی جان یا بچہ کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑ ڈالنا درست ہے۔ (بہشتی زیور صـ۱۱ حصہ تیسرا)

دردِ زہ سے روزہ توڑ دینا

سوال :- اگر کسی حاملہ عورت کو حمل کی وجہ سے کافی تکلیف ہے اور وہ روزہ رکھ کر توڑ دیتی ہے، محض تکلیف کی وجہ سے، اور سورج غروب کے وقت بچہ کی ولادت ہوجاتی ہے، شرعی حکم کیا ہے۔؟

جواب :- اگر روزہ نہ توڑنے سے عورت یا بچہ کو کوئی نقصان پہونچنے کا ظن غالب ہو تو روزہ توڑ دینا جائز ہے صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں، بغیر ایسے خطرہ

کے روزہ توڑنا گناہ ہے اور کفارہ واجب ہے البتہ اگر اسی دن غروب آفتاب سے پہلے بچہ پیدا ہو گیا تو کفارہ ساقط ہو جائے گا۔

(احسن الفتاوی پاکستانی صفحہ ۴۴۲ ج ۴)

زچہ اور کمزور عورت کا حکم

سوال :- زچہ (ولادت کے بعد) یا کمزور عورت جو روزہ نہ رکھ سکے، فدیہ دے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب :- اس صورت میں فدیہ دینا کافی نہیں ہے اگر فدیہ دیدیا اور پھر صحت ہو گئی اور قدرت آ گئی تو اس روزہ کی قضاء کرنا لازم ہے۔

(فتاوی دار العلوم صفحہ ۴۷ ج ۶ بحوالہ ہدایہ صفحہ ۲۰۴ ج ۲)

دودھ پلانے والی کی رعایت

دودھ پلانا، جس عورت کے متعلق کسی بچے کا دودھ پلانا ہو خواہ بچہ اسی کا ہو یا کسی دوسرے کا، باجرت پلاتی ہو یا مفت بشرطیکہ بچہ کی مضرت کا گمان غالب ہو، جیسا کہ اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے کہ روزہ کی حالت میں دودھ خشک ہو جاتا ہے بچہ بھوک کی وجہ سے تڑپتا ہے اور کچھ حرارت بھی دودھ میں آجاتی ہے وہ بھی بچہ کو نقصان کرتی ہے ہاں اگر مفت دودھ پلاتی ہو اور کوئی دوسری دودھ پلانے والی مل جائے اور وہ بچہ بھی اس سے پینے سے راضی ہو جائے تو ایسی حالت میں اس کو روزہ نہ رکھنا جائز نہیں۔

(علم الفقہ صفحہ ۳۶ ج ۳۔ و فتاوی دار العلوم صفحہ ۴۹۳ ج ۶)

دودھ پلانے کی نوکری کی پھر رمضان آگیا

دودھ پلانے والی نے دودھ پلانے کی نوکری کی پھر رمضان آگیا، اور روزہ سے

بچہ کی جان کا ڈر ہے تو اتنا (دودھ پلانے والی کو) بھی روزہ نہ رکھنا درست ہے۔

(بہشتی زیور صفحہ ۱۹ حصہ تیسرا، بحوالہ شامی صفحہ ۱۵۹ ج ۱)

کیا دودھ پلانے سے عورت کا روزہ ٹوٹ جائیگا؟

سوال:۔ دودھ پلانے سے عورت کا روزہ یا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔؟

جواب:۔ روزہ اور وضو باطل نہیں، حاشیہ، روزہ تو اس لئے نہیں ٹوٹتا کے دودھ باہر نکل رہا ہے اور روزہ نام ہے مفطرات کے روکنے کا۔

(فتاویٰ دارالعلوم صفحہ ۴۰۸ ج ۶، بحوالہ ردالمحتار صفحہ ۱۱۱ ج ۲ کتاب الصوم)

حائضہ کا رمضان میں کھانا پینا

سوال:۔ اگر رمضان میں عورت کو ایام حیض کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو اس کو دن میں کھانا پینا درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر حیض کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا یا روزہ رکھنے کے بعد حیض آگیا تو کھانا پینا جائز ہے، لیکن دوسروں کے سامنے نہ کھائے اور اگر دن کو حیض سے پاک ہوئی تو دن کا باقی حصہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ (احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ صفحہ ۴۲۰)

دودھ پلانے کی مدت پوری نہیں ہوئی تھی کہ حمل قرار پاگیا

سوال: ایک حاملہ حمل کے نقصان پہنچنے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکی، بچہ کی پیدائش کے بعد دودھ پلانے کی وجہ سے معذور رہی اور ابھی دودھ کی مدت پوری نہ ہوئی تھی کے پھر حمل قرار پاگیا اس طرح پر تواتر قائم ہوگیا تو اب حاملہ

روزہ کس طرح رکھے؟

جواب:۔ اگر حالتِ حمل میں اس کو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے یا بچہ کی طرف سے اندیشہ ہے تو جس وقت اس کا تو اثر حمل منقطع ہوا اسی وقت قضاء کرے۔ فتاوی دار العلوم ج ۶ صفحہ ۴۶۲

(بحوالہ رد المحتار فصل فی العوارض صفحہ ۱۵۹ ج ۲)

روزے میں عورت کا بچے کو چبا کر کھلانا

اپنے منہ سے چبا کر چھوٹے بچے کو کوئی چیز کھلانا مکروہ ہے البتہ اگر اسکی ضرورت پڑے اور مجبوری اور ناچاری ہو جائے تو مکروہ نہیں ہے۔

(بہشتی زیور صفحہ ۱۳ ج ۳ بحوالہ شرح وقایہ ج صفحہ ۳۱۳)

اور چبا کر کھلانے کے عذر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی عورت کے پاس کوئی حیض والی یا نفاس والی یا اور کوئی بے روزہ دار نہ ہو کہ جو اسکے بچہ کو کھانا کھلائے اور اس کو نرم پکا ہوا کھانا اور دودھ بھی نہیں ملتا ہے، (تو اس صورت میں چبا کر کھلانا جائز ہے) (فتاوی عالمگیری اردو پاکستانی صفحہ ۱۱ ج ۲)

چباتے وقت لقمہ نگل جانا

اگر کسی نے لقمہ دوسرے کے کھلانے کیلئے چبایا پھر اس کو نگل گیا تو کفارہ نہ ہوگا صرف قضا واجب ہے، (فتاوی عالمگیری صفحہ ۱۶ ج ۲ کتاب الصوم)

اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا، لیکن بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر کسی کا شوہر بڑا بد مزاج ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر سالن میں نمک پانی درست نہ ہو تو پریشان کر دے گا۔ اس کو نمک چکھنا درست ہے اور مکروہ نہیں ہے،

(بہشتی زیور صفحہ ۱۳ حصہ تیسرا، بحوالہ شرح وقایہ صفحہ ۳۱۳ ج ۱)

کھانا پکانے کی وجہ سے پیاس سے بیتاب ہوجانا

کھانا پکانے کی وجہ سے بیحد پیاس لگ آئی اور اتنی بے تابی ہوگئی کہ اب جان جانے کا خوف ہے تو روزہ کھول ڈالنا درست ہے، لیکن اگر خود اس نے قصداً اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہوگئی تو گنہگار ہوگی۔

(بہشتی زیور صفحہ ۱۷ ج ۳ بحوالہ شامی صفحہ ۱۵۹ ج ۲ اور رد المحتار صفحہ ۱۵۳ ج ۲)

روزے میں ہونٹوں پر سرخی لگانا

سوال :- عورت کو روزہ کی حالت میں ہونٹوں پر سرخی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب :- جائز ہے، البتہ منہ کے اندر جانے کا احتمال ہو تو مکروہ ہے۔

(احسن الفتاوی پاکستانی ج ۴ صفحہ ۴۳۴)

عورت کا نفل روزہ

عورت کو بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے نفل روزہ رکھنا مکروہ ہے لیکن اگر اسکا شوہر مریض یا روزہ دار یا حج یا عمرہ کے احرام میں ہے تو مکروہ نہیں ہے اور باندی کو بغیر اجازت اپنے مالک کے روزہ رکھنا جائز نہیں۔

اور اگر ان میں سے کسی نے روزہ رکھ لیا تو شوہر کو اختیار ہے توڑ اوے اور یہی حکم مالک کا ہے اور عورت اس روزے کی اس وقت قضاء رکھے جب شوہر اجازت دے یا شوہر سے جدا ہوجائے، اور اگر شوہر مریض یا احرام میں ہو تو اس کو یہ جائز نہیں کہ اپنی بیوی کو نفل روزہ سے منع کرے اور اگر منع کرے تو بھی اس عورت میں نفل روزہ رکھنا جائز ہے۔

(عالمگیری صفحہ ۱۴۲ ج ۲، کتاب الصوم)

عورت کی طرف سے شوہر کا قضا رکھنا

سوال :- اگر کسی عورت کے ماہ رمضان کے روزے قضا رہ جائیں اور اس کا شوہر اسکی طرف سے رکھدے تو درست ہے یا نہیں ؟

جواب :- عورت ہی کو روزے رکھنے چاہئیں شوہر کے رکھنے سے عورت کے روزے ادا نہ ہوں گے۔ (فتاویٰ دار العلوم صفحہ ۴۳۲ ج ۶

بحوالہ باب الحج عن الغیر صفحہ ۳۳۶ ج ۶)

باب (۱۰)

بچوں کے مسائل

اولاد امانت ہے

اولاد انسان کے پاس ایک امانت ہے اسکے سلسلہ میں اس پر بہت سی شرعی اخلاقی، اور قانونی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسان کے اندر شروع ہی سے دینی اور دنیوی ذمہ داریوں کا شعور و احساس تازہ رہے اور والدین اپنے بچوں کی تربیت اسلام کی روشنی میں کریں۔ بچوں پر اگرچہ نماز روزہ فرض نہیں لیکن عادت ڈلوانے کیلئے بچوں سے بھی نماز پڑھوائی جائے اور روزے بھی رکھوائے جائیں، اگر زیادہ نہ رکھوائے جائیں تو ایک دو ہی کافی ہیں۔ کیونکہ آئندہ رمضان میں اس سے زیادہ بھی رکھ سکتا ہے اسی طرح عبادت کرنا عادت بن جائے گا، اور یہی اسلام چاہتا ہے۔ بچہ تازہ شاخ

کی مانند ہوتا ہے جس طرف بھی شروع میں موڑ دیں گے (عادت ڈالدیں گے) مڑ جائے گی۔ بعض عورتیں مامتا میں آکر یہ خیال کرتی ہیں کہ بچّہ کمزور ہو جائیگا صحت پر اثر پڑے گا اور اگر بچّہ اپنے شوق میں روزہ رکھ بھی لیتا ہے تو پھول سا مرجھایا ہوا چہرہ دیکھا نہیں جاتا اور روزہ افطار کرانا چاہتی ہیں، بھلا کوئی ان سے پوچھے، کل جب اللہ کے یہاں روزہ اور احکام الٰہی کی پابندی نہ کرنے پر سخت سے سخت سزا دی جائے گی اور ہولناک عذاب ہوگا اس کو کیسے برداشت کریں گی؟

صحابہ کرامؓ کے بھی بچّے تھے اور وہ بھی اپنے ماں باپ کے چہیتے تھے لیکن ان حضرات کی محبت عقلمندی کے ساتھ تھی، اور وہ حضرات کل کی بڑی مصیبت سے بچنے کیلئے دنیا کی تھوڑی سی دیر کی تکلیف برداشت کرتے تھے، ان کے بچّے جب بھی روزہ رکھنے کے قابل بلکہ پہلے ہی سے روزہ رکھوانے کی کوشش فرماتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے رمضان میں ایک شرابی سے فرمایا تیری خرابی ہو ہمارے بچے (تک) تو روزہ دار ہیں پھر اس کو مارا" (بخاری)

جب تک رمضان کے روزے فرض نہیں ہوئے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن صبح کے وقت اعلان کرا دیتے تھے، جس نے ابھی کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ روزہ رکھ لے، صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں

"یہ اعلان سنکر ہم خود بھی روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی رکھواتے تھے اور ان کو لے کر مسجد کی طرف نکل جاتے تھے۔ اور ان کے لئے رنگین اُون وغیرہ کے کھلونے بنا دیتے تھے، جب کوئی بچّہ کھانے کیلئے روتا تو ہم اس کو کھلونا دے کر بہلا دیتے تھے، اور اسی طرح افطار کا وقت ہو جاتا تھا" (نیل الاوطار صفحہ ۲۰۹ ج ۴)

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بچوں کی کیا عمر ہو گی جو کھیل کھلونے سے

بہل جاتے تھے۔ اور ان بچوں کے والدین پر کیا گزرتی ہوگی۔ لیکن یہ سب کچھ اس لئے برداشت فرماتے تھے کہ ان کے نزدیک بچہ کے دیندار ہونے کی اہمیت آج کل کے احمقانہ لاڈ اور چونچلوں سے زیادہ تھا"

مرتب: رفعت قاسمی

زوال سے پہلے بالغ ہو جانا

اگر کوئی زوال سے پہلے بالغ ہوا اور ابھی تک کچھ کھایا نہیں ہے اور نفل روزہ کی نیت کی اور روزہ ہو جائے گا۔

(عالمگیری پاکستانی اردو صفحہ ۳۶ ج ۲)

بچے میں روزے کی طاقت ہو تو

جب بچہ میں روزے رکھنے کی طاقت ہو تو اس کو روزہ کا حکم کیا جائے اور یہ اس صورت میں ہے کہ جب کہ بچہ کو روزہ رکھنے سے کوئی ضرر نہ ہو اور اگر ضرر ہو تو حکم نہ کیا جائے،

اور جب حکم کیا اور اس نے روزہ نہ رکھا تو اس پر قضا واجب نہیں ہے۔

(عالمگیری صفحہ ۳۶ ج ۲۔ اردو پاکستان)

دس سال کے بچہ کا حکم

ابو حفصؒ سے پوچھا گیا کہ دس برس کے بچہ کو روزہ نہ رکھنے پر کیا ماریں، تو انھوں نے جواب دیا اس میں اختلاف ہے، اور صحیح یہ ہے وہ بمنزلہ نماز کے ہی ہے،

(عالمگیری اردو صفحہ ۳۶ ج ۲)

نابالغ بچے کا روزہ توڑ دینا

سوال:۔ نابالغ بچہ روزہ فاسد کر دے یا اس کے والد رحم کی وجہ سے روزہ کھلوا دے

یا فاسد کر دے تو کیا اس پر قضا یا کفارہ واجب ہے؟

جواب:۔ نابالغ روزہ توڑ دے تو اسکی قضا رکھوانا ضروری نہیں، نماز توڑ دے تو دوبارہ پڑھوانا (جبکہ سمجھدار ہو) واجب ہے، سات سال کا ہو تو پیار اور محبت سے کہا جائے اور اگر دس برس کا ہو تو مار کر نماز پڑھائی جائے

(احسن الفتاویٰ پاکستانی صفحہ ۴۴۳ ج ۴۔ بحوالہ ردالمحتار صفحہ ۱۱۷ ج ۲)

بچے کیلئے روزہ رکھنا بہتر ہے یا پڑھنے میں محنت کرنا؟

سوال:۔ نابالغ طلبا کو رمضان المبارک میں روزہ رکھنا بہتر ہے یا پڑھنے میں محنت کرنا ضروری ہے؟ جب کہ روزے رکھنے سے ان کو ضعف ہوتا ہے، اور وہ تعلیم میں مصروف رہتے ہوں۔

جواب:۔ درمختار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ نابالغ لڑکوں کا حکم روزے کے بارے میں نماز کی طرح ہے کہ سات برس کی عمر میں نماز اور روزہ کا حکم کیا جائے، اور دس سال کی عمر میں مار کر نماز روزہ رکھوایا جائے کہ رمضان میں بچوں سے تحصیل علم کی محنت کم لی جائے، اس وجہ سے مدارس اسلامیہ میں عموماً رمضان شریف کی تعطیل کر دیجاتی ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم صفحہ ۳۹۱ ج ۶)

(بحوالہ ردالمحتار صفحہ ۳۲۶ ج ۲۔ کتاب الصلوٰۃ و صفحہ ۱۴۳ ج ۲ کتاب الصوم)

رمضان میں دن میں بالغ ہو جانا

اگر کوئی دن میں مسلمان ہوئے یا دن میں جوان (بالغ) ہو جائے تو دن میں کھانا پینا درست نہیں ہے اور اگر کچھ کھا لیا تو اس روزہ کی قضا رکھنی بھی اس کو لازم

یا نئے بالغ پر واجب نہیں ہے۔ (بہشتی زیور صی ۱۹ حصہ ۳۔ بحوالہ ہدایہ صی ۲۰۳ ج ۱)

آجکل کی رسمیں

آجکل، لوگوں نے بیاہ، شادی، ولیمہ، ختنہ اور عقیقہ اور ان جیسے اور بہت سے ان کاموں کو جو خالص دین ہیں اپنی بے وقوفی سے انھیں رسم و رواج کے شکنجوں میں کس کر اپنے اوپر مصیبت بنالیا ہے اور آسان سے آسان چیز کو سخت سے سخت اور مشکل سے مشکل کرلیا ہے۔ یہی حال بہت سی جگہوں پر بچوں کے پہلے روزہ کا بھی ہے کہ جب بچہ پہلے پہل کا روزہ رکھتا ہے تو چاہے کوئی کتنا ہی غریب اور تنگدست ہو لیکن قرض لے کر، بھیک مانگ کر کسی نہ کسی طرح بچے کیلئے نئے کپڑے بنائے گا، رشتہ داروں، محلہ داروں، اور کنبہ والوں کو دعوت دے گا۔ اور بہتر سے بہتر کھانے پینے کا انتظام کرے گا اور قسم قسم کے پھل میوے مٹھائیاں بچے کے افطار کے لئے لائے گا، اور ان تمام بکھیڑوں کے ساتھ بچے کا پہلا روزہ پورا ہوگا اور جب تک اتنی ہمت نہ ہو بچہ کا روزہ نہیں رکھا جاسکتا چاہے وہ جوان ہو جائیں، میں نے اپنی آنکھ سے ایسے بچے دیکھے ہیں جو جوان ہو گئے لیکن صرف اس وجہ سے ابھی روزے شروع نہیں کئے کہ والدین کے پاس ابھی اتنی گنجائش نہیں ہے کہ دھوم دھام سے بچے کا پہلا روزہ رکھوا سکیں، لاحول ولا قوۃ!

سچ کہا ہے اقبال مرحوم نے ؎

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ اُمت روایات میں کھو گئی

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو عقل نصیب فرمائے اور ہماری عبادتوں کو رسم و رواج کے شکنجوں سے آزاد کردے،

(آمین)

(رمضان کیا ہے؟) صہ ۱۱۵

باب (۱۱)

مریض کے مسائل

مریض کا نیت کے باوجود افطار کر لینا

سوال :- ایک شخص رمضان شریف میں مریض تھا، بعض دن روزہ رکھتا تھا اور بعض دن افطار کرتا تھا، اتفاقاً، ایک دن روزہ کی نیت کی پھر صبح کی نماز کے بعد افطار کر لیا تو اس صورت میں کیا حکم ہے قضا یا کفارہ؟

جواب :- اس صورت میں اس روزہ کی قضا واجب ہو گی. کفارہ واجب نہ ہوگا کیونکہ وہ پہلے سے مریض تھا لہٰذا اس کو روزہ افطار کرنا جائز تھا.

(فتاویٰ دار العلوم صفحہ ۴۴۲ ج ۶ . بحوالہ رد المحتار صفحہ ۱۰ ج ۲)

روزہ رکھنے کے بعد بیمار ہو جانا

سوال :- ایک شخص روزہ رکھنے کے بعد بیمار ہو گیا اور حالت نازک تھی اگرچہ موت کا خوف نہ تھا. اس حالت میں ڈاکٹر نے دوا پلائی تو کیا یہ شخص گنہگار ہوگا؟ قضا واجب ہے یا کفارہ؟

جواب :- اگر روزہ چھوڑنے کی صورت میں مرض کی شدت یا موت میں اضافہ کا ظنِ غالب ہو تو افطار جائز ہے، صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں، اگر انجکشن سے علاج ہو سکے تو روزہ توڑنا جائز نہیں ہے.

(احسن الفتاویٰ پاکستانی صفحہ ۴۲۳ ج ۴)

⁂

مجبوری میں افطار کا حکم

سوال :- ایک شخص نے بخار میں روزہ رکھا اور تیسرے دن بھی اس نے نیت روزہ کی کرکے روزہ شروع کیا اور بخار کی شدت کی وجہ سے یہ تیسرا روزہ افطار کرنا پڑا۔ اور اس کے بعد دس دن برابر بیمار رہا، اور دس دن روزہ نہ رکھ سکا، شرعاً ایسے شخص پر کفارہ ہے؟ یا قضا؟

جواب :- اس شخص پر قضا صرف اس روزہ کی ہے اور نیز ان روزوں کی جو اس کے بعد افطار کئے (یعنی بیماری کی حالت میں جو روزہ نہیں رکھے تھے) قضاء واجب ہے کیونکہ اس بارہ میں خود روزہ دار مریض کا غلبہ ظن بھی معتبر ہے،

(فتاویٰ دارالعلوم صفحہ ۴۲۲ ج ۶۔ بحوالہ ردالمحتار صفحہ ۱۵۸ ج ۲)

صحتیاب ہونے سے پہلے انتقال ہو جانا

سوال :- ایک شخص فوت ہو گیا اس پر سات دن کی نمازیں مرض کی وجہ سے رہ گئی ہیں اور دو ماہ کے روزے قضاء ہو گئے ہیں، معالج روزہ رکھنے سے منع کرتا ہے، اگر اس کے وارث اسکی طرف سے کفارہ ادا کریں تو کیا حکم ہے؟

جواب :- اگر اس مرض سے صحت نہ ہوئی ہو تو جس میں روزے فوت ہوئے تھے، اور اسی مرض میں انتقال ہو گیا تو ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہے، لہٰذا ان نمازوں کا فدیہ ادا کرنا بھی لازم نہیں ہے، البتہ نمازوں کا فدیہ وارثوں کو ادا کر دینا چاہیئے، اگرچہ میت نے وصیت نہ کی ہو، امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ کفارہ نمازوں کا ہو جائے گا۔

سات دن کی نمازیں ۴۲، بیالیس ہوتی ہیں، وتر کے ساتھ، اور ہر ایک نماز کا فدیہ مثل صدقہ فطر کے پونے دو کلو گیہوں یا اسکی قیمت دینی چاہیئے۔ اور روزوں کا فدیہ اگرچہ واجب نہیں لیکن اگر دیدیا جائے تو کچھ حرج

نہیں ہے میت کو ثواب پہونچ جائے گا اور فدیہ ایک روزہ کا مثل ایک نماز کے ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم صحہ ۳۲۶ ج ۶)

روزہ رکھنے سے نکسیر پھوٹ جانا

سوال :- ایک شخص کو بھوکا رہنے کی وجہ سے نکسیر وغیرہ ہو جاتی ہے ایسی حالت میں وۃ رمضان گذر گئے ہیں اور آئندہ بھی کم امید ہے، تو یہ شخص گزشتہ رمضان کا فدیہ دے یا صحت کا انتظار کرے؟

جواب :- یہ شخص مریض ہے شیخ فانی نہیں ہے، اور مریض کا حکم شریعت میں یہ ہے کہ اگر مرض سے اچھا ہونے کے بعد اتنی مدت اس کو ملے کہ اس میں قضاء کر سکتا ہے تو روزے کی قضاء اس کے ذمہ واجب ہے، ورنہ قضاء بھی نہیں ہے، (فتاویٰ دارالعلوم ج ۳ صحہ ۴۷ قدیم عزیزیہ)

نزلے میں دوا سونگھنا

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام ذیل کی صورت میں نزلہ میں آجکل دوا کھانے پینے کی بجائے وکس (ایک قسم کی دوا ہے جس کے سونگھنے سے اسکی تیزی دماغ میں پہنچتی ہے، جس سے نزلہ ٹھیک ہو جاتا ہے) کا استعمال کرتے ہیں روزہ کی حالت میں جائز ہے یا نہیں۔

والسلام

رضی احمد شمس منزل

محلہ بڑے بھائیان دیوبند۔ ۱۰/۴/۷ ۱۴۰۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب

م ۴۹/۲ ہوالموفق والمعین۔ روزہ کی حالت میں وکس کا استعمال احتیاط کے خلاف ہے اگر اس میں سفوف نہیں ہوتا ہے، تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ جیسے خوشبو عطر وغیرہ

یا گلاب کے پھول سونگھنے سے روزہ نہیں فاسد ہوتا ہے، لانہ کشم الورد ومائہ والمسک لوضوح الفرق بین ھواء تطیب بریح المسک وشبھہ (ردالمحتار)

الجواب صحیح
کفیل الرحمٰن نشاط
نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

واللہ اعلم
محمد ظفیر الدین غفرلہ
مفتی دارالعلوم دیوبند
۲۲ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ

ہیضے اور پیٹ کا مریض

سوال :- مرض ہیضہ پھیلا ہوا تھا، ایک شخص کو قے اور دست آنے لگے وہ روزہ سے تھا جب قے آئی اس شخص نے اور اس کے آس پاس والوں نے یہ سمجھا کہ اب روزہ ٹوٹ گیا۔ مریض نے پانی مانگا اور لوگوں نے پانی پلا دیا۔ اب اس کے ذمہ قضا ہے یا کفارہ بھی؟

(۲) اور اسی طرح ایک شخص کے پیٹ میں درد ہوا، اس کو دوا پلا دی گئی اس پر قضا ہے یا کفارہ؟

جواب :- دونوں کے ذمہ صرف قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔
(کفایت المفتی صفحہ ۲۳۰ ج ۴)

ضعف دماغ کا مریض

سوال :- زید ضعف دماغ کے مرض میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھی مرض رعشہ میں مبتلا ہو جاتا ہے روزہ رکھنے سے مجبوری ہے اور روزہ رکھنے کی حالت میں ملازمت کا کام انجام نہیں دے سکتا ہے، روزہ رکھے؟ یا قضا کرے یا کفارہ دے؟

جواب :- مریض کو روزہ افطار کرنا اسوقت جائز ہوتا ہے کہ زیادتی مرض کا اندیشہ

ہو، اور تکلیف بڑھنے کا خوف ہو، ایسی حالت میں افطار کرنا درست ہے، اور بعد میں قضاء لازم ہے، فدیہ دینا اس کو جائز نہیں ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم صہ ۴۰۷ ج ۶)

دمہ کا مریض

سوال :- زید رمضان شریف میں کھانسی اور دمہ کے مرض میں مبتلا ہے ایک روزہ رکھکر بھی نہیں رکھ سکا، چنانچہ وہ ہی مرض اب بھی ہے، اگر زید ساٹھ؟ مسکینوں کو کھانا کھلادے تو کیا روزوں کی معافی ہو سکتی ہے۔

جواب :- زید مریض بمرض مذکور کے ذمہ قضاء روزوں کی لازم ہے، فدیہ دینا کافی نہیں ہے یعنی قضا اس سے ساقط نہ ہو گی بلکہ جس زمانہ میں وہ مرض نہ ہو، اس وقت قضاء کرے، فدیہ ایک روزہ کا ایک مسکین کو دونوں وقت کھانا کھلانا ہے یا صدقہ فطرہ کی مقدار کی برابر غلہ یا اسکی قیمت دینا ہے مگر یہ فدیہ شیخ فانی (روزہ کی کبھی بھی قوت کی امید نہ ہو) اسکے حق میں درست ہے، دیگر بیماروں کو قضاء روزہ کی کرنا لازم ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صہ ۴۲۳ بحوالہ ردالمحتار صہ ۱۶۰ ج ۲ باب فی العوارض)

روزے میں پیشاب بند ہو جانا

پیشاب بند ہونے کی صورت میں ڈاکٹر مثانے میں نلکی ڈال کر پیشاب کراتے ہیں۔ روزے کی حالت میں ایسی صورت پیش آجائے تو روزے کا کیا حکم ہے بحوالہ جواب عنایت فرمائیں۔

"اس صورت میں روزہ فاسد نہیں ہو گا، اس لئے کہ مثانے اور عضو تناسل کا تعلق پیٹ سے نہیں ہوتا۔

درمختار میں ہے کہ: اَوْ اَقْطَرَ فِیْ اِحْلِیْلِہٖ مَاءً اَوْ دُھْنًا وَاِنْ وَصَلَ اِلَی الْمَثَانَۃِ

علی المذہب (درمختار) ای قول ابی حنیفۃ و محمد معہ فی الظاہر الخ والاظہر انہ لا منفذ لہ وانما یجتمع البول فیہا بالترشیح کذا یقول الاطباء زیلعی الخ فان المثانۃ لا منفذ لہا کما قولہما (رد المحتار) خلاصہ یہ ہے کہ مثانہ میں نلکی ڈالکر پیشاب کرانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ الجواب صحیح کفیل الرحمٰن نشاط نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۶ رجب ۱۴۰۲ھ

واللہ اعلم۔ محمد ظفیر الدین غفرلہ مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۲ رجب ۱۴۰۲ھ

روزے میں انیمہ کرانا

سوال :- پاخانہ بند ہونے کی صورت میں انیمہ کرایا جاتا ہے اس صورت میں روزہ باقی رہے گا یا نہیں۔

جواب :- انیمہ بھی بطور دوا اندر لگاتے ہیں۔ لہٰذا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر اس کی قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں آئیگا۔ درمختار میں ہے کہ او احتقن او استعط الخ قضی فقط (درمختار)

الجواب صحیح کفیل الرحمٰن نشاط نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

واللہ اعلم محمد ظفیر الدین مفتی دارالعلوم ۲۲ رجب ۱۴۰۲ھ

خونی بواسیر کا مریض

سوال :- ایک شخص خونی بواسیر کے مرض میں مبتلا ہے، جب بھی روزہ رکھتا ہے خون آنے لگتا ہے۔ اور مسّے بھی بواسیر کے پھول جاتے ہیں، اور بڑی تکلیف ہوتی ہے روزہ اگر نہ رکھے تو صحیح رہتا ہے اس کیلئے شرعی حکم کیا ہے؟

جواب :- ایسے مریض کو رمضان شریف میں روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے۔ پھر جب تندرست ہو جائے اور روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے اس وقت قضا کرے، فدیہ دینا اس کو کافی نہیں ہے، البتہ ایسے مریض کو جسکا مرض دائمی ہو جائے اور صحت سے ناامید ہو، فدیہ دینا جائز ہے،

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۳۸۴، بحوالہ رد المحتار صفحہ ۱۲۳، بحوالہ رد المحتار صفحہ ۱۲۳ ج ۲)

(فصل فی العوارض)

بواسیر کے مسّوں پر مرہم لگانا

سوال :- اگر روزہ کی حالت میں مقعد (دبر) کے اندر بواسیر کے مسّوں کے زخم

پر مرہم یا تیل انگلی سے لگائے یا اندر سے خوب دھوئے تو روزہ صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ " روزہ اسکا صحیح ہے" مگر احتیاط بہتر ہے" (حاشیہ میں یہ لکھا ہے صورت مسئولہ میں اندر اس حد تک دوا پہنچ جائے یا پانی جہاں سے معدہ اس کو جزب کرلیتا ہے یا وہ خود معدہ میں پہونچ جاتا ہے تو روزہ فاسد ہوگیا اور اسی وجہ سے حضرت مفتی علام نے احتیاط کو بہتر کہا ہے، اس لئے اسکا لحاظ وخیال ہر شخص کیلئے ممکن نہیں، (فتاویٰ دار العلوم صفحہ ۴۱۱ ج ۶ بحوالہ رد المحتار صفحہ ۱۳ ج ۲)

بواسیر کے مسّے باہر نکل آنا

سوال:۔ ایک شخص کو بواسیر کا مرض ہے اجابت کے وقت (پاخانہ کے وقت) بواسیر کے مسّے باہر آجاتے ہیں۔ استنجا کرنے کے بعد دبانے سے اندر جاتے ہیں، ہاتھ کو پانی سے تر کرکے مسّوں کو، یا خواہ مسّوں کو تر کرکے دبایا جائے، اور مسّوں کا اندر جانا کسی وقت غیر ممکن اور کسی وقت سخت دشواری کا باعث اور تکلیف دہ ہوتا ہے، اور بعض مرتبہ تو اسطرح سے دبانے سے خون بھی جاری ہو جاتا ہے، سوال یہ ہے کہ اس طرح کرنے سے روزہ باقی رہے گا یا نہیں؟

جواب:۔ ایسی حالت میں روزہ اس کا قائم رہیگا روزہ میں کسی طرح کا نقصان نہ آئے گا اسلئے کہ مسّوں کی جگہ جو کنارہ دبر ہے اس جگہ پانی پہونچنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، نہ معذور کا اور نہ غیر معذور کا،

جواب دوم:۔ روزہ کی حالت میں ہاتھ کو پانی سے تر کرکے مسّوں کو دبانا یا طہارت مسّوں کی پانی سے کرکے مسّوں کو دبانا مفسد روزہ نہیں ہے اس لئے کہ جو رطوبت پانی کی مسّوں پر رہ جاتی ہے۔ اور مسّوں کے ساتھ جوف میں داخل ہوگی اس سے احتراز ممکن نہیں خصوصاً مریضِ بواسیرِ شدید کو،

اور جو اس قسم کی چیز جوف میں داخل ہو جس سے احتراز (بچنا) ممکن نہ ہو وہ ناقص روزہ نہیں ہوتی ہے جیسے کہ پانی کی رطوبت کلی کرنے کے بعد رہ جاتی ہے

اس لئے باوجود رطوبت مسوں کے زیادہ ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صہ۴۴)
بواسیری مسے موضع حقنہ سے بہت نیچے ہوتے ہیں، اور براہِ مقعد داخل ہونے والی چیز جب تک موضع حقنہ تک نہ پہنچے مفسد نہیں، لہٰذا مسوں کو پانی سے تر کر کے چڑھانے سے اور مسوں پر دوا لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ کا پخ کو تر کر کے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے یہ موضع حقنہ تک پہونچ جاتی ہے۔ (احسن الفتاویٰ ج ۴ صہ۴۳۴)

بے ہوش اور پاگل کا حکم

اگر ماہ رمضان میں کسی دن جنون لاحق ہوگیا یا پہلے سے جنون طاری تھا اور ماہ رمضان میں کسی دن افاقہ ہوگیا تو اس روزے کی قضا واجب ہے ہاں اگر پورے دن یا اس سے زیادہ عرصہ تک حالتِ جنون طاری رہے تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔ بخلاف اس کے جس کو بے ہوشی لاحق ہو اس پر روزہ کی قضا واجب ہے خواہ بے ہوشی کتنے ہی عرصہ تک رہی ہو۔
نشہ میں ڈوبے ہوئے اور سوئے ہوئے پڑے کا وہی حکم ہے جو بے ہوشی کا ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کہ کوئی نشہ میں عادی ہو یا نہ ہو۔
(کتاب الفقہ ج ۱ ک صہ۵۵۵)

ذیابیطس (شکر) کا مریض

سوال :- زید کئی سال سے ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہے، جسکی وجہ سے کمزوری ہوجاتی ہے اور نقاہت بھی، روزہ رکھنا دشوار ہے خصوصاً سخت گرمی میں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب :- ایسے مریض پر کہ وہ روزہ نہ رکھ سکے ضعف کی وجہ سے یا مرض کی وجہ سے افطار کرنا یعنی روزہ نہ رکھنا رمضان شریف میں درست ہے لیکن جب تک

توقع صحت کی ہو، فدیہ دینا کافی نہیں، بلکہ صحت کے بعد قضا لازم ہے اور پھر اگر صحت کی امید نہ رہے اور مرض کا ازالہ نہ ہو تو ان روزوں کا فدیہ دیدے اور ہر ایک روزے کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۴۰۲ بحوالہ رد المحتار فصل فی العوارض صفحہ ۱۵۹ ج ۲)

ٹی۔ بی (تپ دق) کا مریض

ہمارے گاؤں میں ٹی۔ بی کا مریض ہے کم و بیش چھ ماہ سے زیر علاج ہے، اس سے قبل ایکسرے لیا گیا تھا جس میں پھیپھڑے میں خرابی بتائی گئی ہے اور دوسرا ایکسرے چار ماہ بعد لیا گیا تھا۔ اس میں دس بارہ آنہ فائدہ معلوم ہوا ہے دوا جاری ہے، حکیم صاحب کا کہنا ہے کہ روزہ نہ رکھے، شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب:- ٹی۔ بی کے مریض کو نقصان پہونچنے کے اندیشہ کی وجہ سے جناب حکیم صاحب روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تو اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ وہ خود عالم ہیں اور حاذق حکیم ہیں انکی رائے معتبر ہے بعد صحت قضا رکھے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ صفحہ ۳۹)

بیماری کے بعد ضعف باقی رہنا

اگر بیماری سے اچھا ہو جائے لیکن ابھی کمزوری باقی ہے اور یہ غالب گمان ہے کہ اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار پڑ جائے گا تب بھی نہ رکھنا جائز ہے۔

(در مختار ج ۱ صفحہ ۱۵۳)

گھوڑے پر بیٹھنے سے منی خارج ہو جانا

سوال:- ایک شخص کو بعض اوقات یہ بات پیش آتی ہے کہ جس وقت گھوڑے پر سوار ہو کر دوڑتا ہے تو شرمگاہ حرکت کر کے منی کود کر خارج ہو جاتی ہے، حسب

اتفاق ایک روز رمضان میں گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا تھا یہ واقعہ پیش آ گیا اس بارے میں جو شرعی حکم ہو مطلع فرمائیں کیا کفارہ ہوگا یا قضاء؟

جواب:۔ اس پر نہ قضاء ہے اور نہ کفارہ بلکہ اس کا روزہ صحیح اور باقی ہے۔

درمختار میں ہے سوچ بچار سے احتلام یا انزال ہو جائے یا جاندار کی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا پیار کیا انزال ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(امداد الفتاوی صفحہ ۱۴۰ ج ایک)

روزے میں ٹیکہ لگوانا

سوال:۔ اگر روزہ کی حالت میں ٹیکہ لگایا جائے جو کہ بازو میں یا کسی جگہ بدن میں لگایا جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے، کیا روزہ فاسد ہو جائے گا۔؟

جواب:۔ اس سے روزہ ہو جاتا ہے، فاسد نہیں ہوتا۔

(فتاوی دار العلوم صفحہ ۴۰۷ ج ۶ بحوالہ البدائع الصنائع ج ۲ صفحہ ۹۳)

روزے میں انجکشن لگوانا، گلوکوز اور خون چڑھوانا

انجکشن کے ذریعہ جو چیزیں جسم میں داخل کی جاتی ہیں وہ عموماً رگوں کے واسطہ سے قلب اور دماغ یا معدہ تک پہونچتی ہیں اور ایک ایسی راہ سے گذرتی ہیں جو اس کی حقیقی راہ اور فقہاء کی زبان میں منفذ نہیں ہے، کتب فقہہ کی مختلف نظائر کو سامنے رکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ فقہاء ایسی صورتوں کو مفسد صوم قرار نہیں دیتے ہیں، مثلاً زخم دو قسم کے ہیں جس میں دوا ڈالنے کو مفسد صوم (روزہ) قرار دیا ہے۔

(۱) ایک آمہ، دوسرے جائفہ۔

آمہ سر کے اس گہرے زخم کو کہتے ہیں جو اصل دماغ تک پہونچ گیا ہو، اور اس کے ذریعہ دوا بھی وہاں تک پہونچ جاتی ہو

(۲) جائفہ، پیٹ کے اس زخم کو کہتے ہیں جو معدہ تک گہرا ہو، اور اس کے ذریعہ دوائیں پیٹ تک پہونچ جاتی ہوں، اس طرح گویا یہ زخم معدہ اور دماغ تک پہونچنے کیلئے بلاواسطہ راہ اور منفذ پیدا کر دیتے ہیں، اس میں دوا ڈالنا مفسد صوم ہے، اس کے برخلاف دوسرے زخموں پر دوا ڈالنا مفسد صوم نہیں ہے، چاہے وہ کوئی بھی زخم ہو، حالانکہ کوئی بھی زخم ہو جو جسم کے اندرونی حد تک پہونچا ہو، اس میں ڈالی گئی دوائیں بالواسطہ معدہ تک یا دماغ تک پہونچ ہی جاتی ہیں۔ مگر اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

ہدایہ جلد اول صفحہ ۲۰۰ مفسدات صوم میں ہے،

اگر پیٹ یا دماغ کے اندر پہونچے ہوئے زخم کا دوا کے ذریعہ علاج کرے پھر دوا پیٹ یا دماغ کے اندر تک پہونچ جائے تو امام اعظم کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائیگا اور ایسی طرح مرطوب دوا ہی پہونچ سکتی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ انجکشن کے ذریعہ چاہے خون پہونچایا جائے یا دوا مفسد صوم نہ ہوگا، چونکہ گلوکوز وغیرہ کی نوعیت بھی یہ ہی ہوتی ہے کہ رگوں کے واسطے سے پہونچایا جاتا ہے، معدہ یا دماغ کے کسی منفذ کے ذریعہ نہیں پہونچایا جاتا ہے اس لئے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (جدید فقہی مسائل ج ایک ص۹۹)

انجکشن کے بارے میں علمائے دیوبند کا فتویٰ!

یہ ظاہر ہے کہ انجکشن کا طریقہ عہد رسالت ﷺ میں موجود نہ تھا اور نہ ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کے زمانہ میں، اسلئے اس کا حکم نہ حدیث میں مل سکتا ہے اور نہ ائمہ دین کے زمانہ میں، اس لئے فقہی اصول و قواعد و نظائر پر قیاس کر کے ہی اس کا حکم شرعی معلوم کیا جا سکتا ہے، سو اسکی واضح مثال یہ ہے کہ اگر کسی کو بچھو یا سانپ کاٹ لے تو مشاہدہ ہے کہ زہر بدن کے اندر جاتا ہے، سانپ کا زہر اکثر دماغ پر ہی اثر انداز ہو جاتا ہے، اور بعض جانوروں کے کاٹنے سے بدن پھول جاتا۔ الخ

جس سے زہر اندر جانا یقینی ہو جاتا ہے مگر کسی دنیا کے فقہی عالم نے اسکو مفسد صوم قرار نہیں دیا، یہ انجکشن کی واضح مثال ہے بلکہ سنا گیا ہے کہ انجکشن کی ایجاد اسی طرح ہوئی ہے کہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے تجربہ کرتے کرتے اس نتیجہ پر پہونچے کہ دوا کا فوری اثر اس طرح بدن میں پہونچایا جا سکتا ہے۔

سانپ بچھو اور دوسرے زہریلے جانوروں کے کاٹنے کو کسی نے مفسد صوم قرار نہیں دیا ہے اسکی وجہ وہی ہو سکتی ہے جو ہدایہ کی عبارت سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

اول یہ کہ کسی چیز کا بدن کے کسی حصہ میں داخل ہونا مطلقاً روزہ کو فاسد نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے دو شرطیں ہیں۔

(۱) اول یہ کہ وہ چیز جو جوف معدہ یا دماغ میں پہنچ جائے۔

(۲) دوسرے یہ کہ یہ پہونچنا بھی منفذ اصلی کے راستہ سے ہو۔ اگر کوئی چیز منفذ اصلی کے علاوہ کسی دوسرے کیمیائی طریق سے جوف معدہ یا دماغ میں پہونچائی جائے وہ بھی مفسد روزہ نہیں انجکشن کے ذریعہ بلاشبہ دوا یا اس کا اثر پورے بدن کے ہر حصے میں پہنچ جاتا ہے مگر یہ پہونچنا منفذ اصلی کے راستے سے نہیں بلکہ رگوں کے راستہ سے۔ یہ راستہ منفذ اصلی نہیں ہے، اس لئے گرمی کے موسم میں کوئی شخص اگر ٹھنڈے پانی سے غسل کرتا ہے تو پیاس کم ہو جاتی ہے، کیونکہ کے اجزا مسامات کے راستہ سے اندر جاتے ہیں مگر اسکو کسی نے مفسد صوم نہیں قرار دیا اس سے یہ شبہ بھی دور ہو گیا کہ گلوکوز وغیرہ کے انجکشن ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ بدن کو غذا جیسی قوت پہنچ جاتی ہے اس لئے اس کا حکم غذا کا سا ہونا چاہیئے تھا۔ جواب واضح ہے کہ قوت پہونچنا مطلقاً مفسد نہیں ہے جیسے ٹھنڈک پہونچانا مفسد نہیں بلکہ منفذ اصلی کے راستہ کسی چیز کا جوف معدہ یا دماغ میں پہونچنا مفسد ہے وہ انجکشن میں نہیں پایا جاتا اگرچہ قوت اس سے پہونچ جائے۔

الجواب صحیح — بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ — حسین احمد غفرلہ، مدرس دارالعلوم دیوبند

اشرف علی تھانوی — ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ — محمد اعزاز علی غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند

بندہ اصغر حسین عفی عنہ مدرس دارالعلوم دیوبند — الات جدیدہ کے شرعی احکام
بحوالہ بدائع صنائع ج۲ صفحہ ۹۳

روزہ اس چیز سے فاسد ہوتا ہے جو کسی منفذ کے ذریعہ معدہ یا دماغ میں پہونچ جائے۔ انجکشن سے دوا بذریعہ منفذ نہیں جاتی، بلکہ عروق اور مسامات کے ذریعہ معدہ میں پہونچتی ہے لہذا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

احسن الفتاوی رحیمیہ ج۲ ص ۲۲۴

بذریعہ انجکشن جسم میں دوا یا غذا پہنچانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ فتاوی رحیمیہ ج۲ ص ۳۹

کتے کے کاٹے کا انجکشن

جس انجکشن کے ذریعہ بعینہ دوا جوف معدہ میں پہنچادی جائے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، پاگل کتے کے کاٹنے کے انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ (محمد رفعت قاسمی غفرلہ)

انجکشن کی حقیقت

انجکشن کے متعلق جہانتک تحقیق کی گئی ہے یہ معلوم ہوا کہ اسمیں بذریعہ مسامات کے دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے اسلئے ناقض روزہ نہیں، ناقص صوم وہ ہے جو بذریعہ کسی منفذ کے بدن کے اندر پہونچے نہ بذریعہ مسامات، اور داخل بدن میں دوا کا اثر پہونچ جانے سے فساد روزہ لازم نہیں آتا ہے جیسے غسل کا اثر زہریلے جانور کے کاٹنے کا اثر بدن کے اندر سرایت کرجاتا ہے مگر بالاتفاق مفسد روزہ نہیں، اسیطرح انجکشن بھی مفسد روزہ نہیں۔ (نوٹ) اس مسئلہ کی تحقیق احقر کے رسالہ المقالات المفیدہ فی الات جدیدہ میں مذکور ہے۔ (بندہ محمد شفیع۔ فتاوی دارالعلوم قدیم ج۳ صفحہ ۹۶)

مریض کے روزے کی قضاء کا حکم

اگر کسی شہر کے لوگوں نے رمضان کا چاند دیکھکر ۲۹ روزے رکھے اور ان میں بعض مریض تھے انھوں نے روزہ نہیں رکھے تو ان پر ۳۰ تیس دن کی قضاء لازم ہوگی۔ اور اگر مریض کو شہر والوں کا حال معلوم نہ ہوا تو وہ ۳۰ دن کے روزوں کی قضا کرے تاکہ یقیناً واجب ادا ہوجائے۔ (فتاوی عالمگیری اردو پاکستانی ج۲ صفحہ ۱۱)

صحت کے بعد غروب تک کھانا پینا

سوال:- ہندہ کے روزہ کی حالت میں پیٹ میں شدید درد ہوگیا دوا استعمال کی آرام ہوگیا، تو غروب تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے یا مستحب؟

جواب:- واجب ہے جس طرح سے مسافر، حائضہ ونفاس والی اور مجنون وغیرہ کو جب افاقہ ہوجائے شام تک کھانے پینے سے روکے رہنا روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ (احسن الفتاویٰ پاکستانی ج۴ صفحہ ۴۳۲)

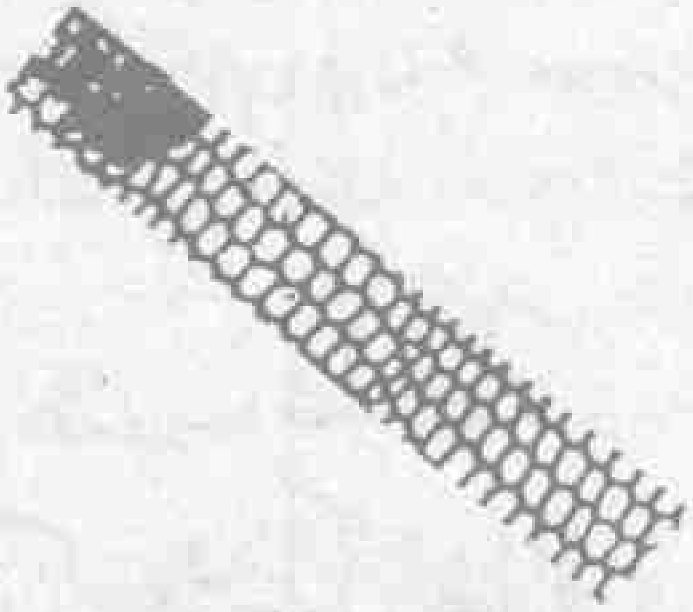

باب (۱۲)

مسافر کے مسائل

سفر کی تعریف

سفر خواہ جائز ہو یا ناجائز، یا بے مشقت ہو جیسے ریل وغیرہ کا، یا مشقت جیسے پیدل کا، گھوڑے وغیرہ کی سواری پر، ہر حال میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، مگر بے مشقت سفر میں مستحب یہی ہے کہ روزہ رکھ لے۔ ہاں اگر چند لوگ اس کے ہمراہ ہوں اور وہ روزہ نہ رکھیں اور تنہا اس کے روزہ رکھنے میں کھانے وغیرہ کے انتظام میں ان لوگوں کو تکلیف ہو تو پھر اگر مشقت بھی نہ ہو تب بھی نہ رکھے،

(علم الفقہ حصہ سوم صفحہ ۲۵)

سفر میں روزہ رکھنا درست ہے، اور ثواب ہے، البتہ اگر نہ رکھے تو رخصت (اجازت) ہے اور سفر کی مقدار اڑتالیس ۴۸ میل ہونا ضروری ہے،

(قدیم فتاویٰ دارالعلوم ج ۳ ص ۲۳)

کیا روزے میں بھی قصر ہے؟

سوال:۔ جس طرح نماز میں قصر ہے کیا اسی طرح روزے میں بھی قصر ہے یا نہیں؟ یعنی اگر سفر میں پوری نماز پڑھے تو گنہگار ہوگا۔ کیونکہ کفرانِ نعمت ہے کیا یہ حکم روزوں سے متعلق بھی ہے۔؟

جواب:۔ روزہ کیلئے سفر میں یہ حکم ہے بعد میں قضاء ان روزوں کی کرے جو سفر میں نہ رکھے ہوں فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

(سورہ بقر پارہ ۲ رکوع ۷ چھ)

نماز کیلئے حدیث شریف میں یہ حکم آگیا ہے کہ اس تخفیف (کمی) کو قبول کرو لہٰذا امام اعظمؒ اس امر کو وجوب کیلئے لیتے ہیں، کہ قصر کرنا نماز میں ضروری فرماتے ہیں، روزہ کیلئے نص سے اختیار ثابت ہوتا ہے کہ چاہے رکھو یا ہو تو پھر قضا کرلو، اگر سفر سہولت کا ہے اور روزہ میں کچھ دشواری نہیں ہے تو روزہ رکھنا بہتر ہے، جیسا کہ فرمایا گیا ہے" وَاَنْ تصوموا خیرالکم" (سورہ بقرہ رکوع ۲ پ)

پس معلوم ہوا سفر میں بحالت عدم مشقت روزہ نہ رکھنے کی فضیلت اور خیریت خود اللہ تعالےٰ نے فرمادی ہے اور نماز میں قصر نہ کرنے میں کفرانِ نعمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی حکم خداتعالےٰ ہی کا ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۲ ۶ صحہ ۲۲/۴۰۶ بحوالہ ردالمحتار فصل فی العوارض صحہ ۱۶۰/۲ ج)

حالتِ تردد میں روزہ

سوال:- جو لوگ تردد میں قصر نماز پڑھتے ہیں ان کو رمضان شریف میں روزہ قضاء کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب:- مسافر کو جب تک وہ کسی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت نہ کرے اور تردد میں ہو، نماز قصر کرنا چاہیئے اور روزہ کو بھی افطار کرسکتا ہے بعد میں قضاء کرے۔

غرض جس حالت میں نماز قصر جائز ہے روزہ کا افطار کرنا بھی درست ہے

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ۲ صحہ ۴۰۵ بحوالہ ردالمحتار ج ۲ صحہ ۱۵۸ فصل فی العوارض)

ایک دن کا سفر

سوال:- ایک روز کے سفر میں بھی قضاء کرسکتا ہے یا تین ہی دن کے سفر میں قضاء کرسکتا ہے۔

جواب :- ۴۸ میل کا سفر ہو جب ہی روزہ افطار کرنا درست ہے اس سے کم کے سفر میں روزہ افطار کرنا درست نہیں ہے
(فتاویٰ دارالعلوم صفحہ ۴۷۳ ج (۶) بحوالہ ردالمحتار ج ۲ صفحہ ۱۵۸ فصل فی العوارض)

پندرہ دن کی نیت کا حکم

اگر راستہ میں پندرہ دن رہنے کی نیت سے ٹھہر گئے تو اب روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے کیونکہ شرع سے اب وہ مسافر نہیں ہے البتہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی ہو تو روزہ نہ رکھنا درست ہے۔
(بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۱۹ بحوالہ شامی ج ۲ صفحہ ۱۲۸)

صبح صادق کے بعد سفر کرنا

سوال :- زید کا دن میں سفر میں جانے کا ارادہ ہے تو اگر وہ سحری کھالے مگر روزہ کی نیت نہ کرے تو جائز ہے یا نہیں ؟
جواب :- جو شخص صبح کے وقت سفر میں نہ ہو اس کیلئے روزہ چھوڑنا جائز نہیں اگرچہ دن میں سفر کا پختہ ارادہ ہو۔ (احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ صفحہ ۴۴۷)

دوپہر سے پہلے ہی گھر پہونچ جانا

سفر میں روزہ نہ رکھنے کا ارادہ تھا لیکن دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی (زوال) سے اپنے گھر پہونچ جائے یا ایسے وقت میں پندرہ دن کی نیت سے کہیں رہنا پڑے اور اب تک کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو اب روزہ کی نیت کرلے۔
(بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۱۵ بحوالہ ہدایہ ج ۱ صفحہ ۲۰۳)

اگر کوئی مقیم رمضان میں روزہ کی نیت کے بعد سفر کرے تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے لیکن اگر اس روزہ کو فاسد کر دے تو کفارہ نہ ہوگا، اسی طرح

اگر کوئی مسافر نصف نہار (دوپہر) سے پہلے مقیم ہو جائے اور ابھی تک کوئی فعل روزہ کے خلاف نہیں ہوا مثلاً کھانے پینے وغیرہ کے اس سے صادر نہ ہوا ہو تو بھی روزہ رکھنا ضروری ہے، لیکن اگر فاسد کر دے تو کفارہ نہ دینا پڑے گا۔

(علم الفقہ حصہ سوم صفحہ ۳۵)

روزہ دار مسافر کا روزہ فاسد کر دینا

اگر کوئی مقیم روزہ کی نیت کرنے کے بعد مسافر بن جائے تھوڑی دور جا کر کسی بھولی ہوئی چیز کو لینے کیلئے اپنے گھر واپس آئے اور وہاں پہونچ کر روزہ کو فاسد کر دے تو اس کو کفارہ دینا ہوگا اس لئے کہ اس پر اس وقت مسافر کا اطلاق نہ تھا، گو وہ ٹھہرنے کی نیت سے نہ گیا ہو، اور نہ وہاں ٹھہرا۔ (علم الفقہ حصہ سوم صفحہ ۳۶)

روزے سے بچکر سفر کرنا

سوال:۔ اگر روزہ سے بچکر حیلہ سفر یا مرض وغیرہ کر کے روزہ قضا کرے، تو کیسا ہے؟

جواب:۔ مسافر شرعی اور مریض کو افطار کرنا درست ہے، اور حیلہ کرنا مذموم اور قبیح ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ج ۶ صفحہ ۴۹۲ بحوالہ رد المحتار ج ۲ صفحہ ۱۵۰ فصل فی العوارض)

مسافر کا روزہ رکھکر توڑ دینا

سوال:۔ زید نے سفر میں روزہ کی نیت کی مگر بعد میں نیت بدل دی اور کھا پی لیا۔ تو کیا گنہگار ہوگا؟

جواب:۔ کفارہ نہیں، البتہ روزہ رکھنے کے بعد سفر شروع کرنا وجوب کفارہ میں اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ اس صورت میں بھی کفارہ واجب نہیں۔

(احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ صفحہ ۴۴۴ بحوالہ رد المحتار ج ۲ صفحہ ۱۳۳)

کیا سفر میں آنحضرتؐ نے روزہ رکھکر توڑ دیا تھا؟

سوال :- حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر کیحالت میں روزہ توڑا تھا اور اپنے رفقاء (صحابہؓ) سے افطار کرایا تھا۔ کیا یہ بات مستند ہے؟

جواب :- ہاں سفر کی حالت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے روزہ کے افطار کا واقعہ صحیح اور مستند ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) رمضان شریف میں مدینہ سے مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہوئے تو راستہ میں مقام عسفان پر پانی منگوایا اور صحابہؓ کو بتاکر افطار فرمایا۔ پھر مکہ پہنچنے تک روزہ نہ رکھا۔

یہ اپنی مرضی پر ہے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔ دوسری روایتوں میں یہ بھی تصریح ہے کہ روزہ کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کی حالت دگرگوں تھی، اس لئے آپؐ نے ایسا کیا۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں بعض اصحاب نے افطار نہیں کیا تھا۔ جب آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر کی گئی تو آپؐ نے (باندازِ خفگی) فرمایا کہ یہ نافرمان ہیں، کیونکہ آپؐ نے رخصت پر عمل کیا اور آپؐ کی خواہش تھی کہ سب رخصت پر عمل کریں خصوصاً اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کیلئے تشریف لے جارہے تھے، یہ سفر جہاد کیلئے تھا، بہرحال کچھ صاحبان نے عمل نہیں کیا تو آپؐ کو ناگواری ہوئی، ایک روایت میں ہے کہ ایک سفر میں ایک صحابی کی حالت بہت خراب ہوگئی صحابہ جمع ہوکر اسکی خدمت کرنے لگے، اسپر سایہ کا انتظام کیا گیا یہ دیکھکر "آپؐ نے فرمایا سفر میں (جان پر ظلم کرکے) روزہ ہی کوئی نیکی نہیں ہے"

ان احادیث کی روشنی میں فقہاء کرامؒ فرماتے ہیں سفر کی حالت میں روزہ

رکھنا ضروری اور واجب نہیں ہے، اگر رکھا تو عزیمت پر عمل کیا، اور نہ رکھا تو رخصت پر عمل ہوا۔

اگر روزہ رکھنے سے طبیعت خراب نہ ہونے یا تکلیف پہونچنے کا ڈر نہ ہو تو رکھ لینا بہتر ہے، اگر اسکو یا اسکے ساتھیوں کو نقصان یا تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا بہتر ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ج ۲ صفحہ ۳۰ بحوالہ ردالمختار ج ۲ صفحہ ۱۶۰ و مسلم شریف صفحہ ۳۵۶)

سفر میں لُو کی وجہ سے روزہ توڑ دینا

سوال :- اگر کسی شخص کو ماہ رمضان میں ایسا سفر پیش آئے جس سے وہ شرعاً مسافر نہیں ہو سکتا اس وجہ سے روزہ کی حالت میں سفر کرے، اور دوپہر کو سخت دھوپ اور لو کی وجہ سے بے برداشت ہو کر روزہ توڑ دے تو اس پر قضا ہے یا کفارہ بھی لازم آئے گا؟

جواب :- اس صورت میں اس شخص پر کفارہ لازم نہ ہوگا صرف قضاء لازم ہوگی۔
(فتاوی دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۴۴۴ بحوالہ ردالمختار ج ۲ صفحہ ۱۵۸ فصل فی العوارض)

پیاس کی شدت یا سفر کی وجہ سے روزہ توڑ دینا

سوال :- روزہ دار شدید پیاس کی وجہ سے روزہ توڑ دے یا سفر میں روزہ توڑ دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔؟

جواب :- پیاس اگر ایسی شدید ہے کہ اس میں مر جانے کا اندیشہ ہے یا عقل کے جاتے رہنے کا خوف ہے تو اس حال میں قضاء لازم ہے۔

اسی طرح سفر میں بروز سفر روزہ توڑنا نہ چاہیئے لیکن اگر توڑ دیا تو قضاء لازم ہے۔ (فتاوی دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۴۴۴ بحوالہ ردالمختار ج ۲ صفحہ ۱۵۸)

مسافر کا فدیہ دینا

سوال :- مسافر نے سفر میں چند روزے نہیں رکھے اور فدیہ دیدیا تو کیا یہ

درست ہے؟

جواب :- ان روزوں کی بعد میں قضا کرنا ضروری ہے، فدیہ کافی نہیں ہے جیسا کہ آیت قرآنی میں ہے " فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَر" سے ثابت ہے " (پارہ ۲، سورہ بقرہ رکوع ۶ چھ فتاویٰ دارالعلوم صفحہ ۴۹۳ ج ۶)

سفر میں فوت شدہ روزوں کا حکم

سوال :- سفر کی حالت میں فوت شدہ روزوں کی قضا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب :- ہاں قضاء کا وقت ملے تو قضاء رکھنا ضروری ہے اور نہ رکھے تو فدیہ دینے کی وصیت لازم ہے، بشرطیکہ مال چھوڑ گیا ہو اور سفر کی حالت میں مر گیا ہو یا مقیم ہو کر مرا لیکن قضا کا وقت نہیں ملا تو فدیہ دینے کی وصیت لازم نہیں، اگر چند روزے قضاء رکھنے کا وقت ملا تو اتنے روزوں کی قضا لازم ہے اگر قضا نہ کر سکا تو ان دنوں کے فدیہ دینے کی وصیت ضروری ہے، مثلاً سفر کی حالت میں دس دن روزے فوت ہو گئے اور پانچ روزہ رکھنے کا وقت ملا لیکن قضا نہیں کی تو ان پانچ روزوں کے فدیہ کی وصیت لازم ہے اس سے زائد کی نہیں، (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ صفحہ ۲۴۳ بحوالہ شامی ج ۲ صفحہ ۱۶۰)

اگر مسافر سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض صحت یاب ہونے کے بعد اتنا وقت نہ پائے جس میں قضا شدہ روزے ادا کرلے تو اس کے ذمہ قضا لازم نہیں سفر سے لوٹنے یا بیماری سے صحت یاب ہونے کے بعد جتنے دن بھی ملیں، اتنے ہی کی قضا لازم ہوگی۔ (جواہر الفقہ ج ۱ صفحہ ۳۸۱)

چھٹے ہوئے روزے رکھنے کا موقع نہیں ملا

سوال :- مرض، یا حیض و نفاس کی وجہ سے روزے چھوٹ گئے قضاء رکھنے سے پہلے ہی انتقال ہو گیا تو کیا گناہ ہوگا؟

جواب :- اگر قضا کرنے کا وقت ہی نہیں ملا تو یہ روزے معاف ہیں اور اگر حالتِ اقامت، صحت اور طہارت میں قضا رکھنے کا موقع مل گیا ہو تو ترکہ سے فدیہ ادا کرنا وصیت کرنا واجب ہے،

(احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ صفحہ ۴۴۸ بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۷)

روزے دار مسافر کا سفر میں انتقال ہو جانا

سوال :- ایک شخص رمضان شریف میں مسافر ہوا، اور وہ روزے سے نہیں تھا اور وہ انتقال کر گیا، اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب :- اس کے ذمہ قضا روزہ کی لازم نہیں ہوئی اور فدیہ یا فدیہ کی وصیت بھی لازم نہیں ہوئی۔ (فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۴۳۲ بحوالہ درمختار ج ۲ صفحہ ۱۹۰)

رمضان کے روزے اگر کسی مجبوری شرعی کی وجہ سے چھوٹے تھے اور ابھی وہ مجبوری ختم نہیں ہوئی تھی کہ دنیا سے کوچ (انتقال) کر گیا تو اس پر کوئی شرعی مطالبہ نہیں ہے، کیونکہ اس کو ادا کرنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ ہاں اگر موقع مل گیا تھا مگر اسنے سستی کر کے روزوں کی قضا نہیں کی تو یہ فریضہ اس کے ذمہ واجب رہا خدا کے یہاں پکڑ ہو گی، اور اگر سفر یا مرض کی وجہ سے دس روزے رہ گئے تھے اور پھر اس سفر یا مرض سے فارغ ہو کر پانچ دن زندہ رہا اور روزے شروع نہیں کئے تھے تو پانچ ہی دن قضا اس کے ذمہ واجب رہی، کیوں کہ اس کو اتنا ہی وقت ملا۔

اب اس کے رشتہ داروں اور متعلقین کو چاہیئے کہ روزوں کا فدیہ دیدیں، اس کے ذمہ سے روزوں ادا ہو جائیں گے، اور اگر وہ شخص مال، چھوڑ کر مرا ہے اور فدیہ دینے کی وصیت بھی کر گیا تو وارثوں کے اوپر فدیہ دینا واجب اور ضروری ہے، اور اگر وصیت کی لیکن مال نہیں چھوڑا یا اتنا کم ہے کہ ایک تہائی حصتے ہیں اس کے روزوں کا بدلہ پورا نہیں ہوتا۔ یا

مال تو کافی چھوڑا مگر وصیت نہیں کی تو ان سب صورتوں میں وارثوں پر اسکے روزوں کا فدیہ دینا واجب نہیں ہے۔

مگر مرنے والے کے ساتھ ہمدردی اور تعلق اس میں ہی ہے کہ اس کی آخرت کی بھلائی کی نیت سے دیدینا اچھا ہے۔

مرنے والے کی طرف سے اس کے رشتہ دار یا ملنے والے فدیہ تو دے سکتے ہیں۔ لیکن اسکی طرف سے نماز یا روزہ کی قضا نہیں کر سکتے ہیں۔

مرتب
محمد رفعت قاسمی

تمام شد

باب (۱۳)

متفرق مسائل

رمضان میں اعلانیہ کھانا پینا

سوال:۔ رمضان المبارک میں جو بلا عذر روزہ نہ رکھے اور اعلانیہ طور پر کھائے پیئے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ ایسا شخص فاسق اور اسلامی شعار سے توہین کرنے والا ہے، خلیفہ ہو تو ایسے بے باک اور بے حیا کو قتل کی سزا دے۔ درمختار میں ہے کہ اگر کوئی بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھے اور بالقصد اعلانیہ کھائے پیئے تو خلیفہ اسلام کے حکم سے قتل کر دیا جائے گا۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ صفحہ ۱۰۴ بحوالہ شامی ج ایک صفحہ ۱۵۱)

گرمیوں میں دن بڑا ہونے کی وجہ سے روزے کا فدیہ

سوال:۔ موسم گرما میں جبکہ اٹھارہ گھنٹے روزہ رکھنا پڑے تو کیا روزہ کے بدلہ کفارہ اناج دیا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ روزہ ہی رکھے، فدیہ دینا بلا عذر کے صحیح نہیں ہے، اگر کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے رمضان شریف میں روزہ نہ رکھا تو قضا اس کی بعد میں کرے فدیہ اسکو بھی دینا جائز نہیں۔ فدیہ خاص شیخ فانی وہ بوڑھا ہے جو کسی طرح روزہ نہ رکھ سکے۔ (فتاویٰ دارالعلوم قدیم ج ۶ عزیز الفتاویٰ ج ۳ صفحہ ۶۲)

شیخ فانی اس مرد اور عورت کو کہتے ہیں جو زندگی کے آخری اسٹیج پر پہونچ چکے ہوں، ادائے گی فرض سے قطعاً مجبور اور عاجز ہوں اور جسمانی طاقت قوت وغیرہ روز بروز گھٹتی چلی جارہی ہو، یہاں تک کے ضعف و توانائی کے سبب انہیں یہ قطعاً امید نہ ہو کہ آئندہ کبھی روزہ رکھ سکیں گے،

(مظاہر جدید جلد ۲ قسط ۵ ص۲۱۰)

کیا سردیوں میں روزہ رکھنے کا ثواب کم ملتا ہے؟

سوال :- جن لوگوں کے روزے ماہ رمضان میں کسی سبب کے عذر قضاء ہو جاتے ہیں انکو موسم سرما میں ادا کرنے سے کیا ثواب میں کمی آتی ہے؟ (فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص۳۹۹)

جواب :- سردیوں کے دنوں میں روزہ کی قضاء کرنے سے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوتی ہے۔

بے نمازی کا روزہ

سوال :- جو شخص رمضان شریف میں روزہ رکھتا ہو، اور نماز نہ پڑھتا ہو، اس کا روزہ ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب :- روزہ ہو جاتا ہے، نماز چھوڑنے کا گناہ رہتا ہے۔ نماز کی قضاء اس کے ذمہ فرض ہے۔ (حاشیہ میں ہے) دونوں الگ الگ ہیں۔ ایک دوسرے پر موقوف نہیں ہیں۔ (فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص۳۹۹)

جان کنی (نزع) کی حالت میں روزہ

سوال :- اگر کوئی روزہ دار جان کنی کی عالم میں ہو تو اس کو روزہ افطار کرا کر شربت دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب : ایسی حالت میں روزہ افطار کرا دینا چاہیے اور شربت وغیرہ دینا چاہیے،

(فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص۴۰۰)

بغیر افطار کئے انتقال ہوجانے پر نمازِ جنازہ کا حکم

سوال :- ایک شخص روزہ کی حالت میں پیاس وبھوک کی شدت سے مرگیا ہے، لیکن اس نے شریعت کا حکم نہیں مانا، افطار نہیں کیا۔ اسکی نمازِ جنازہ پڑھی جائے یا نہیں، کیونکہ اس نے شریعت کی خلاف ورزی کی ہے۔

جواب :- اس صورت میں اگر وہ شخص روزہ کی حالت میں فوت ہوگیا تو ماجور ہے یعنی عنداللہ اجر وثواب پائے گا۔ گنہگار نہیں ہوا۔ پس اسکی نماز کے جواز میں کچھ شبہ نہیں ہوسکتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۱۷۱ بحوالہ ردالمحتار)

(ج ۶ صفحہ ۱۵۸)

طویل اوقات والے علاقوں میں روزہ

روزہ کے اوقات کے سلسلہ میں اس بات کی قرآن وحدیث میں تصریح ہے کہ طلوع فجر سے اسکا آغاز اور غروب آفتاب پر اس کا اختتام ہوتا ہے، نیز اس پر امت کا اجماع بھی ہے بعض جزوی باتوں پر تھوڑا سا اختلاف ہے مگر اس حد تک سب کا اتفاق ہے۔ اس لئے تو یہ ظاہر ہے کہ روزہ کے اصل اوقات یہ ہی ہیں۔

جغرافیائی اور موسمی حالات کے لحاظ سے ان میں کمی وبیشی ہوسکتی ہے، اور ہوتی رہتی ہے، خود ہندوستان میں بھی ایسا تفاوت ہوتا رہتا ہے، اب اگر کہیں اوقات کا تھوڑا بہت فرق ہو دن بارہ کی بجائے سولہ یا سترہ گھنٹے کا ہوجائے تو ظاہر ہے کہ روزہ کا یہ ہی حکم رہے گا۔ اور اگر غیر معمولی فرق ہوجائے مثلاً بیس یا بائیس گھنٹوں کا دن ہوجائے، اور دو چار گھنٹوں کی رات رہ جائے تو بھی قرآن وحدیث کے عمومی احکام کا تقاضہ کہ روزہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہو، فتویٰ اسی پر ہے۔

البتہ بسا اوقات اسکی وجہ سے غیر معمولی مشقت پیدا ہو جائے گی اور عمر رسیدہ اور کمزور آدمیوں کے لئے روزہ رکھنا دشوار ہو جائے گا۔ ان کو یہ خصوصی سہولت دی جاسکتی ہے کہ وہ رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھیں، آئندہ جب موسم ہلکا اور قابل تحمل ہو جائے اور دن کے اوقات نسبتاً کم ہو جائیں تو قضاء کرلیں، جیساکہ فقہاء نے بھوک و پیاس کی ہلاکت خیز شدت کو بھی روزہ توڑنے کے لئے عذر قرار دیا ہے، فتاویٰ عالمگیری میں اسکی تصریح ص ۱/۱۰۶ پر موجود ہے۔

لیکن جہاں پر ایک طویل عرصہ کا دن اور پھر اسی طرح رات کا سلسلہ رہتا ہے، وہاں جس طرح نماز کے اوقات کا اندازہ سے تعین کیا جائے گا اسی طرح ماہ رمضان کی آمد اور روزہ کے اوقات کا بھی۔

ایسے مقام کے باشندوں کو ان مقامات کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ جو ان سے قریب ہیں اور وہاں معمول کے مطابق دن رات کی آمد و رفت کا سلسلہ ہے۔ (جدید فقہی مسائل ص ۹۴)

ہوائی سفر میں دن بہت چھوٹا ہو جانے پر روزے کا حکم

سوال:۔ زید ہوائی جہاز کے ذریعہ مغرب کی سمت جا رہا ہے سورج غروب ہو رہا ہے تو نماز کس طرح ادا کرے اور روزہ کس وقت افطار کرے؟

اور اس کے برعکس مشرق کی طرف جارہا ہے اسکا دن بالکل چھوٹا رہیگا۔ اسکی نماز اور روزے کے متعلق کیا حکم ہے۔؟

جواب:۔ ردالمحتار ص ۳۳۹ میں حدیث دجال کے تحت جو مسائل درج ہیں اس سے ثابت ہوا کے مغرب کی طرف جانے والا شخص اگر چوبیس گھنٹہ میں پانچ وقت نمازیں ان کے اوقات میں ادا کر سکتا ہو، تو ہر نماز اس کا وقت داخل ہونے پر ادا کرے، اور اگر اس کا دن اتنا طویل ہو گیا کہ چوبیس گھنٹے میں

پانچ نمازوں کا وقت نہیں آیا تو عام ایام میں اوقات نماز کے فصل کا اندازہ کرکے اس کے مطابق نمازیں پڑھے، اور یہی حکم روزہ کا ہے کہ اگر طلوع فجر سے لے کر چوبیس ۲۴ گھنٹے کے اندر غروب ہو جائے تو غروب کے بعد افطار کرے۔

جن ممالک میں مستقل طور پر دن اتنے طویل ہوں کہ چوبیس ۲۴ گھنٹے میں صرف بقدر کفایت کھانے پینے کا وقت ملتا ہو، ان میں سورج غروب ہونے سے پہلے افطار کی اجازت نہیں، تو عارضی طور پر شاذ و نادر ایک دن طویل ہو جانے سے بطریق اولیٰ اس کی اجازت نہ ہوگی، البتہ اگر چوبیس ۲۴ گھنٹے کے اندر غروب نہ ہو تو چوبیس ۲۴ گھنٹے پورے ہونے سے اتنا وقت پہلے کہ اسمیں بقدرِ ضرورت کھا پی سکتا ہے اور افطار کرلے، اگر ابتدا ر صبح صادق کے وقت بھی سفر میں تھا تو اس پر روزہ فرض نہیں بعد میں قضا رکھے، اور اگر اس وقت مسافر نہ تھا تو روزہ رکھنا فرض ہے اور اتنے طویل روزہ کا تحمل نہ ہو تو سفر ناجائز ہے۔

جو شخص جانب مشرق جا رہا ہے نماز کے اوقات اس پر گزرتے رہیں گے ان اوقات میں نماز ادا کرے گا اور روزہ غروب کے بعد افطار کرے کیونکہ صوم (روزہ) کے معنیٰ ہیں طلوع فجر سے غروب شمس (سورج) تک امساک (رکنا) (احسن الفتاویٰ پاکستانی صفحہ ۱ ج ۴ بحوالہ رد المحتار ج ۲ صفحہ ۸۸)

سفر کی وجہ سے روزوں کا کم یا زیادہ ہو جانا

سوال:- ایک شخص جدہ میں کام کرتا ہے وہاں اس نے رمضان کے روزہ رکھنے شروع کیے (وہاں پر رمضان کا روزہ جمعہ کو ہوا اور ہمارے یہاں ہند میں سنیچر کو پہلا روزہ ہوا) پھر وہ شخص یہاں آگیا اور یہاں پر انتیس ۲۹ کا چاند نہیں ہوا اور اس شخص کے تیس روزے پورے ہو گئے اب وہ یہاں والوں کے ساتھ کیا اکتیسواں ۳۱ روزہ رکھے؟

جواب:- یہ شخص اتوار کو یہاں والوں کے ساتھ روزہ رکھے، چاہے اکتیس ۳۱ روزے ہو جائیں، جس طرح کسی نے تنہا چاند دیکھا اور اسکی گواہی قبول نہ کی گئی تو اس کو اپنی رویت کے اعتبار سے رمضان کا روزہ رکھنا چاہیئے، اور اتفاق سے تیس روزے پورے کرنے کے بعد چاند نظر نہ آئے تو اس کو تنہا افطار کرنا جائز نہیں بلکہ اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ روزہ رکھے اور سب کے ساتھ عید کرے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۸۱ بحوالہ شامی ج ۲ ص ۱۲۳)

روزہ رکھکر عمرے کیلئے گیا تو وہاں روزے کی تاریخوں میں فرق تھا

سوال: ایک شخص نے بمبئی میں روزے رکھنے شروع کیے اور پھر وہ شخص رمضان میں عمرہ کرنے کیلئے مکہ معظمہ چلا گیا، وہاں والے ایک دو دن آگے تھے، اب وہ شخص وہاں والوں کے ساتھ عید منائے یا کیا حکم ہے؟

جواب:- یہ شخص وہاں والوں کے ساتھ عید کر لے بعد میں باقی ماندہ روزوں کی قضاء کر لے، یعنی اگر ستائیس روزے ہوئے تو دو روزے رکھے، اور اگر ۲۸ اٹھائیس ہوئے تو ایک روزہ رکھے کہ مہینہ انتیس ۲۹ دن سے کم کا نہیں ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۸۰)

روزے کی حالت میں لفافے کا گوند زبان سے تر کرکے چپکانا

سوال:- روزہ کی حالت میں زبان سے لفافہ کا گوند لگا کر چپاں (بند) کرنا بلا کراہت درست ہے یا نہیں؟

جواب:- اگر زبان سے لفافہ کا گوند چاٹ کر تھوک نگل گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا

اور اگر چاٹنے کے بعد تھوک دیا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (احسن الفتاوی پاکستانی ج ۴ ص ۴۴۳ بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۲)

سرجری اور اعضاء کی تبدیلی

روزہ کو فاسد کرنیوالی دراصل وہ چیزیں ہیں جو دماغ یا بطن (پیٹ) کے جوف تک پہونچ جائیں، اس سے یہ بات تو واضح ہو گی کہ ایسے آپریشن جو جسم کے دوسرے حصے یا ہاتھ پاؤں وغیرہ کے ہوں، ان کا تو روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ایسی طرح کان، شرم گاہ، سرین، ناک وغیرہ کے اعضاء جن سے دماغ یا پیٹ کیجانب منفذ (اصلی راہ) نہیں ہیں۔ ان کا بھی صرف آپریشن مفسد صوم نہ ہوگا، یعنی روزہ کو نقصان نہ ہوگا، اور نہ اعضاء کی تبدیلی، اس لئے کہ مفسد صوم تو کسی ایسی چیز کا داخل کرنا ہے جو بدن کو درست کرنے اور دماغ اور پیٹ تک پہونچ جائے، یا غالب امکان اس کے پہونچنے کا ہو، یہاں یہ مصنوعی اعضاء اپنی جگہ لگے رہ جائینگے ہاں اگر آپریشن کے ساتھ کوئی دوا ڈالی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ان کے علاوہ اگر خود پیٹ یا دماغ کا آپریشن اس طرح ہو کہ کچھ کاٹ کر نکالدیا جائے کوئی نئی چیز داخل نہ کی جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

اور اگر اندر کوئی دوائی لگائی یا مصنوعی اعضاء لگایا تو روزہ ٹوٹ جائیگا اس کی نظیر فقہاء کا یہ جزیہ ہے کہ اگر نیزہ اس زور سے مارا کے جوف بطن تک پہنچ گیا پھر اس کو نکال لیا۔ تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پیٹ کے اندر رہ گیا۔ تو بعض لوگوں کی رائے ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ اور بعض حضرات اس کے قائل ہیں کہ ٹوٹ جائے گا۔ یہاں گو کہ صحیح تر قول روزہ کا نہ ٹوٹنا ہے۔

مگر اس عاجز کے خیال میں سرجری علاج کی مذکورہ صورت میں صحیح روزہ کا ٹوٹ جانا ہے اس لئے کہ نیزہ مارنے کا مقصد جسم کو نقصان پہونچانا ہے اور اس سرجری کا منشا جسم کی اصلاح اور درستگی ہے اور اگر یہ صورت ہو کہ معدہ کے آپریشن

میں کوئی عضو، سرجری کے دوران باہر نکالا جائے پھر اپنی جگہ فٹ کردیا جائے تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اسکی نظیر تھے ہے کہ اگر منہ سے باہر آجانے کے بعد اسے کھا لیا جائے یا لعاب دہن منہ سے نکال کر ہاتھ میں جمع کیا جائے اور پھر کھا لیا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

اسی طرح یہ عضو جب باہر لے آیا گیا اور پھر اس کو جوف بطن میں فٹ کر دیا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (جدید فقہی مسائل صفحہ ۹۹)

سونے کی حالت میں مسوڑھوں سے خون منہ میں چلا جانا

سوال:- میرے مسوڑھوں سے خون نکلتا ہے، آج کل روزہ میں دوپہر کے بعد خون بہت جاری رہتا ہے یہ کیفیت خاص طور پر سونے کی حالت میں ہوتی ہے۔ خون تھوک پر غالب رہتا ہے، جاگنے کی صورت میں تو احتیاط کرتا ہوں، لیکن سونے کی حالت میں تھوک حلق سے نیچے اتر جاتا ہے اب تک رمضان میں ایسا دو مرتبہ ہوا ہے، میرا روزہ ہوا یا قضا رکھنا ہوگا؟
آج کل نیند رات کو نہیں ہوتی اگر دن میں نہ سوؤں تو رات کو عبادت میں خلل ہوگا۔ اور نوکری کرنا بھی محال ہوگا۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:- خون اگر صرف حلق میں گیا مگر پیٹ میں نہیں پہونچا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور اگر خون مغلوب ہو یعنی تھوک کا رنگ سرخ کے بجائے زرد ہو تو پیٹ میں جانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ خون مغلوب ہونے کے باوجود حلق میں اسکا مزہ محسوس ہو تو پیٹ میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اسی طرح خون غالب ہو یعنی تھوک سرخ ہو تو پیٹ میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگرچہ مزہ محسوس نہ ہو۔
جن صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے ان میں اگر سونے کی حالت میں یا

اور کسی عذر سے خون بلا اختیار پیٹ میں اتر جاتا ہو تو روزہ نہ ٹوٹنے کے قول کی گنجائش معلوم ہوتی ہے شامی میں اسی طرح ہے۔
بہتر یہ ہے کہ اگر مستقبل قریب میں صحت کی توقع ہو تو روزہ نہ رکھیں بعد میں قضا کریں۔ اور اگر روزہ کی حالت میں غیر اختیاری طور پر خون پیٹ میں چلا گیا تو صحت کے بعد احتیاطاً اس روزہ کی قضا کریں۔

(احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ ص ۴۴۳)

ایسا تندرست جسمیں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں

سوال :- ایک شخص دیکھنے میں جوان اور تندرست ہے اور کسی قسم کی علامت ظاہرہ اس کو نہیں ہے مگر کمزور بہت ہے، اور رمضان کا روزہ اس سے نہیں رکھا جاتا، روزہ رکھنے سے اس کو بہت کمزوری ہوتی ہے اگر وہ روزہ چھوڑ دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب :- مسئلہ یہ ہے کہ شیخ فانی کو روزہ نہ رکھنا اور فدیہ دیدینا درست ہے، شیخ فانی کے یہ معنیٰ ہیں کہ اسکی قوت فنا ہو گئی ہو، اور روزہ کی طاقت نہ ہو، پس اگر وہ شخص خلقتاً ایسا ضعیف کمزور ہے کہ کسی طرح روزہ نہیں رکھ سکتا ہے، اسکو درست ہے کہ روزہ نہ رکھے اور فدیہ دیدے، حاشیہ دار العلوم فتاویٰ میں ہے، لیکن اگر وہ ایسا نہیں ہے بلکہ عارضی طور پر مرض کی وجہ سے ایسا ہے تو افطار کی اجازت ہے صحت کے بعد قضا واجب ہے بلکہ شیخ فانی کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ بعد میں اگر وہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے گا قضا کرے گا۔ (فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۴۹۳ بحوالہ الرد المحتار ج ۲ فصل فی العوارض ص ۱۶۳)

روزہ رکھنے سے بیمار ہو جانا

سوال :- ایک شخص نماز روزہ کا پابند ہے، لیکن رمضان شریف شروع ہونے پر تین چار روزے رکھنے سے فوراً بیمار ہو جاتا ہے غریب آدمی عیالدار ہے دوا وغیرہ کرنے کی یا مسکین

کو کھانا کھلانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور اگر سردیوں میں بھی قضا کرتا ہے تب بھی ویسا ہی بیمار قریب المرگ ہو جاتا ہے اس صورت میں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب:- ایسے مریض کیلئے جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو ہمیشہ رمضان کے روزہ رکھنے سے یا قضا کرنے سے اسکا بڑھتا ہو، اور کسی طرح روزہ نہ رکھ سکتا ہو، فدیہ دینا فقہاء نے جائز لکھا ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۱۶، بحوالہ ردالمحتار فصل فی العوارض ج ۲ ص ۱۶۳)

کیا رمضان میں امتحان آجانے پر روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟

سوال:- دنیوی علوم مثلاً بی۔ کام، بی اے وغیرہ کے امتحان کے تحت روزہ کی حالت میں امتحان میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو تو کیا کرے؟ روزہ، رکھے یا پھر قضاء کرے؟

جواب:- صورت مسئولہ میں روزہ چھوڑنا یا روزہ توڑنے کی گنجائش نہیں ہے روزہ کے ساتھ ہی امتحان دے، خدا مدد فرمائیں گے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۳۴)

روزہ میں باجا بانسری بجانا

سوال:- کوئی آدمی روزہ کی حالت میں بانسری، باجا اور دیگر گانے بجانے کی اشیاء دم گھونٹ کر بجائے تو روزہ میں کچھ خلل ہوگا یا نہیں؟

جواب: روزہ میں طنبورہ وغیرہ بجانا گناہ کا کام ہے، لیکن روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۳۸)

کیا اختلاج کیوجہ سے روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟

سوال:- عمر کو اختلاج یا کوئی مرض ہے جس سے اس کو روزے کی مطلق برداشت نہیں ہوتی، اسکو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب:- جواب روزہ معاف نہیں ہو سکتا، اگر کسی قوی شرعی عذر کی وجہ سے رمضان میں روزہ نہ رکھ سکے تو بعد میں قضاء کرنا واجب ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۳۳، بحوالہ ردالمحتار فصل فی العوارض ج ۲ ص ۱۹۰)

کیا معاشی محنت کیوجہ سے روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟

سوال:- رمضان شریف کے روزہ فرض ہیں، لیکن معاش کیوجہ سے مثلاً کاشتکاری یا کھانا وغیرہ پکانے کی وجہ سے کیا روزہ کی قضا کر سکتے ہیں؟

جواب:- ان عذروں کیوجہ سے رمضان شریف کے روزہ قضا کرنا درست نہیں بلکہ مناسب ہے رمضان شریف میں اسے سخت محنت کے کام نہ کیئے جائیں جنکی وجہ سے قضا کرنے کی نوبت آئے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۲۶، بحوالہ ردالمحتار باب ما یفسد الصوم ج ۲ ص ۱۵۷)

جان کے خطرہ کیحالت میں افطار

سوال:- روزہ کی وجہ سے جان خطرے میں ہو تو روزہ توڑنا واجب ہے یا رخصت؟

جواب:- اگر مرض یا بھوک یا پیاس کی شدت سے جان کا خطرہ ہو تو روزہ توڑنا واجب ہے اگر روزہ نہ توڑا اور مر گیا تو گنہگار ہوگا۔ اور بحالت اکراہ میں یعنی جب کوئی روزہ توڑنے پر مجبور کر رہا ہو اور نہ توڑنے کی صورت میں جان سے مار دینے کی دھمکی دے رہا ہو تو روزہ توڑ دینا واجب نہیں جائز ہے، اور نہ توڑنا افضل ہے، جان دیدی تو ثواب ہے، البتہ روزہ دار مریض یا مسافر ہو تو اکراہ کی صورت میں بھی روزہ توڑنا واجب ہے۔

(احسن الفتاویٰ پاکستانی ج ۴ ص ۴۲۱ بحوالہ بدائع صنائع ج ۲ ص ۹۴ و ص ۹۵)

روزے میں غسل کرتے وقت غرغرہ

سوال:- کسی شخص کو روزہ کی حالت میں غسل کی ضرورت ہوئی غسل کرتے وقت غرغرہ نہیں کیا اور نہ ناک کے نرم حصہ تک اس نے پانی پہونچایا تو اس کا غسل ہوا یا نہیں؟ اور اس طرح غسل کر کے نماز پڑھی تو نماز درست ہوئی یا نہیں؟

جواب:- روزہ دار کیلئے غرغرہ اور ناک کے نرم حصہ میں پانی پہونچانے کا حکم نہیں ہے کہ روزہ ٹوٹنے کا اندیشہ ہے اور جو نماز پڑھی ہے وہ صحیح ہے اعادہ کی ضرورت نہیں"۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ صفحہ ۱۹۰ بحوالہ مراقی الفلاح صفحہ ۳۹)

کیا روزے میں استنجے کا پانی خشک کرنا ضروری ہے؟

سوال:- نورالایضاح سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ دار کو استنجا کرنے کے بعد خاص مقام کو کسی چیز سے اچھی طرح خشک کرلے تاکہ پانی اندر کی طرف جذب نہ ہونے پائے، کیا یہ قول مفتیٰ بہ ہے؟

جواب:- اسکی کوئی ضرورت نہیں، استنجاء سے روزہ پر اثر نہیں پڑتا، البتہ اگر پانی موضع حقنہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، مگر استنجاء میں ایسا نہیں ہوتا۔

(احسن الفتاویٰ ج ۴ صفحہ ۴۲۷، بحوالہ رد المحتار ج ۲ صفحہ ۱۰۲)

کیا غیبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال:- امام صاحب نے نماز کے بعد یہ حدیث پڑھکر سنائی کہ دو شخص جنہوں نے نماز ظہر یا عصر آپ ﷺ کی اقتداء میں پڑھی تھی نماز کے بعد آپ نے ان سے فرمایا تمہارا وضو نماز نہیں ہوئی کہ تم نے غیبت کی تھی اور اپنا روزہ پورا کرلو، دوسرے دن اسکی قضاء کرنا"۔

کیا غیبت کرنے سے نماز اور روزہ نہیں ہوگا؟ کیا اعادہ ضروری ہے،

جواب:- حدیث میں وضو، نماز اور روزے کے اعادہ کا حکم خواص کیلئے ہے حقیقتاً، اور عوام کیلئے زجراً اور احتیاطاً ہے۔

غیبت حرام ہے اس سے عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے، لہٰذا غیبت سے بچنے کا پورا اہتمام کیا جائے، یہ مطلب نہیں کہ وضو، نماز اور روزہ فاسد ہوجائیگا،

علمار نے لکھا ہے کہ روزہ کے تین درجے ہیں۔
نمبر(۱) آدمی روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے دن بھر رکا رہے یہ عوام کا روزہ ہے،
نمبر(۲) آدمی روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے رکنے کے علاوہ آنکھ، ناک، کان، زبان، ہاتھ۔ پیر۔ اور تمام اعضار کو تمام گناہِ کبیرہ سے وصغیرہ سے روکے رکھے، یہ صالحین اور نیک مومنین کا روزہ ہے۔
نمبر(۳) روزے کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے دن بھر رکنے کے علاوہ تمام اعضار کو گناہوں سے روکے اور قلب کو بھی دنیوی خیالات اور فکروں سے روکے اس طرح کے اللہ کے علاوہ کوئی خیال ہی قلب میں نہ آئے۔
ایک حدیث میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ "رسول اللہؐ نے فرمایا جو روزہ رکھکر باطل کلام اور باطل کام نہ چھوڑے (یعنی غیبت اور گناہ کرتا رہے) تو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں"۔ معلوم ہوا کہ روزہ مقبول ہونے کیلئے آدمی کھانا پینا اور جماع چھوڑنے کے علاوہ معصیات اور منکرات مثل جھوٹ غیبت چغل خوری وغیرہ سے بھی زبان کی حفاظت کرے۔ (فتاویٰ رحیمیہ صفحہ ۱۹۲ ج ۵)

ایک حدیث کی تشریح

سوال:۔ حدیث "ہاتھ میں پیالہ ہو اور اذان ہو جائے تو پانی پی لے" اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صبح صادق کے بعد بھی کھانا پینا جائز ہے، حدیث کا کیا مطلب ہے؟
جواب:۔ حضرات محدثین نے اس حدیث کی مختلف توجیہیں بیان فرمائی ہیں۔
(۱) جب روزہ دار کو ظنِ غالب ہو کہ اذان وقت سے پہلے ہوئی ہے۔

(۲) حضرت بلال رضؓ کی اذان مراد ہے جو صبح صادق سے پہلے جگانے کیلئے ہوتی تھی۔ (۳) یہ افطار سے متعلق ہے، مقصد یہ ہیکہ افطار کی حالت میں اذان سننے یا اسکا جواب دینے کیلئے افطار میں توقف نہیں کرنا چاہیئے۔

(نوٹ) بندہ کے خیال میں اس کی مندرجہ ذیل توجیہیں بھی ہو سکتی ہیں۔

(۱) اس کا روزہ سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ مقصد یہ ہے کہ جب پانی پینے کیلئے پیالہ ہاتھ میں لے لیا ہو اور اس حال میں اذان شروع ہو جائے تو پانی پی لے، اذان کے سننے اور جواب کیلئے پانی نہ چھوڑے،

(۲) حدیث میں ندا کا لفظ ہے جس سے اقامت مراد لی جا سکتی ہے یعنی ایسی حالت میں اقامت شروع ہوئی کہ پیالہ ہاتھ میں ہے تو پانی پی کر اطمینان سے جماعت میں شریک ہو۔ (احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۴۳)

رمضان المبارک میں دن میں ہوٹل کھولنا

سوال:- رمضان المبارک میں دن میں ہوٹل کھولنا کیسا ہے؟ ہوٹل میں بلاتفریق مذہب وملت ہر قسم کے لوگ آتے ہیں اگر کھلا رکھنا ناجائز ہو تو کیا صرف غیر مسلموں کے لئے کھول سکتے ہیں؟

جواب:- ماہ رمضان المبارک کے احترام کی خاطر دن کے وقت ہوٹل بند رکھنا ضروری ہے، خواہ کھانے پینے والے کسی بھی مذہب کے ہوں۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۹۷)

عید کے مہینے (شوال) میں عید کے دن کے بعد سے ختم مہینے تک چاہے جس تاریخ میں چھ روزے رکھ لینے چاہئیں، یہ روزے رمضان شریف کے فرض روزوں کے بعد ایسے ہیں۔ جیسے فرض نماز کے بعد سنتیں اور نفلیں ہوتی ہیں۔

مشکوٰۃ شریف میں صفحہ ۱۷۹ میں ہے "جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر عید کے بعد چھ روزے رکھے تو اس نے گویا ہمیشہ (پورے سال) کے روزے رکھے۔

تشریح: سال بھر کے روزوں کے برابر ہو جاتے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے یہاں ہر نیکی کا ثواب دس گنا دیا جاتا ہے رمضان کے ایک مہینے کے روزے تو دس مہینوں کے برابر ہوں گے باقی بچے دو ماہ تو یہ چھ روزے دس گنے ہو گئے ایک سال کے برابر ہو جاتے ہیں، کتنا سہل کام اور محنت بہت کم اور ثواب زیادہ۔

شش عید کے روزے کب سے شروع کرے

سوال:۔ ماہ شوال میں چھ روزے نفلی رکھے جاتے ہیں ان روزوں کو عید کے اگلے ہی دن سے شروع کرے؟ اگر اگلے دن سے شروع نہ کرے تو باقی مہینے میں رکھے یا نہیں؟

جواب:۔ شوال کے چھ روزے شش عید کے نام سے مشہور ہیں، درمختار میں لکھا ہے کہ متفرق ان کا رکھنا بہتر اور مستحب ہے، اور پے در پے مسلسل رکھنا بھی مکروہ نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۳۹۱ بحوالہ ردالمحتار مطلب فی الصوم الستہ ج ۲ صفحہ ۱۶۱)

شش عید میں قضاء روزوں کا حکم

سوال:۔ رمضان میں چھ روزے قضاء ہوئے اور ان کو شوال میں قضاء رکھے تو حدیث کے بموجب شش عید کے روزوں کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب:۔ رمضان کے روزے فرض ہیں اسکی نفل میں نیت کرنے سے رمضان کا روزہ صحیح نہ ہوگا۔

اور اگر نیت نفل شش عید کی گئی ہو تو رمضان کے قضاء ادا نہ ہونگے

(فتاویٰ دارالعلوم قدیم عزیزیہ ج ۳ صفحہ ۳۷۸)

باب (۱۴)

نذر کے روزوں کے مسائل

نذر کی دو قسمیں

نذر کی دو قسمیں ہیں معلق اور غیر معلق، معلق وہ نذر جس میں کسی شرط کا اعتبار کیا گیا ہو۔ خواہ وہ شرط مقصود جیسے کوئی مریض کہے کہ اگر مجھ کو اس مرض سے صحت ہو جائے تو میں اتنے روزے رکھونگا یا غیر مقصود جیسے کوئی کہے کہ اگر میں نماز نہ پڑھوں تو اس قدر روزے رکھوں گا، نذر غیر معلق کسی زمانے یا کسی جگہ کے ساتھ خاص نہیں ہوتی اگرچہ متکلم (نذر کرنے والا) تخصیص کرے مثال (۱) کوئی شخص یہ نذر کرے کہ میں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گا۔ اور وہ دوشنبہ کے دن رکھ لے تب بھی نذر پوری ہو جائے گی۔

(۲) کوئی شخص نذر کرے کہ میں مکہ معظمہ میں روزے رکھوں گا اور وہ اپنے گھر میں ہی رکھ لے تب بھی جائز ہے، نذر غیر معلق روزوں میں البتہ اس شرط کی پابندی کرنا ہوگی، جس کا اس میں لحاظ کیا گیا ہو جو شخص یہ نذر کرے کہ میں فلاں مقصد میں کامیاب ہو جاؤں تو اس قدر روزے رکھوں گا اور کامیابی سے پہلے روزے رکھ لے تو اس کی نذر پوری نہ ہوگی، اور کامیابی کے بعد پھر اسکو روزے رکھنے ہوں گے۔

نذر اور قسم میں فرق یہ ہے کہ قسم کے روزوں کو اگر فاسد کر دے تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔ اور اگر عمر بھر نہ رکھے تو اس کے کفارہ کی وصیت کر جانا اس پر ضروری ہے بخلاف نذر کے کہ اس کے روزوں کے فاسد کرنے میں صرف قضا لازم ہوتی ہے کفارہ لازم نہیں ہوتا ہاں وصیت کرنا اس میں

بھی ضروری ہے۔ (علم الفقہ ج سوم صفحہ ۴۳)

نذر کی شرطیں

(۱) پہلی شرط یہ ہے کہ جس چیز کی نذر کرے اسکی جنس سے شرعاً کوئی واجب ہو، اس لئے کہ مریض کی عیادت کی نذر صحیح نہیں، (۲) دوسرے یہ کہ وہ مقصود بالذات ہو وسیلہ نہ ہو پس وضو اور سجدہ تلاوت کی نذر صحیح نہ ہو گی (۳) تیسرے کہ جس چیز کی نذر کرے وہ فی الحال یا کسی اور وقت میں واجب ہو، پس اگر کوئی ظہر کی نماز کی یا کسی وقت کی نماز کی نذر کرے تو صحیح نہیں۔ (۴) چوتھی یہ کہ جس چیز کی نذر کرے وہ اپنی ذات میں گناہ کا کام نہ ہو۔

پس اگر کوئی یوں کہے کہ اللہ کیلئے قربانی کے دن روزہ رکھوں گا، اور روزہ نہ رکھے اور پھر قضاء کرے اور یہ نذر صحیح ہے اس کے لئے روزہ رکھنا بالذات مشروع ہے اور منع دوسری وجہ سے ہو گیا ہے (۵) پانچویں شرط یہ ہے کہ یہ ضروری ہے جس کام کیلئے نذر کرے اس کام کا ہونا محال نہ ہو مثلاً کسی گزشتہ روز روزے کی نذر کی تو یہ نذر صحیح نہ ہو گی۔

(عالمگیری اردو صفحہ ۲۵ ج ۲)

کوئی نذر پوری نہ کرے تو؟

جب کوئی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا واجب ہے اگر نہ رکھے گا تو گنہگار ہو گا۔ (بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۸ بحوالہ نور الایضاح صفحہ ۱۵۰)

نذر کی نیت کا طریقہ

(۱) نذر دو طرح کی ہے ایک تو یہ کہ دن مقرر کر کے نذر مانی کہ یا اللہ آج اگر فلاں کام ہو جائے تو کل ہی روزہ رکھوں گا۔ یا اس طرح کہے کہ یا اللہ میری فلاں

مراد پوری ہوجائے تو پرسوں جمعہ کے دن روزہ رکھوں گا۔ ایسی نذر میں اگر رات سے روزہ کی نیت نہ کی تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے نیت کرے یہ بھی درست ہے، نذر ادا ہوجائے گی۔ (بہشتی زیور حصہ ۳ سوم صفحہ ۸ کنزالدقائق صفحہ ۶۶)

(۲) دوسری نذر یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کرکے نذر نہیں مانی بس اتنا ہی کہا یا اللہ اگر میرا کام ہوجائے تو ایک روزہ رکھوں گا یا کسی کام کا نام نہیں لیا ویسے ہی کہہ دیا کہ پانچ روزے رکھوں گا۔ ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا شرط ہے اگر صبح ہوجانے کے بعد نیت کی تو نذر کا روزہ نہیں ہوا بلکہ وہ روزہ نفل ہوگیا۔

(بہشتی زیور ج سوم صفحہ ۸)

(بحوالہ شرح وقایہ ج ۱ صفحہ ۳۶ وعالمگیری ج ۱ صفحہ ۲۱)

واہیات نذر کا حکم

کسی کام پر عبادات کی کوئی نذر مانی پھر وہ کام ہوگیا جسکے لیے منت مانی تھی تو اب منت کا پورا کرنا واجب ہے اگر منت پورا نہیں کرے گا تو بہت گنہگار ہوگا، لیکن اگر کوئی واہیات نذر ہو جسکا شریعت میں کچھ اعتبار نہیں تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں۔ (بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۱۴ بحوالہ جوہرۃ النیرہ صفحہ ۲۶۳ ج ۲)

پانچ روزوں کی منت رکھنے کا طریقہ

اگر کسی نے کہا کہ یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو میں پانچ روزے رکھونگا تو جب کام ہوجائے تو پانچ روزے رکھنے پڑیں گے اور اگر نہ ہو تو نہ رکھے۔

اگر فقط اتنا ہی کہا تھا کہ پانچ روزہ رکھوں گا تو اس میں اختیار ہے کہ پانچوں روزے ایک ساتھ لگاتار رکھے، چاہے ایک ایک دو دو کرکے پورے پانچوں روزے رکھ لے۔ دونوں صورتوں میں درست ہیں اور اگر نذر کرتے وقت یہ کہہ دیا کہ پانچوں روزے لگاتار رکھوں گا۔ یا دل میں یہ نیت تھی تو سب ایک ساتھ رکھنے پڑیں گے، اگر پانچ میں ایک آدھ چھوٹ جائے تو دوبارہ رکھنے پڑیں گے۔

(درمختار صفحہ ۱۵۵ ج ۱ ایک)

نذر کے بعد نفل روزے کی نیت کرنا

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی نیت (نذر) کی اور جب جمعہ آیا تو بس اتنی نیت کر لی کہ آج میرا روزہ ہے یہ مقرر نہیں کیا یہ نذر کا روزہ ہے، یا کہ نفل کی نیت کر لی تب بھی نذر کا روزہ ادا ہو گیا۔ البتہ جمعہ کو اگر قضاً روزہ رکھ لیا اور نذر کا روزہ رکھنا یاد نہیں رہا، یا یاد تھا۔ مگر قصداً قضا کا روزہ رکھ لیا تو نذر کا روزہ ادا نہ ہوگا بلکہ قضا کا روزہ ہو جائے گا نذر کا روزہ پھر رکھے۔

(بہشتی زیور حصہ سوم صہ بحوالہ شرح وقایہ ج ایک ص۳۰۹)

عید کے دن روزہ رکھنے کی نذر ماننا

اگر کوئی شخص عید کے دن روزہ رکھنے کی منت مانے۔ تب بھی اس دن روزہ درست نہیں، اس کے بدلے کسی اور دن رکھنا چاہیئے۔

(بہشتی زیور حصہ سوم صہ۹ بحوالہ شرح وقایہ ج ا ص۳۱۸)

پورے سال روزہ رکھنے کی نذر ماننا

اگر کسی نے یہ منت مانی کہ میں پورے سال روزے رکھوں گا، سال میں کسی دن کا روزہ بھی نہ چھوڑونگا تب بھی یہ پانچ روزے نہ رکھے۔ (عید کے دن ذی الحجہ کی دس، گیا، بارہ، تیرہ) باقی سب رکھے۔ پھر ان پانچ روزوں کی قضاً رکھ لے۔

(بہشتی زیور حصہ سوم صہ۹ بحوالہ شرح وقایہ ج ایک ص۳۱۸)

نذر میں جمعہ کی قید لگانا

اگر یہ کہا جائے کہ جمعہ کا روزہ رکھوں گا یا محرم کی پہلی تاریخ سے دس دیں تاریخ تک روزے رکھوں گا تو خاص جمعہ کو روزہ رکھنا واجب نہیں اور محرم کی خاص

ان ہی تاریخوں میں روزہ رکھنا واجب نہیں، جب چاہے دس روزے رکھ لے لیکن دسوں لگاتار رکھنا پڑیں گے چاہے محرم میں رکھے چاہے اور کسی مہینے میں رکھے سب جائز ہے، اسی طرح اگر یہ کہا کہ آج میرا یہ کام ہو جائے تو کل ہی روزہ رکھوں گا۔ جب بھی اختیار ہے جب چاہے رکھ لے۔

نیز کسی نے نذر کرتے وقت یوں کہا محرم کے مہینے کے روزے رکھوں گا تو محرم کے پورے مہینے کے روزہ لگاتار رکھنا پڑیں گے بیچ میں کسی وجہ سے دس پانچ روزے چھوٹ جائیں تو اس کے بدلے اتنے روزے رکھ لے سارے روزے دوہرانے ضروری نہیں اور یہ بھی اختیار ہے کہ محرم کے مہینہ میں نہ رکھے کسی اور مہینے میں رکھ لے۔ لیکن سب لگاتار رکھے۔ (بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۱۴ بحوالہ در مختار ج ۱ صفحہ ۲۹۹)

نذر مان کر بیمار ہو گیا

سوال :- جو شخص نذر روزہ کی کرنے کے بعد بیمار ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب :- صحت کا انتظار کرے اور صحت کے بعد نذر کا روزہ رکھے، اگر اچھا نہ ہو تو وصیت فدیہ کی کرے کہ اسکے مال میں سے اس کے وارث فدیہ ادا کریں۔

اور فدیہ ایک روزہ کا فطرہ کی برابر ہے، زندگی میں فدیہ دینا اس کو درست نہیں ہے۔ یعنی اس فدیہ سے روزے ادا نہ ہوں گے، تندرست ہو کر پھر روزے رکھنے ہوں گے۔ ورنہ وصیت کرنا لازم ہوگا۔

(فتاویٰ دار العلوم قدیم عزیز یہ ج ۳ صفحہ ۷۴)

باب (۱۵)

نفل روزے کے مسائل

فرض روزہ جان بوجھ کر توڑنا بہت بڑا گناہ ہے اور اسکی شریعت نے سزا (کفارہ) مقرر کی ہے لیکن نفلی روزہ بغیر کسی سخت مجبوری کے بھی توڑ سکتے ہیں اسکی گنجائش ہے جبکہ اپنے پر قضاء رکھنے کا پورا بھروسہ ہو، مگر رکھنے کے بعد توڑنا اچھا نہیں ہے ہاں اگر کوئی بہت ہی ضرورت پیش آجائے تو شریعت نے رخصت دیدی ہے مثلاً کوئی مہمان ایسا آجائے کہ اس کے ساتھ کھانا نہیں کھایا تو افسوس کرے گا۔ یا کسی نے دعوت کی اگر اس میں شرکت نہ کی تو مہمان نواز کی دل شکنی ہوگی۔ تو نفل روزہ توڑ دینا جائز ہے مگر قضاء رکھنا واجب ہے، کیونکہ نفل شروع کرنے کے بعد واجب ہوجاتا ہے۔

میرے محترم و مکرم استاذ فقیہ الامت مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند، دارالافتاء میں اپنے ساتھیوں کو بعض مرتبہ حکم دے کر نفلی روزہ تڑوادیتے ہیں اور پھر فرمایا کرتے ہیں کہ اسکی قضاء رکھنا، اب تم کو ڈبل ثواب ملے گا۔ پہلے تو صرف نفلی روزہ تھا اس کا ہی ثواب ملتا لیکن نفل شروع کرنے کے بعد واجب ہوجاتا ہے اور اس کا پورا کرنا بھی واجب ہی ہے۔

تنبیہ :- بعض حضرات بیماری یا سفر شرعی میں روزہ کی وجہ سے بالکل لب دم ہوجاتے ہیں۔ مگر روزہ نہیں توڑتے، یہ طریقہ غلط اور خلاف شریعت ہے کیونکہ شریعت نے مریض اور مسافر کو اجازت دے رکھی ہے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

محمد رفعت قاسمی
(مرتب)

نفل روزہ کے بارے میں آنحضرتؐ کا معمول

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ۔ جب نفل روزے رکھنے شروع کرتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزے رکھنا ختم نہیں کریں گے اور جب روزے رکھنے پر آتے تو ہم کہتے کہ اب آپ کبھی روزے نہیں رکھیں گے۔"

تشریح:- مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نفل روزہ نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ اس سلسلہ میں آپؐ کا معمول مبارک یہ تھا کہ کبھی تو مسلسل کافی عرصہ تک روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ آپؐ کے روزوں کی کثرت اور تسلسل کو دیکھ کر لوگ گمان کرنے لگتے تھے کہ اب روزوں کا یہ سلسلہ شاید آپؐ کبھی بھی ختم نہ کریں۔

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ مسلسل کافی عرصہ تک روزہ رکھتے ہی نہیں تھے، یہاں تک کہ لوگ سوچتے کہ شاید اب آپؐ کبھی نفل روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ (مظاہر حق جدید جلد ۲ قسط ۵ صہ ۴۴)

نفل روزہ میں خفیف عذر

صحیح یہ ہے کہ نفل روزے کا بھی بغیر عذر کے افطار کرنا جائز نہیں ہاں اس قدر فرق ہے کہ نفل روزہ میں خفیف عذر کے سبب بھی افطار کرنا جائز ہے، بخلاف فرض روزہ کے، مثلاً روزہ دار کسی کی دعوت کرے اور مہمان بغیر اس کی شرکت کے کھانا نہ کھائے یا رنجیدہ ہو جائے تو ایسی حالت میں اگر اس کو اپنے نفس پر کامل وثوق ہو کہ اس کی قضا رکھ لے گا تو نفل روزہ توڑ ڈالے ورنہ نہیں۔ (علم الفقہ حصہ سوم صہ ۴۷)

نفل رو[illegible] نیت کا طریقہ

نفل روزے کی نیت اگر یہ [illegible] کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتا ہوں

جب بھی صحیح ہے اگر فقط اتنی نیت کرے کہ میں روزہ رکھتا ہوں جب بھی صحیح ہے نفل روزہ میں دوپہر سے ایک گھنٹہ قبل تک نفل کی نیت کر لینا درست ہے تو اگر دن کے دس بجے تک مثلاً روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں، پھر دل میں خیال آگیا اور روزہ رکھ لیا تو بھی درست ہے۔

(بہشتی زیور حصہ سوم صہ ۹۔ بحوالہ قدوری صہ ۴۵ و فتاویٰ ہندیہ ج ۱ صہ ۱۹۳)

نفل کا روزہ نیت کرنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے، سو اگر صبح صادق سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت کر لی کہ آج میرا روزہ ہے پھر اس کے بعد توڑ دیا تو اب اسکی قضاء رکھے، نیز اگر کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں کل روزہ رکھوں گا۔ لیکن صبح صادق ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو قضاء واجب نہیں۔ (بہشتی زیور حصہ سوم صہ ۹ قدوری صہ ۴۵ و عالمگیری ج ۱ صہ ۱۹۳)

عورت کا نفل روزہ

عورتوں کو بغیر شوہر کی اجازت کے نفل روزہ رکھنا درست نہیں اگر بغیر اجازت کے روزہ رکھا تو شوہر کے تڑوانے سے توڑ دینا درست ہے پھر جب شوہر اجازت دے جب اسکی قضاء رکھے۔

(نوٹ) یہ حکم جب ہے کہ جب شوہر مکان پر موجود ہو۔ بہشتی زیور حصہ سوم صہ ۱۰
(بحوالہ فتاویٰ خانیہ بر حاشیہ عالمگیری ج ۱ صہ ۱۹۴)

عید کے دن نفل روزہ رکھنا

کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی تب بھی توڑ دینا ضروری ہے اور اس کی قضاء رکھنا بھی واجب نہیں ہے۔

(بہشتی زیور حصہ سوم صہ ۱۰ بحوالہ ہدایہ ج ۱ صہ ۲۰۸)

محرم اور ذی الحجہ کے روزے

محرم کی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے حدیث شریف میں آیا ہے، کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اس کے گزرے ہوئے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں" اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔ اسی طرح بقرعید کی نویں تاریخ کا روزہ رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے اس سے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پیچھے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر شروع چاند سے نویں تاریخ تک برابر روزے رکھے تو بہت ہی بہتر ہے۔

(بہشتی زیور حصہ سوم ص۱۰، بحوالہ فتاویٰ ہندیہ ج۱ ص۲۰۲ و عالمگیری ج۱ صفحہ ۲۰۲)

شب برات کے روزے

شب برات (شعبان) کی پندرہویں اور عید کے چھ دن نفل روزے رکھنے کا بھی اور نفلوں سے یعنی جن روزوں کی کوئی خاص بزرگی ثابت نہیں، زیادہ ثواب ہے، اور اسی طرح ہر مہینے کی تیرہویں، ۱۳ چودہویں، پندرہویں تین ۱۵ دن روزہ رکھ لیا کرے تو گویا اس نے سال بھر برابر روزے رکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تین روزے رکھا کرتے تھے، ایسے ہی ہر دوشنبہ و جمعرات کے دن بھی روزہ رکھا کرتے تھے، اگر کوئی ہمت کرے تو ان کا بھی ثواب ہے۔ (بہشتی زیور حصہ سوم ص۱۰ بحوالہ عالمگیری ج ایک ص۲۰۲ درالفلاح ص۱۹۳)

کچھ اور روزوں کا حکم

اگر مہینے کی تیرہویں چودہویں، پندرہویں تین دن روزہ رکھ لیا کرے تو گویا اسنے سال بھر برابر روزے رکھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تین روزے رکھا کرتے تھے۔ ایسے ہی طرح ہر دوشنبہ و جمعرات کے دن بھی روزہ رکھا کرتے تھے، اگر کوئی ہمت کرے تو ان کا بھی بہت ہے۔ (بہشتی زیور حصہ سوم ص۱۰ بحوالہ مراقی الفلاح ص۱۹۳)

باب (۱۶)

وہ عذر جنکی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے

یہ مجبوریاں ایسی ہیں کہ ان میں رمضان کے اندر روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہو جاتی ہے۔

(۱) بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو، یا مرض بڑھنے کا شدید خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے رمضان کے بعد اسکی قضاء لازم ہے۔

(۲) جو عورت حمل سے ہو اور روزہ میں بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کرے۔

(۳) جو عورت اپنے یا کسی غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہے۔ اگر روزہ سے بچہ کو دودھ نہیں ملتا تکلیف پہنچتی ہے تو روزہ نہ رکھے پھر قضا کرے۔

(۴) مسافر شرعی (جو کم از کم اڑتالیس میل کی سفر کی نیت پر گھر سے نکلا ہو) اس کے لئے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے پھر اگر کچھ تکلیف و دقت نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ سفر ہی میں روزہ رکھلے اگر خود اپنے آپ کو یا اپنے ساتھیوں کو اس سے تکلیف ہو روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے۔

(۵) روزہ کی حالت میں سفر شروع کیا تو اس روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کچھ کھانے پینے کے بعد سفر سے وطن واپس آگیا تو باقی دن کھانے سے احتراز کرے۔ اور اگر کچھ کھایا پیا نہیں تھا کہ وطن میں ایسے وقت آگیا جبکہ روزہ کی نیت ہو سکتی ہے یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کرلے۔

(۶) کسی کو قتل کی دھمکی دے کر روزہ توڑنے پر مجبور کر دیا جائے تو اس کے لیے توڑ دینا جائز ہے پھر قضاء کرے۔

(۷) کسی بیماری یا بھوک پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے کہ کسی مسلمان دیندار یا طبیب یا ڈاکٹر کے نزدیک جان کا خطرہ لاحق ہو تو روزہ توڑ دینا جائز بلکہ واجب ہے پھر قضاء لازم ہوگی۔

(۸) عورت کے لئے ایام حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا یعنی نفاس کے دوران میں روزہ رکھنا جائز نہیں، ان دنوں میں روزہ رکھے بعد میں قضاء کرے۔ بیمار، مسافر، حیض اور نفاس والی عورت کے لئے رمضان میں روزہ نہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے ان کو بھی لازم ہے کہ رمضان کا احترام کریں سب کے سامنے کھاتے پیتے نہ پھریں۔

(جواہر الفقہ ج ایک ص ۳۸۱)

روزہ نہ رکھنے میں اپنی رائے

اگر ایسی بیماری ہے کہ روزہ نقصان کرتا ہے اور یہ ڈر ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو بیماری بڑھ جائے گی۔ یا دیر میں صحت ہوگی یا جان جاتی رہے گی تو روزہ نہ رکھے جب صحت ہو جائے تو اس کی قضاء رکھ لے لیکن فقط اپنے دل سے ایسا خیال کر لینے سے روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے بلکہ جب کوئی مسلمان دیندار طبیب کہہ دے کہ تم کو روزہ نقصان کرے گا۔ تب چھوڑنا چاہیئے، نیز اگر حکیم یا ڈاکٹر نے تو کچھ نہیں کہا لیکن اپنا خود تجربہ ہے اور کچھ نشانیاں معلوم ہوئیں جن کی وجہ سے دل گواہی دیتا ہے کہ روزہ نقصان کرے گا تب بھی نہ رکھے اور اگر خود تجربہ کار نہ ہو اور اس بیماری کا کچھ حال معلوم نہ ہو تو فقط خیال کا اعتبار نہیں۔ اگر دیندار حکیم کے بغیر بتائے اور بغیر تجربہ کے اپنے خیال ہی پر رمضان کا روزہ توڑ دیا تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر روزہ نہ رکھے

تو گنہگار ہوگا۔ (بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۱۸ بحوالہ درمختار ج ایک صفحہ ۱۵۳)

جن صورتوں میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان صورتوں میں دوسروں کے سامنے اپنے بے روزہ ہونے کو ظاہر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں ڈبل گناہ ہے ایک تو یہ کہ گناہ کر کے اس کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اور اگر سب سے کہہ دے دوہرا گناہ ہے۔

عوام میں جو مشہور ہے کہ خدا کی چوری نہیں تو بندوں کی کیا چوری، یہ غلط بات ہے ہر وہ بات جو خدا کو معلوم ہے کیا بندوں کے سامنے ظاہر کیجاتی ہے؟ بلکہ جو کسی عذر سے روزہ نہ رکھے اس کو مناسب ہے کہ سب کے رو برو نہ کھائے۔

مرتب
محمد رفعت قاسمی

باب (۱۷)

وہ عذر جسکی وجہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہے

(۱) اچانک ایسا بیمار پڑ جائے کہ اگر روزہ نہ توڑے گا تو جان خطرہ میں ہو جائیگی یا بیماری بڑھ جائے گی. تو روزہ توڑ دینا بہتر ہے جیسے اچانک پیٹ میں درد اٹھا. (ہو گیا) کہ بے تاب ہو جائے یا سانپ نے کاٹ لیا تو ایسی صورت میں دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے، ایسے ہی اگر پیاس لگی کہ ہلاکت کا ڈر ہے تو بھی توڑ دینا درست ہے (بہشتی زیور ح۳ ص۱۷ هدایہ ج۱ ص۲۰۱ مراقی الفلاح ص۳۱۳)

(۲) حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آگئی کہ جس سے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑ ڈالنا بہتر ہے.

(بہشتی زیور حصہ سوم ص۱۷ بحوالہ شرح البدایہ ج۱ ص۲۰۳)

(۳) کھانا پکانے کی وجہ سے بے حد پیاس لگ آئی اور اتنا بیتاب ہو گیا کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ کھولڈالنا درست ہے لیکن اگر خود قصداً اس نے اتنا کام کیا جس سے ایسی حالت ہو گئی تو گنہگار خود ہوگا.

(بہشتی زیور حصہ سوم ص۱۷، بحوالہ شامی ج۲ ص۱۵۹ و درمختار ج۲ ص۱۵۲)

باب (۱۸)

مکروہاتِ روزہ

روزہ کی حفاظت کیجیے

ہر چیز کا قاعدہ ہیکہ اپنا صحیح اثر اسی وقت دکھاتی ہے جب کہ اس کو نقصان دینے والی اور اس کے اثر کو ختم کرنے والی چیزوں سے محفوظ رکھا جائے۔ اگر حفاظت نہ کی جائے تو فائدہ کے بجائے نقصان بھی ہو سکتا ہے، مثلاً ڈاکٹری علاج کے بعد اگر اس کے بتائے ہوئے پرہیز پر عمل نہ کیا جائے تو نتیجہ ظاہر ہے۔

روزہ ایک بہت ہی اہم اور قیمتی اور اپنے اندر بے شمار فائدے لیے ہوئے ہے لیکن اگر اسکی حفاظت نہ کی گئی شرعی بتایا ہو پرہیز نہ کیا گیا یعنی کھانے پینے اور منافی روزہ کے ساتھ ساتھ لغویات بیہودہ گوئی، لڑائی جھگڑا، جھوٹ، غیبت چغلخوری، دھوکہ دہی، اور اسی قسم کی اور چیزوں سے اگر نہ بچا گیا تو روزہ تو ہو جائے گا مگر روزہ کا جو فائدہ ہونا چاہیے تھا۔ وہ نہیں ہوگا۔

مشکوٰۃ شریف ج ایک صہ۱۷۷ میں اس بارے میں بہت سی احادیث آئی ہیں مثلاً:
"آپ نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں سوائے بھوک و پیاس کے کچھ نہیں ملتا ہے، اور راتوں کو جاگنے اور عبادتیں کرنے والے کتنے ہی ایسے ہیں جنہیں جاگنے کی پریشانی کے سوا کچھ حاصل نہیں"۔ "جو شخص روزہ رکھے اور بے کار باتیں اور بے ہودہ حرکتیں نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے کھانے پینے چھوڑنے کی کوئی پرواہ نہیں"۔

مطلب پوری طرح واضح ہے کہ جب تک روزہ کے ساتھ ساتھ اس کا پورا پورا پرہیز نہ کیا جائے تو اس روزہ کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جو کام. مثلاً کھانا پینا وغیرہ روزہ کی نیت سے پہلے حلال تھے. نیت کے بعد ان سے بھی روک دیا گیا. اور جو روزہ سے پہلے ہی سے حرام وناجائز ہیں. ان کی کس قدر برائی بڑھ گئی ہوگی. لیکن کتنے ہی افراد ایسے ہیں صرف کھانے پینے اور جماع سے رکنے کے علاوہ باقی کسی برائی سے نہیں بچتے ہیں ان میں عورتوں کا تو کیا ہی کہنا بلکہ مرد حضرات بھی وقت کاٹنے کیلئے مشغول ہو جاتے ہیں، یہ باتیں بظاہر معمولی سی معلوم ہوتی ہیں، لیکن وہ بہت ہی نقصان دہ اور روزہ کا اجر و ثواب کو ختم کر دینے والی ہیں۔ مرتب محمد رفعت قاسمی

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے

(۱) کسی چیز کا چکھنا جبکہ وہ معدہ میں نہ جائے خواہ روزہ فرض ہو یا نفل البتہ اگر ایسا کرنا مجبوری ہو تو جائز ہے مثلاً کسی عورت کا خاوند بد مزاج ہو تو کھانے کا نمک چکھ لیا کرے اور یہی حکم باورچی نان بائی کا بھی ہے۔

(۲) کسی چیز کا چکھنا بغیر کسی عذر کے اگر معذوری ہو تو جیسے کوئی عورت اپنے بچے کو چبا کر کچھ کھلانا چاہے اور کوئی بغیر روزہ دار نہ ہو۔

(۳) اپنی بیوی کا بوسہ (پیار) لینا مکروہ ہے خواہ یہ بوسہ فاحشہ ہو مثلاً اس کے ہونٹوں کو چوسنا. یا فاحشہ نہ ہو

(۴) اپنے منہ میں جمع شدہ لعاب کو نگل جانا مکروہ ہے کیونکہ اس میں روزہ ٹوٹنے کا اندیشہ ہے

(۵) ایسا کوئی کام کرنا جسکی بابت گمان یہ ہو اس سے روزہ کی حالت میں کمزوری ہو جائے گی. اگر کمزوری کا گمان غالب نہ ہو تو مکروہ نہیں۔

(۶) دن کے وقت دانتوں کے کھندانے میں بیچ دندان کا ایک مرض ہے دوا لگانا مکروہ ہے اگر رات تک رکنے سے ضرر کا اندیشہ ہے یا سخت اذیت کا اندیشہ ہو

تو دوا کا ڈالنا واجب ہے۔ (اگر دوا کا اثر پیٹ میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا)

(۷) کتان (السی) کا ذائقہ ہو، کاتنا مکروہات میں سے ہے، اور کتان السی وہ ہے جبکہ مرطوبات میں ڈال کر سڑایا جاتا ہو یہ مکروہ اس صورت میں جبکہ کاتنے والا کاتنے کے کام پر مجبور نہ ہو۔ ورنہ مکروہ نہیں ہے اس پر لازم ہے کہ اسکے (اثر سے) منہ میں پانی بھر آئے اس کو مسلسل (برابر) تھوکا جائے۔

(۸) ایک کتان وہ ہوتی ہے جس کو دریا میں ڈال کر سڑایا جاتا ہے ایسی کتان کا کاتنا مکروہ نہیں ہے اگرچہ بغیر کسی مجبوری کے ہو۔

(۹) فصل کا کام بھی روزہ دار کیلئے مکروہ ہے، اور اس کا مکروہ ہونا بھی اس صورت میں ہے جبکہ مجبوراً ایسا کرنا پڑے مجبوری ہو تو مکروہ نہیں، البتہ کھیتی کے مالک کو اجازت ہے کاٹتے وقت وہاں پر موجود رہے کیونکہ اس کیلئے (غلہ کی) حفاظت اور دیکھ بھال کرنا ضروری ہے۔

(۱۰) جماع کے محرکات مثلاً بوسہ لینا (اور شہوت انگیز) خیالات میں پڑنا، اور ایسی اشیاء کا دیکھنا مکروہ ہے۔ جبکہ مذی کے نکلنے یا انزال ہونے کی طرف سے اطمینانِ نفس نہ ہو، اور اگر اس میں شک ہو یا اطمینان نہیں ہے یا کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ بچ نہیں سکے گا تو یہ باتیں حرام ہیں۔ تاہم اگر ایسی صورت میں مذی کا اخراج یا انزال نہ ہو تو روزہ صحیح ہو جائے گا۔ اور اگر ان افعال سے مذی آجائے تو روزہ کی قضا لازم ہے، البتہ اگر بلا ارادہ اور مسلسل نظر کئے بغیر محض مذی خارج ہو جائے تو قضاء واجب نہیں ہے۔ اگر ایسی حرکات سے انزال ہو جائے اور رمضان کا روزہ ہو تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہونگے بشرطیکہ جن محرکاتِ جماع سے ارتکاب کیا گیا وہ (اسکے لئے) حرام ہوں مثلاً دیکھنے والے کو اپنے نفس پر اطمینان نہ ہو کہ (انزال یا جماع) سے محفوظ رہے گا یا ایسا ہو جانے کا اندیشہ رہا ہو لیکن ان (محرکات) کا ارتکاب محض مکروہ تھا بایں طور کہ اس سے نفس پر اطمینان تھا (کہ ایسا نہ

نہ ہوگا تاہم ایسا ہوگیا) تو قضاء واجب ہوگی، بشرطیکہ ان محرکات کے ارتکاب میں سہل انگاری سے کام نہ لیا گیا ہو جس کے باعث انزال ہوگیا تو اس صورت میں بھی قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

(۱۱) ہری مسواک کا استعمال کرنا جو کسی قدر منہ میں گھل جاتی ہو مکروہ ہے، اگر ایسی نہ ہو تو تمام دن جائز ہے بلکہ امر مستحب ہے۔

(۱۲) صبح ہونے تک ناپاکی کی حالت میں رہنا خلافِ اولیٰ ہے، بہتر یہی ہے کہ رات کے اندر نہالے (غسل لیا جائے۔ (کتاب الفقہ المذاہب الاربعۃ ج ایک ص ۹۰۳)

(۱۳) فصد کرانا کسی مریض کیلئے اپنا خون دینا جو آج کل ڈاکٹروں میں رائج ہے یہ بھی اس میں داخل ہے۔ (یعنی مکروہ ہے)

(۱۴) غیبت یعنی کسی کو پیٹھ پیچھے اس کے برائی کرنا یہ ہر حال میں حرام ہے روزہ میں اسکا گناہ اور بڑھ جاتا ہے۔

(۱۵) روزہ میں لڑنا، جھگڑنا، گالی دینا خواہ انسان کو ہو یا کسی بے جان چیز کو یا جاندار کو، ان سے بھی روزہ مکروہ ہو جاتا ہے،

(۱۶) روزہ میں ٹوتھ پیسٹ ٹوتھ پاوڈر، یا منجن یا کوئلہ سے دانت صاف کرنا بھی مکروہ ہے۔ (جواہر الفقہ ج ۱ ص ۳۷۹)

(۱۷) فصد اور پچھے (خون نکلوانا) روزہ دار کیلئے مکروہ ہے، یہ بھی مکروہ جب ہے کہ کوئی مریض ہو۔

(۱۸) ورنہ یہ اندیشہ ہو کہ شاید مرض کی زیادتی کے باعث روزہ توڑنا پڑے اگر زیادتی مرض سے محفوظ رہنے کا یقین ہو تو دونوں باتیں جائز ہیں۔

(۱۹) لعاب دہن کو منہ میں جمع کر کے اس کو نگل لینا اور ایسی چیز کا جو گھلنے والی نہ ہو مکروہ ہے اور گھلنے والی چیز کا چبانا حرام ہے اگرچہ اسکا شیرازہ نگل نہ گیا ہو۔

(۲۰) بلا ضرورت کھانے کو چکھنا مکروہ ہے اگر کھانے کو کسی خاص غرض

سے چکھا گیا ہو تو مکروہ نہیں ہے، تاہم اگر بلا ضرورت ایسا کرنے سے کچھ حلق تک پہونچ گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(۲۱) خوراک کا ذرّہ دانتوں میں پھنسا رہنے دینا، اور ایسی اشیاء کا سونگھنا جسکے حلق میں پہونچ جانے کی طرف سے اطمینان نہ ہو مکروہ ہے مثلاً مشک کافور کا سفوف اور عود وغیرہ کے ابخارات، بخلاف ان اشیاء کا جن کی طرف سے اطمینان ہو کہ (انکا اثر) حلق تک نہیں پہونچے گا سونگھنا مکروہ نہیں ہے۔

(۲۲) بیوی کا پیار لینا (بوسہ) اور دوسری محرکات جماع مثلاً چمٹنا، لپٹنا، اور ہاتھ پھیرنا اور بار بار دیکھنا جبکہ ان اشیاء سے شہوت کی تحریک ہو مکروہ ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو مکروہ نہیں۔ اگر پیار اور دوسری محرکات جماع (صحبت) سے اگر انزال ہو جانے کا اندیشہ یا گمان ہو تو ایسا کرنا حرام ہے۔

(کتاب الفقہ ج ۱ ایک صفحہ ۹۲۷)

باب (۱۹)

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا

۱۔ مسواک کرنا۔ ۲۔ سر یا مونچھوں پر تیل لگانا۔ ۳۔ آنکھوں میں دوا یا سرمہ ڈالنا ۴۔ خوشبو سونگھنا۔ ۵۔ گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔ ۶۔ کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔ ۷۔ بھول کر کھانا پینا۔ ۸۔ حلق میں بلا اختیار دھواں یا گرد و غبار یا مکھی وغیرہ چلا جانا۔ ۹۔ کان میں پانی ڈالنا یا بلا قصد چلا جانا۔ ۱۰۔ خود بخود قے آ جانا۔ ۱۱۔ سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہو جانا۔ ۱۲۔ دانتوں سے خون نکلے مگر حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل آیا نہیں۔ ۱۳۔ اگر خواب میں یا صحبت سے غسل کی ضرورت ہو گی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا اور ایسی حالت میں روزہ کی نیت کر لی تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔

(جواہر الفقہ ج ایک صفحہ ۳۷۵)

۱۴۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا خواہ یہ عمل وضو کے علاوہ میں ہو۔ غسل کرنا

۱۵۔ بدن پر بھیگا ہوا کپڑا رکھ کر جسم کو ٹھنڈک پہونچانا۔

۱۶۔ پچھنے (آپریشن) لگوانا اگر روزہ دار کو کمزوری نہ ہو۔

(کتاب الفقہ ج ایک صفحہ ۹۲۴)

✲

باب (۲۰)
مستحباتِ روزہ

(۱) سورج دو بتے ہی نماز سے پہلے روزہ کھولنے میں جلدی کرنا۔

(۲) کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا، اس کے بعد پانی کا درجہ ہے۔

(۳) اور جس چیز سے روزہ افطار کیا جائے وہ طاق عدد میں ہو مثلاً تین یا اس سے زیادہ (کوئی طاق) عدد ہو۔

(۴) افطار کے بعد دعائے ماثورہ کا پڑھنا مثلاً اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

(۵) کچھ نہ کچھ سحری کے وقت کھایا جائے خواہ تھوڑا سا ہی ہو یا صرف پانی کا ایک گھونٹ ہو۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو بلا شبہ سحری میں برکت ہے۔ سحری کا وقت آخری نصف شب ہے اس میں جتنی بھی تاخیر کی جائے افضل ہے۔

(۶) لیکن اتنی دیر نہ کی جائے کہ صبح ہونے کا اندیشہ ہونے لگے۔

(۷) زبان کو بیہودگی سے باز رکھا جائے۔ رہا حرام افعال مثلاً غیبت اور چغلی کا کرنا تو اس سے تو بچنا بہرحال واجب ہے اور رمضان شریف میں تو خاص طور سے بچنے کی تاکید ہے۔

(۸) رشتہ داروں محتاجوں اور مسکینوں کو صدقات وخیرات سے نوازنا۔ اور حصولِ علم میں مشغول رہنا اور قرآن شریف کی تلاوت، درود شریف، ذکر الٰہی میں حتی الامکان دن رات لگے رہنا اور اعتکاف کرنا۔

(کتاب الفقہ جز ایک صد ۹۳)

باب (۲۱)

فدیہ کے مسائل

شیخ فانی کی تعریف

عمر رسید نحیف و ناتواں بوڑھا یا بوڑھیا۔ ایسا بڑھاپا آ گیا ہو کہ اب طاقت آنے کی کوئی امید بھی نہیں، یا ایسا بیمار ہو گیا کہ اب صحت کے آثار نظر نہیں آتے شیخ فانی کا یہ مطلب ہے۔ جو زندگی کے آخری اسٹیج پر پہونچ چکا ہو ادائے گی فرض سے قطعاً مجبور، اور عاجز ہو۔ اور جسمانی قوت و طاقت روز بروز گھٹتی چلی جارہی ہو یہاں تک ضعف و ناتوانی کے سبب یہ قطعاً امید نہ ہو کہ آئندہ بھی کبھی روزہ رکھ سکے، صرف شیخ فانی ہی کیلئے جائز ہے، کہ اپنے روزوں کا فدیہ (مالی بدلہ) دیدے۔

ہاں اس شخص کیلئے بھی فدیہ دیدینا جائز ہے جسنے ہمیشہ روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو اور اس سے عاجز ہو یعنی اسباب معیشت کے حصول یا کسی اور عذر کی وجہ سے اپنی نذر کو پوری نہ کر سکے تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے، روزہ کے بدلہ فدیہ دیدیا کرے اور فدیہ کی مقدار ایک فطرہ کی برابر ہے یا صبح و شام ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھلائے (فدیہ یعنی روزوں کا مالی بدلہ) ان کے علاوہ تمام عذر کا مسئلہ یہ ہے کہ عذر زائل ہو جانے کے بعد روزوں کی قضا ضروری ہے فدیہ دینا درست نہیں ہے یعنی فدیہ دینے سے روزہ معاف نہیں ہوگا۔

اگر کوئی معذور اپنے عذر کی حالت میں مرجائے تو اس پر ان روزوں کی فدیہ کی وصیت کرنا واجب نہیں ہے جو اس کے عذر کی وجہ سے فوت ہوئے ہیں اور

نہ اس کے وارثوں پر یہ واجب ہوگا کہ وہ فدیہ ادا کریں خواہ عذر بیماری کا ہو یا سفر کا یا کوئی شرعی عذر ہو، ہاں اگر کوئی اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا عذر زائل ہو چکا تھا اور وہ قضاءً روزہ رکھ سکتا تھا مگر اس نے قضاءً روزے نہیں رکھے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ ان دنوں کے روزوں کا فدیہ کی وصیت کر جائے جن میں مرض سے نجات پا کر صحتمند رہا تھا یا سفر پورا کر کے مقیم تھا۔ اور یا جو بھی عذر رہا ہو وہ زائل ہو چکا تھا۔

اگر کوئی شخص شیخ فانی سفر کی حالت میں انتقال کر جائے تو اسکی طرف سے ان دنوں کے روزوں کا فدیہ دینا ضروری نہیں ہوگا جن میں وہ سفر میں رہا کیونکہ جس طرح اگر کوئی دوسرا شخص سفر کیحالت میں مر جائے تو اس کے ایام سفر کے روزے معاف ہوتے ہیں۔ اور اسکیلئے بھی ان دنوں کے روزہ معاف ہیں۔

فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۴۲۷ میں شیخ فانی کی یہ تعریف کی ہے کہ اس قدر بوڑھا ہو کہ اس میں بالکل قوت نہیں رہی اور قریب موت کے پہنچ گیا، عمر کی کوئی حد نہیں ہے قوت اور عدم قوت پر مدار ہے جب تک روزہ رکھ سکے اگرچہ بتکلف ہو روزہ رکھے۔ قضاء کے روزہ متواتر رکھنا ضروری نہیں ہے، متفرق رکھے، فدیہ دینا اس وقت تک کافی نہیں ہے جب تک بالکل طاقت روزہ نہ رکھنے کی رہے اور کسی طرح بھی روزہ نہ رکھ سکے۔

فدیہ کا قاعدہ کلیہ

اور اگر قسم کے کفارہ کے روزے تھے اور شیخ فانی ہونے کی وجہ سے روزہ سے عاجز ہو گیا تھا تو ان کے بدلہ کھانا کھلانا جائز نہیں، اور قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو روزہ کہ خود اصل ہو اور کسی دوسرے کا عوض نہ ہو اس کے عوض میں جب روزہ رکھنے سے مایوس ہو تو کھانا دے سکتا ہے، اور جو روزہ کے دوسرے کا بدل ہو خواہ اصل نہ ہو اسکی عوض کھانا نہیں دے سکتا۔ اگرچہ آئندہ روزہ رکھنے سے مایوس

ہو گیا ہو۔

مثلاً قسم کے کفارہ کے روزہ کے بدلے میں کھانا دینا جائز نہیں۔ اس لئے کہ وہ خود دوسرے کے بدل ہیں۔ اور کفارہ ظہار اور کفارہ رمضان میں اپنی غربت کی وجہ سے غلام آزاد کرنے سے یا بوڑھاپے کی وجہ سے روزہ رکھنے سے عاجز ہو۔ تو اس کے عوض میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے اس لئے کہ یہ فدیہ روزہ کے عوض میں نص سے ثابت ہوا ہے۔ (عالمگیری اردو پاکستان ج ۲ صہ ۲۴)

کیا فدیہ رمضان سے پہلے دینا جائز ہے؟

سوال:- رمضان کے روزوں کا فدیہ کی رقم اگر رمضان آنے سے قبل ایڈوانس میں دیجائے تو کیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟ یعنی ابھی روزے نہیں آئے اور روزوں کا فدیہ پہلے ہی دیدیا۔

جواب:- فدیہ روزوں کا بدل ہے اور رمضان کے آنے سے واجب ہوتا ہے، لہٰذا رمضان شروع ہونے سے قبل فدیہ دینا وجود السبب ہونے کی وجہ سے درست نہیں، البتہ رمضان شروع ہونے پر آئندہ ایام کا فدیہ بھی ایکدم دے سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف صدقہ فطر کا وجوب افراد پر ہے جو رمضان سے قبل دینا صحیح ہے بلکہ کئی سالوں کا پیشگی بھی دے سکتے ہیں۔

(احسن الفتاوی پاکستانی ج ۴ صہ ۴۳۶)

فدیہ کی مقدار

ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو صدقہ فطر کی برابر غلہ دیدے یا صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا اس کو کھلادے شریعت میں اسکو فدیہ کہتے ہیں۔

اگر غلہ کے بدلہ اس قدر غلہ کی قیمت دیدے جب بھی جائز ہے۔

(بہشتی زیور حصہ سوم صہ ۲۰ بحوالہ در مختار ج ۱ صہ ۱۹۳)

مظاہر حق جدید جلد ۲ قسط ۵ صفحہ ۲۱ میں قاعدہ کلیہ اس طرح لکھا ہے، ہر ان کے روزے کے بدلے فدیہ کی مقدار نصف صاع میں ایک کلو ۶۳۳ گرام گیہوں یا اسکی قیمت ہے، فدیہ اور کفارہ میں جسطرح تملیک جائز ہے اسی طرح اباحتِ طعام بھی جائز ہے یعنی چاہے تو ہر دن کے بدلے مذکورہ بالا مقدار کسی محتاج کو دیدی جائے اور چاہے ہر دن دونوں وقت بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیا جائے دونوں صورتیں، جائز ہیں، صدقہ فطر کے برخلاف کے اس میں زکوٰۃ کی طرح تملیک ہی ضروری ہے اس بارہ میں یہ اصول سمجھ لیجیے کہ جو صدقہ لفظ " اطعام یا طعام " (کھلانے) کے ساتھ مشروع ہے اس میں تملیک اور اباحت دونوں جائز ہیں اور جو صدقہ لفظ " ایتار یا ادار " (دینے) کے ساتھ شروع ہے اس میں تملیک شرط اور ضروری ہے اباحت قطعاً جائز نہیں ہے۔

گزشتہ سالوں کے فدیہ میں کس وقت کی قیمت کا اعتبار کیا جائے؟

سوال:- اگر بالغ ہونے کے بعد شروع عمر میں روزہ قضاء ہو گئے ہوں، اب ضعیفی کی وجہ سے قضاء رکھنے سے معذوری ہے تو کیا فدیہ میں گندم کی قیمت چالیس سال قبل کی لگائی جائے گی۔ کہ جب روزہ قضاء ہوئے تھے یا موجودہ نرخ کا اعتبار کیا جائے؟

جواب:- فدیہ میں اصل واجب خود گیہوں ہے، قیمت اسکے قائم مقام ہے اسلئے بہرصورت ادا کے وقت کی قیمت کا اعتبار ہو گا۔ (احسن الفتاوی: ج ۴ ص ۴۳۱)

کیا بیمار فدیہ دے سکتا ہے؟

سوال:- ایک شخص بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا اس کا فدیہ کیا ہے؟

جواب:- صحت کے بعد اسکی قضاء رکھنا فرض ہے البتہ اگر صحت کی کوئی امید نہیں رہی

اور آخردم تک روزہ رکھنے کی طاقت لوٹنے سے بالکل مایوسی ہے چھوٹے اور ٹھنڈے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہیں، تو ایک روزہ کے عوض پونے دو کلو گیہوں کی قیمت کسی مسکین کو دیدے۔

(احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۳۴)

متعدد روزوں کا فدیہ ایک شخص کو دینا

سوال:- ایک روزہ کا فدیہ دو مسکینوں کو اسی طرح متعدد روزوں کے فدیے ایک مسکین کو دینا درست ہے یا نہیں؟

جواب:- ایک فدیے کے گیہوں تھوڑے تھوڑے متعدد مساکین کو دینا درست ہے اسی طرح اسکی قیمت بھی اور اسی طرح سے متعدد روزوں کا فدیہ ایک مسکین کو دینا بھی صحیح ہے کفارہ کی طرح نہیں بلکہ صدقۂ فطر کی طرح ہے، لہٰذا متعدد روزوں کا فدیہ ایک مسکین کو دینا درست ہے اور اس میں پریشانی سے سہولت ہے حفاظت ہے ورنہ بڑی رقم میں بڑی دشواریوں کا سامنا ہوگا

(فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۹۹)

فدیہ کے مصارف کیا ہیں؟

فدیہ واجبہ کے مصارف وہ ہی ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں اس میں محتاج ومفلس کو مالک بنانا ضروری ہے خواہ وہ غرباء ومساکین کسی بھی جگہ کے ہوں ان کی ملک ہونا ضروری ہے پس جن مصارف میں تملیک کسی کی نہیں ہوتی، ان مصارف میں رقم کا خرچ کرنا درست نہیں، جیسے تعمیر مسجد، مدرسہ وکنواں، کتب احادیث وفقہ وغیرہ اس میں صرف کرنا بلا کسی تملیک کے جائز نہیں ہے مگر اس حیلہ سے کہ کسی غیر مالک نصاب کی ملک کرکے اس کی طرف سے مذکورہ بالا مصرف میں خرچ کرسکتے ہیں۔

یتیم نابالغ مفلس کے مصارف میں صرف کرنے کیلئے اس کے ولی کو دیدینا درست ہے ، (فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۲۹۵ بحوالہ ردالمحتار ج ۲ صفحہ ۹۱ وصفحہ ۸۵ باب المصرف)

فدیہ کی رقم سے کسی مفلس کا قرض ادا کرنا

سوال :۔ فدیہ کی رقم سے کسی مفلس قرض دار کا قرض جائز ادا کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ وہ قرض خود ادا کر دیا جائے یا اس روپے سے دیکر ادا کر دیا جائے ؟

جواب :۔ اس رقم سے خود قرض ادا کر دینا کسی مفلس مقروض کا درست نہیں ہے البتہ اس مقروض مفلس کو دیدینا درست ہے کہ وہ اپنا قرض ادا کرے

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۲۸۶ بحوالہ ردالمحتار باب المصرف ج ۲ صفحہ ۸۵)

فدیہ کی رقم یتیم خانہ میں دینا

سوال :۔ فدیہ کی رقم کسی یتیم خانہ کے مصارف میں دیجا سکتی ہے یا نہیں اور کسی یتیم نابالغ کے ولی کو اس نابالغ کے مصرف کیلئے دیدینا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ یتیم نابالغ مفلس کے مصارف میں صرف کرنے کیلئے اسکے ولی کو دیدینا درست ہے ۔ (فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۲۹۶ بحوالہ ردالمحتار ج ۲ صفحہ ۸۵ باب المصرف)

فدیہ کی رقم سے کپڑا خرید کر تقسیم کرنا

سوال :۔ فدیہ میں غربا اشخاص کو کپڑا دے سکتے ہیں یا نہیں ؟ موجودہ وقت میں ایک نماز یا روزہ کا فدیہ نقد کی صورت میں ایک روپیہ ہوتا ہے اگر بیس روپیہ کا کمبل خرید کر ایک شخص کو دیدیا جائے تو ایک روزہ کا فدیہ ہوگا یا بیس کا یا بیس کا ہوگا ۔

جواب :۔ فدیہ میں گیہوں کی قیمت کے برابر کپڑا وغیرہ دینا بھی جائز ہے اور متعدد روزوں کے فدیہ کی رقم ایک فقیر کو دینا بھی جائز ہے اس لئے بیس روپے کا

کمبل دینے سے بیس روزوں کا فدیہ ادا ہو گیا۔ غلّہ کی قیمت یا اتنی قیمت کا سامان دینا بھی جائز ہے نابالغ کا باپ اگر مسکین ہو تو اس کو صدقہ دینا جائز ہے البتہ نابالغ کو کھانا کھلانا کافی نہیں ہے۔ (احسن الفتاوی پاکستانی ج ۴ ص ۴۳۵)

باب (۲۲)
افطار کے مسائل
رزقِ حلال کی اہمیت

افطار کے وقت اکل حلال کی پابندی کی جائے اور حرام کے شبہ سے بھی گریز کیا جائے، کیونکہ اس صورت میں روزہ کے کوئی معنیٰ نہیں کہ تمام دن حلال کھانے سے رکا ہے اور جب افطار کرنے بیٹھا تو حرام رزق سے روزہ، افطار کیا۔

یہ روزہ دار اس شخص کی مانند ہے جو ایک محل تعمیر کرائے اور ایک شہر منہدم (اڑوائے) کرائے اس لئے کہ حلال کھانے کی کثرت مضر ہوتی ہے، اور روزہ کثرت کا زور ختم کرتا ہے،

جو شخص بہت سی دوائیں کھانے کے ڈر سے زہر کھائے تو یقیناً وہ شخص بے وقوف کہلانے کا مستحق ہے حرام بھی ایک زہر ہے جس طرح زہر جسم کے لیے مہلک ہے اسی طرح رزق حرام بھی دین کیلئے مہلک ہے اور حلال کھانے کی مثال ایک دوا کی سی ہے جسکی کم مقدار مفید ہے اور زیادہ مضر ہے۔

روزہ کا مقصد یہ ہے کہ حلال کھانا بھی کم کھایا جائے تاکہ مفید ہو ایک روایت نسائی حضرت ابن مسعودؓ سے آپؐ کے الفاظ منقول ہیں "بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جنکے روزہ کا حاصل بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ بھی نہیں" اس حدیث کی مختلف تفسیر منقول ہیں، بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو حرام کھانے سے افطار کرے، بعض لوگوں کے نزدیک اس سے مراد وہ شخص ہے جو حلال رزق سے رکا رہے اور لوگوں کے گوشت یعنی غیبت سے روزہ افطار

کرے بعض لوگوں کی رائے ہے وہ شخص مراد ہے جو اپنے اعضاء کو گناہوں سے نہ بچائے۔

افطار کے وقت حلال رزق بھی اتنا نہ کھایا جائے کہ پیٹ پھول جائے، اللہ کے نزدیک کوئی ظرف اتنا برا نہیں ہے جتنا برا وہ پیٹ ہے جو حلال رزق سے بھر دیا گیا ہو۔

روزہ کا اصل مفہوم (مقصد) ہے کہ پیٹ خالی رہے اور نفس کی خواہشات ختم ہو جائیں۔ اور روزہ سے یہ بھی مقصد ہوتا ہے کہ روزہ دار کے نفس میں تقویٰ پیدا ہو، اور زیادہ کھانے کی صورت میں یہ مقصد ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ جب غذا میں کمی کی جائے اور کمی کی معیار یہ ہے کہ افطار میں اتنا کھایا جائے کہ جتنا کہ عام راتوں میں کھایا جاتا ہے یہ نہیں کہ صبح سے شام تک کے اوقات کا کوٹہ جمع کر لیا جائے اگر ایسا کیا جائے تو ایسے روزہ سے یقیناً اصل مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ (احیاء العلوم ج ا قسط ۴ صفحہ ۵۹۲)

پانچویں چیز افطار کے وقت حلال مال سے بھی اتنا زیادہ نہ کھانا کہ شکم سیر ہو جائے۔ اس لئے کہ روزہ کی غرض اس سے فوت ہو جاتی ہے، مقصود روزہ سے قوت شہوانیہ اور بہیمیہ کا کم کرنا ہے۔ اور قوت نورانیہ اور ملکیہ کا بڑھانا ہے گیارہ مہینے تک بہت کچھ کھایا پیا ہے، اگر ایک مہینہ اس میں سے کچھ کمی ہو جائے گی تو کیا جان نکل جاتی ہے، مگر ہم لوگوں کا حال ہے کہ افطار کے وقت تلافی مافات میں اور سحر کے وقت حفظ ما تقدم میں اتنی زیادہ مقدار کھا لیتے ہیں کہ بغیر رمضان کے اور بغیر روزہ کی حالت کے اتنی مقدار کھانے کی نوبت ہی نہیں آتی، رمضان المبارک بھی ہم لوگوں کے لئے خوید کا کام کرتا ہے، (فضائلِ رمضان صہ ۲۹)

روزہ افطار کرانے کا ثواب

مشکوٰۃ شریف ج ا صہ ۱۷۳ افطار کرانے کے بارے میں احادیث آئی ہیں۔

جنکا مفہوم یہ ہے کہ ۔اگر کوئی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو اس کے صغیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جہنم کی آگ سے نجات ملتی ہے اور اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے کہ جتنا روزہ دار کا روزہ رکھنے کا" اس پر مزید لطف ، اور خدا تعالیٰ کا احسان کے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنی طرف سے روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار کی برابر ثواب رحمت فرمائینگے۔

صحابہ کرام رضنے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کسی میں روزہ کھلوانے کی گنجائش نہ ہو تو وہ کیسے اس ثواب کو حاصل کرے گا، کیونکہ ہم میں سے ہر ایک اس لائق نہیں ہے کہ کسی کو افطار کرائے " آپ نے فرمایا " یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ ایک گھونٹ لسی پلانے یا ایک کھجور کھلانے یا ایک گھونٹ پانی پلانے پر بھی دیدیتے ہیں۔ اور جس نے پیٹ بھر کھانا کھلادیا! اس کو اللہ تعالیٰ میری حوض (کوثر) سے ایسا پانی پلائیں گے جسکی ادنیٰ تاثیر یہ ہوگی کہ جنت میں داخل ہونے تک پھر کبھی اس کو پیاس نہ لگے گی۔

بعض جاہل کسی کے یہاں روزہ افطار نہیں کرتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ کا ثواب جاتا رہے گا اور اگر کسی کے یہاں دعوت قبول کر لیتے ہیں تو افطار کرنے کے لئے اپنے گھر سے کوئی چیز لیجاتے ہیں یہ بہت بڑی جہالت اور کم علمی کی بات ہے۔

فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۹۳ میں اسی ہی کے بارے میں فتویٰ یہ ہے

سوال :- بعض حضرات کا یہ خیال ہوتا ہے کہ غیر کی افطاری سے روزہ نہ کھولا جائے کیونکہ روزہ کا ثواب اسکو پہونچ جائے گا۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب :- یہ عقیدہ فاسد ہے کہ دوسرے کی افطاری سے روزہ نہ کھولا جائے کہ روزہ کا ثواب افطار کرانے والے کو پہونچ جائے گا، حدیث نبوی کا مفہوم ہے کہ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ اور افطار کرانے والے کو روزہ دار کی برابر ثواب ملتا ہے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی ہے (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۳)

(مرتب : محمد رفعت قاسمی)

افطار کیلئے گھنٹہ وغیرہ کا استعمال

سحری کا یا افطاری کا اگر وقت معلوم نہ ہوتا ہو اور روزوں کے فساد کا اندیشہ ہو تو، نقارہ بجانا یا گھنٹہ بجانا یا گولہ وغیرہ کا استعمال درست ہے لیکن مسجد یا اس کی چھت پر نہیں بلونا چاہیے بلکہ مسجد سے ہٹ کر کسی دوسرے مکان یا بلند مقام پر ہونا چاہیے کیونکہ یہ چیزیں احترام مسجد کے خلاف ہیں۔

(فتاوی محمودیہ ج، ص ۲۹۳)

جلدی افطار کرنے کا حکم

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ " روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہیے" اور افطار میں جلدی کرنے والے بندہ خدا کو بہت پیارے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ " جب تک مسلمان روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے دین کا غلبہ رہے گا"۔

اور افطار میں جلدی کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ آفتاب غروب ہونے سے پہلے ہی روزہ کھول لیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب سورج کا غروب ہونا متحقق و یقینی ہو جائے تو پھر افطار میں محض شبہ اور وہم کی بناء پر افطار میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ " رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں زیادہ محبوب بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے"۔

افطار جلدی کرنے کو غلط نہ سمجھا جائے اس لئے آپؐ نے عام فہم قاعدہ بتایا کہ " جب رات آجائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو افطار کا وقت ہو گیا"۔ (ترمذی شریف)

یہ تین کلمات تاکید اور توضیح کیلئے ارشاد فرمائے گئے ہیں تاکہ کوئی یہ گمان

نہ کرے کہ سورج کا صرف کنارہ غروب ہوتے سے یا اس کے بغیر رات کی سی تاریکی (جیسا کہ ابر کے دن) ہوجانے سے افطار درست ہو جائے گا۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱ صفحہ ۱۷۵ دبحوالہ معارف مدینہ جلد دس ص)

افطار میں گھڑی اور جنتری کا استعمال

سوال:- نماز مغرب وافطار کا حکم ایسے وقت دینا جبکہ چند اشخاص کو غروب آفتاب میں کلام ہو کیسا ہے؟ اور ان دونوں کا صحیح وقت کیا ہے۔

جواب:- یہ امر تجربہ اور مشاہدہ پر موقوف ہے، اور اس کے جاننے والے ہر وقت میں موجود رہتے ہیں، اور صحیح گھڑی سے اور جنتری طلوع وغروب سے بھی اس میں مدد ملتی ہے، پس جو جنتری طلوع اور غروب کی صحیح ہو، اور اس کا تجربہ ہو چکا ہو صحیح گھڑی سے اس کے مطابق افطار اور مغرب کی نماز کا حکم کیا جائے گا، اور اکثر زمانوں میں مشاہدہ اور علامات سے بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۴۹۸)

فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ صفحہ ۱۰۸ میں اس طرح درج ہے، مغرب کی اذان و نماز اور افطار کا مدار غروب آفتاب پر ہے نہ کہ گھڑی یا جنتری پر گھڑی اور جنتری غروب کے تابع ہیں یہ غلط بھی ہو سکتی ہیں ان سے ایک حد تک امداد لی جا سکتی ہے ان پر مدار نہیں رکھا جا سکتا ہے، لہٰذا اگر آپ دیکھ لیں کہ آفتاب چھپ گیا یا دوسرے کے خبر دینے اور قرائن سے یقین ہو جائے کہ سورج غروب ہو گیا تو ضرور افطار کر لیجئے اور جیسے ہی یقین ہو جائے کہ فوراً افطار کر لیجئے اب احتیاط وغیرہ کے تصور (چکر) میں تاخیر کرنا درست نہیں ہے، اور جب تک آپ خود اپنے مشاہدہ یا قابل یقین خبر یا اعلان کی بنا پر یقین حاصل نہ ہو بلکہ تردد ہو تو صرف جنتری یا گھڑی پر اعتماد کر کے نماز پڑھنا اور افطار کرنا درست نہیں ہے، لیکن اگر مطلع صاف نہ ہو جس کی وجہ سے آفتاب کو ڈوبتا ہوا نہ دیکھ سکیں، تو پھر چند

منٹ کی تاخیر کی جاسکتی ہے" (فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ صفحہ ۱۰۸)

مسجد میں افطار و سحر کرنا

سوال:۔ مسجد میں روزہ افطار کرنا، ایسے ہی سحری کھانا کیسا ہے؟ اگر مکان پر افطار کیا جائے تو نماز فوت ہو جاتی ہے، لہٰذا کیا کرے؟

جواب:۔ بہتر یہ ہے کہ ایسی صورت میں اعتکاف کی نیت کرے، مسجد میں افطار کرنا یا سحری کھانا درست ہے لیکن جہاں تک ممکن ہو مسجد کو ملوث (خراب) نہ کیا جائے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ایک صفحہ)

غروب سے قبل اذان پر افطار

سوال:۔ مؤذن نے اذان تقریباً سات منٹ پہلے دیدی، میں نے اس اذان پر روزہ افطار کر لیا۔ کیا میرا روزہ ہوگیا یا نہیں؟

جواب:۔ روزہ نہیں ہوا، اگر آپ کو اسی اذان کے صحیح وقت پر ہونے کا ظن غالب تھا، تو صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔ اور اگر شبہ تھا تو کفارہ بھی واجب ہے۔ (احسن الفتاویٰ پاکستان ج ۴ صفحہ ۴۲۶)

زکوٰۃ کے پیسے سے مسجد میں افطار کرانا؟

سوال:۔ کیا زکوٰۃ کے پیسے کو مسجد یا سحری یا افطاری یا شبینہ میں خرچ کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ رمضان کی افطاری کا یا شبینہ میں زکوٰۃ کا دینا اس طرح جائز ہے کہ افطار کھانے والے یا شبینہ کا کھانے والے مسکین ہوں اور تملیکاً (مالک بنا دیا جائے) ان کو افطار یا کھانا تقسیم کر دیا جائے، اگر غنی مالدار ہوں گے تو جائز نہیں ہے۔ (کفایت المفتی ج ۴ صفحہ ۲۸۵ بحوالہ فتاویٰ ہندیہ ج صفحہ ۲۰۰)

افطار کا صحیح وقت

آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہوجانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے، ہاں اگر بادل وغیرہ کی وجہ سے اشتباہ ہو تو دو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے، اور تین منٹ کی احتیاط بہرحال کرنا چاہیئے، کھجور اور خرما سے افطار کرنا افضل ہے اور اگر کسی دوسری چیز سے افطار کریں تو اس میں بھی کوئی کراہت نہیں۔ (جواہر الفقہ ج ۱ ایک صفحہ ۳۸۱)

افطاری کیا ہونی چاہیئے

کھجور اور چھوہارے سے افطار کرنا افضل ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم ج ۶ صفحہ ۴۹۳ بحوالہ مشکوٰۃ شریف کتاب الصوم ج ۱ ص ۱۷۵)

تازہ کھجور سے افطار مستحب ہے وہ نہ ہو تو خشک کھجور سے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پانی سے۔ (احسن الفتاویٰ ج ۴ صفحہ ۴۳۶)

آنحضرت صلعم کی افطاری

حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتی تھیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند (یعنی تین) چلو پانی پی لیتے۔ ترمذی کی ایک اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ تین کھجوروں سے یا کسی ایسی چیز سے جو آگ کی پکی ہوئی نہ ہوتی تھی روزہ کھولنا پسند فرماتے تھے۔ تشریح:۔ کھجور یا پانی سے افطار کرنے میں بظاہر حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے اور کھانے کی خواہش پوری طرح ہوتی ہے اس صورت میں جو چیز کھائی جاتی ہے اسکو معدہ اچھی طرح قبول و ہضم کرتا ہے، لہٰذا ایسی حالت میں جب شیرینی معدہ میں پہونچتی ہے تو بدن کو بہت زیادہ فائدہ پہونچتا ہے کیونکہ شیرینی (مشکل)

کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ اسکی وجہ سے قوائے جسمانی میں قوت جلد سرایت کرتی ہے خصوصاً قوت باصرہ (نگاہ) کو شیرنی سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ اور چونکہ عرب میں شیرنی اکثر کھجور ہی ہوتی تھی اور اہل عرب کے مزاج اس سے بہت زیادہ مانوس تھے، اس لئے کھجور سے افطار کرنے کیلئے فرمایا گیا ہے اور کھجور نہ پانے کی صورت میں پانی سے افطار کرنے کیلئے فرمایا گیا ہے کیونکہ یہ ظاہری اور باطنی طہارت و پاکیزگی کیلئے فالِ نیک ہے۔

ابن مالک رح فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ اسکی علت شارع علیہ السلام کے حوالہ کردی جائے۔ (مظاہر حق ج ۲ ص ۹۵)

افطاری کی وجہ سے جماعت میں تاخیر

سوال:- افطار کے وقت لوگوں کی افطاری لائی ہوئی کھاکر مغرب کی نماز ادا کرتے ہیں ایک شخص اس پر معترض ہے کہ نماز کے بعد کھاؤ، اور اذان ہوتے ہی صرف چھوہارے سے روزہ افطار کر کے فوراً نماز کو کھڑے ہو جاؤ، اور وہ شخص ناراض ہو کر مغرب کی نماز الگ پڑھتا ہے، شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب:- افطاری کی وجہ سے مغرب کی نماز میں کچھ دیر کرنا جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں ہے اطمینان سے روزہ افطار کر کے اور پانی پی کر اور کچھ کھاکر جو موجود ہو نماز پڑھنی چاہیئے۔

پس جو شخص ایسی معمولی تاخیر کی وجہ سے ناراض ہوا اور علیحدہ نماز پڑھنے لگا اسنے خطا کی اس کو چاہیئے جماعت میں شریک ہو کر اور اس تاخیر کو جو روزہ افطار کرنے کی وجہ سے ہے خلاف شرع نہ سمجھے یہ عین شریعت کا حکم ہے

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۲۵ بحوالہ عالمگیر ۱/۲۹)

جب وقت میں گنجائش ہے اور ایک ضروری امر کی وجہ سے ذرا دیر کی جاتی ہے تو اس میں قطعاً کوئی مضائقہ نہیں، مشکوٰۃ شریف کی حدیث باب تعجیل الصلوٰۃ ج ۱ ص ۶۱

سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک ستارے زیادہ تعداد میں آسمان پر نکل کر پھیل جائیں، تاخیر میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (مرتب) محمد رفعت قاسمی

مشترکہ افطاری کا ثواب کس کو ملے گا؟

سوال:۔ چار اشخاص افطاری کیلئے چار روٹی لائے اور ایک جگہ رکھدی، پانچ سات افراد تھے اوپر کی روٹی سے روزہ افطار کر لیا باقی تینوں کو بھی افطاری کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

جواب:۔ ان تینوں کو بھی ثواب ملے گا۔ (فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۹۵)

غیر مسلم کی چیز سے افطار کرنا

سوال:۔ ایک ہندو مشرک ہر ماہ رمضان میں دودھ اور کھانڈ اور برف خرید کر مسلمانوں کے حوالہ کر دیتا ہے اس سے روزہ افطار کرنے میں کچھ حرج تو نہیں؟

جواب:۔ اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۴۹۳)

کفایت المفتی ج ۴ ص ۲۳۴ پر یہ درج ہے:

غیر مسلم کی بھیجی ہوئی اشیاء قبول کرنا اور ان چیزوں کو افطار کے وقت استعمال کرنا جائز ہے۔

طوائف کی افطاری سے افطار کرنا

سوال:۔ طوائف کی بھیجی ہوئی افطاری سے روزہ افطار کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ خلاف تقویٰ ہے (گو از راہ فتویٰ بصورت عدم علم حرمت درست ہے) یعنی حرام مال کا علم نہ ہونے کی صورت میں درست ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم
ج ۶ ص ۴۹۴)

غیر مسلم کے پانی سے روزہ کھولنا

سوال :- ایک روزہ دار نے ہندو سے پانی لے کر روزہ افطار کیا، ایک شخص کہتا ہے کہ روزہ جاتا رہا، وہ پانی حرام ہے ہندو کافر ہیں، صحیح کیا ہے؟

جواب :- اس روزہ دار کا ہندو مذکور سے پانی لے کر وقت پر روزہ افطار کرنا، جائز اور حلال ہے، جھگڑا کرنے والے کا جھگڑنا غلط ہے، اس کو جھگڑا نہ کرنا چاہیئے، یہ اسکی ناواقفیت اور بے علمی کی بات ہے؛

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۵۰۶)

نمک کی کنکری سے افطار کرنا

چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز اس سے افطار کرلے اگر وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے بعض حضرات نمک کی کنکری سے افطار کرتے ہیں، اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط عقیدہ ہے۔

(بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۱۵ بحوالہ ترمذی)

دوا سے روزہ افطار کرنا

سوال :- جو شخص مریض ہو وہ دوا سے رمضان شریف میں روزہ افطار کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب :- وہ شخص دوا سے روزہ افطار کرے اس میں کچھ حرج نہیں۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۵۰۶)

حقہ سے افطار کرنا

سوال :- جس شخص نے روزہ رکھا افطار کیا حقہ سے، اور بے ہوش ہوگیا اس کا

روزہ جائز ہے یا نہیں؟
جواب:- "اسکا روزہ ہو گیا" حاشیہ میں یہ ہے" اس لئے کہ روزہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزہ کی نیت کے ساتھ کھانا پینا اور جماع کے چھوڑ دینے کا نام ہے اور اس پر اس نے عمل کیا۔ (فتاویٰ دار العلوم ج ۶ صفحہ ۴۹۸ بحوالہ رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۱)

افطار کے وقت قبولیت کا حکم

روزہ دار کو ہر افطار کے وقت ایک ایسی دعار کی اجازت ہوتی ہے، جس کے قبول کرنے کا خاص وعدہ ہے۔ (الحدیث حاکم، بہشتی زیور ج ۳ ص ۱۰)

افطار کی دُعار

حدیث میں ہے جب تم میں سے کسی کے سامنے کھانا قریب کیا جائے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہو (یعنی روزہ افطار کرنے کیلئے کوئی چیز اس کے پاس رکھی جائے تو چاہیئے کہ یعنی افطار سے پہلے یہ دعار پڑھے:- بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (بہشتی زیور حصہ سوم ص ۴۲ بحوالہ دار قطنی)

مؤذن پہلے افطار کرے یا اذان دے؟

سوال:- رمضان میں افطار کے بعد کتنی دیر سے اذان دیجائے؟
جواب:- غروب آفتاب کے بعد افطار کر کے اذان پڑھے، افطار کی وجہ سے جماعت میں پانچ سات منٹ تاخیر کی گنجائش ہے۔ فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۳۸

افطار اور مغرب کی نماز کا وقت

سوال:- مغرب کی نماز کا وقت اور افطار کا وقت سورج غروب پر ہی ہو جاتا ہے

یا کچھ دیر بعد میں، جبکہ پہاڑ چھ سات کوس مغرب کی جانب فاصلہ پر واقع ہو اور آفتاب پہاڑ کے پیچھے ہو جائے تو افطار و مغرب کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے یا نہیں، ؟

جواب:۔ افطار اور مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہوتے ہی ہو جاتا ہے کچھ دیر کی ضرورت نہیں اگرچہ جانب مغرب پہاڑ واقع ہو، کیونکہ غروب کے یہ معنی نہیں کہ دنیا میں کہیں بھی سورج نظر نہ آئے ایسا تو ممکن نہیں کہیں غروب ہوتا ہے اور کہیں طلوع۔

بلکہ غروب کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے افق سے غروب ہو جائے اور مشرق میں تاریکی نمودار ہو جائے، ہاں اگر کوئی شخص پہاڑ پر کھڑا ہوا آفتاب دیکھ رہا ہے اسکو افطار حلال نہیں کیونکہ اس کے افق سے آفتاب غائب نہیں ہوا ہے

(امداد الفتاوی ج ۱ ص ۱۷۰ بحوالہ الرشاد ج ۲ ص ۲۰)

مظاہر حق جدید ج ۲ قسط ۴ میں ہے " شہروں میں آفتاب غروب ہونے کی علامت یہ ہے کہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جائے یعنی جہاں سے صبح صادق شروع ہوتی ہے وہاں تک پہونچ جائے، آسمان کے بیچوں بیچ سیاہی کا پہونچنا شرط نہیں ہے

افطار کیوجہ سے جماعت میں تاخیر

سوال:۔ ماہ رمضان میں افطار کے وقت مغرب کی نماز کس قدر تاخیر سے کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ افطار کیلئے جماعت مغرب میں پانچ سات منٹ کی تاخیر کی گنجائش ہے۔

(فتاوی رحیمیہ ج ۲ ص ۳ بحوالہ کبیری ص ۲۳۲)

باب (۲۳)
صدقہ فطر کے مسائل

عید کا دن بہت مبارک اور خدا کی مہمانی کا دن ہے۔ آج کے دن ہم سب خدا کے مہمان ہیں، اسی وجہ سے آج کا روزہ حرام ہوگیا۔ کیونکہ جب خدا نے ہمیں لمہان بنا کر کھانے پینے کا حکم دیا ہے تو ہم کو اس سے منہ موڑنا ہرگز نہ چاہیئے آج کے دن روزہ رکھنا گویا خدا کی مہمانی کو رد کرنا ہے۔ یہ ہم مسلمانوں کا بہت بڑا تیوہار ہے، ہمارے تیوہار میں کھیل تماشہ اور ناچ گانا وغیرہ نہیں ہوتا۔ کسی کو تکلیف دینا، ستانا نہیں ہوتا، بلکہ جسکو خدا نے دیا ہے وہ دوسرے ضرورتمندوں کی ضرورتیا پوری کرتا ہے، مالدار جب اپنے پھول سے بچوں کو اُجلے اُجلے کپڑوں میں خوشی خوشی اُچھلتا کودتا دیکھتا ہے تو غریب کے مرجھائے ہوئے چہرے اور اس کے بچوں کی حسرت بھری نظریں اس سے دیکھی نہیں جاتیں۔ مسلمان دولتمند اپنے گھر کے اس قسم کے خوشبودار اور لذیذ کھانوں کو اس وقت تک ہاتھ نہیں لگاتا جب تک کہ مفلس پڑوسی کے گھر میں سے دھواں اُٹھتا نہ دیکھ لے۔ بھلا میری کیا عید اگر میرا پڑوسی آج کے دن بھی بھوکا رہا بھلا میری جگمگ بیوی مجھے کیسے بھا سکتی ہے جبکہ برابر میں ایک نادار کی بیوی کے کپڑوں میں تین تین پیوند ہیں۔ اگر خدانخواستہ ہم اتنے غیرت مند نہیں رہا۔ اور مسلمان غیرتمند کیوں نہ ہو؟ تو ہمارا غیور خدا تو اسکو برداشت نہیں کرسکتا کہ میرا ایک محتاج بندہ اپنے میلے کپڑوں کی وجہ سے عید کی نماز تک میں شریک ہونے سے شرمارہا ہے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے جب اپنے ساتھ کھیلنے والے بچوں کے پاس چہل پہل کرتے ہوئے شاندار کپڑے اور کھنا کھن بجتے ہوئے پیسے دیکھکر اپنی ماں سے منہ بسور کر اماں ہم بھی ایسا ہی

لیں گے دیکھتے ہیں. پھر ان کی ماں بچوں کو کلیجے سے لگاتے ہوئے آنسوں پونچھتے ہوئے کہتی ہے کہ بیٹا ہاں تم کو بھی دلائیں گے۔ اور یہ کہتے ہوئے مارے غم کے بے اختیار اسکی چیخ نکل پڑتی ہے اور اس کے دکھی دل پر فکر وغم کے بادل چھا جاتے ہیں تو یہ منظر خدائے رحیم وکریم سے دیکھا نہیں جاتا۔ اور کون غیرتمند دیکھ سکتا ہے؟ ۔ اس لیئے خدا نے اپنے خوش حال بندوں پر یہ لازم کر دیا ہے کہ جب تک وہ میرے غریب بندوں اور بندیوں کے آنسوں نہ پونچھ دیں، جب ان کا تن نہ ڈھانپ دیں، جب تک ان کا چولہا گرم نہ کر دیں، جب تک ان کے نونہالوں کو مسکراتا نہ دیکھ لیں خود عید نہ منائیں، جب تک ان کے دل کی کلی نہ کھِل جائے میرے سامنے نہ آئیں جب تک اسکی بیوی کی سکھ سے عید منانے کا انتظام نہ ہو جائے۔ اپنی بیوی کی پازیب، کو بیڑی اور ہار کو طوق سمجھیں. آپس کی اس ہمدردی کے کم سے کم اور مزدوری سے حصے کا نام "صدقۃ الفطر" ہے صدقہ فطر مسلمانوں کی آپس کی ہمدردی کا وہ کم سے کم اور گرے سے گرا حصہ ہے کہ اگر اتنا بھی نہ ہو تو مالداروں پر خدائی قہر اترتا ہے ان کی کمائیوں کی برکتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ خدائے قہار ان کے پیچھے ایسی الجھنیں لگا دیتا ہے ہے کہ صدقہ فطر سے کہیں زیادہ پیسہ برباد ہو جاتا ہے اور کسی غریب کے ایک دن کے رونے کی پرواہ نہ کرنے کی سزا میں خدائے غیور اس بے غیرت دولتمند کو کبھی کبھی برسوں گھٹنوں میں سر دے کر رلاتا ہے اور جب یہ بندے خوشیوں اور مسرتوں میں دوسروں کو اپنا شریک نہیں بناتے تو خدائے دانا وبینا غموں تکلیفوں، آنسوں اور ہچکیوں میں دونوں کو شریک کر کے اپنے تمام بندوں کو یکسا کر دیتا ہے (رمضان کیا ہے؟ ص ۱۷۵)

صدقۂ فطر کے شرائط

صدقہ، فطر واجب ہے فرض نہیں اور صدقہ، فطر کے واجب ہونیکے لئے

صرف تین چیزیں شرط ہیں۔ (۱) آزاد ہونا (۲) مسلمان ہونا (۳) کسی ایسے مال کے نصاب کا مالک ہونا جو اصلی ضرورتوں سے فارغ ہو۔ اور قرض سے بالکل یا بقدر ایک نصاب کے محفوظ ہو۔ اس مال پر سال کا گذرجانا شرط نہیں نہ مال کا تجارتی ہونا شرط ہے نہ صاحب مال کا بالغ ہونا اور عاقل ہونا شرط ہے یہاں تک نابالغ بچوں اور مجنونوں پر صدقۂ فطر واجب ہے ان کے اولیار کو ان کی طرف سے ادا کرنا چاہیئے اور اگر ولی نہ ادا کرے اور وہ اس وقت خود مالدار ہوں تو بالغ ہوجانے کے بعد یا جنون زائل ہوجانے کے بعد خود ان کو عدم بلوغ یا جنون کے زمانے کا صدقہ فطر ادا کرنا چاہیئے۔

صدقۂ فطر کا حکم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی سال دیا تھا جس سال رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تھے۔

صدقۂ فطر کی مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ دن خوشی کا ہے اور اس دن اسلام کی شان وشوکت کثرتِ جمعیت کے ساتھ دکھائی جاتی ہے اور صدقہ دینے سے یہ مقصد خوب کامل ہوجاتا ہے علاوہ اس کے اس میں روزہ کی تکمیل ہے، صدقہ فطر کے دینے سے روزہ مقبول ہوجاتا ہے، اور اس صدقہ میں حق تعالےٰ کا عظیم الشان احسان کہ اس نے ماہِ مبارک سے مشرف کیا اور اس میں روزہ رکھنے کی ہم کو توفیق دی۔ اور کچھ ادائے شکر بھی ہے۔

(علم الفقہ ج ۴ صفحہ ۵ وصفحہ ۶)

صدقۂ فطر ادا کرنا اس شخص کے ذمہ واجب ہے جو صاحبِ نصاب مالدار ہو یعنی ۵۲ تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو،

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۳۲۶ درمختار ج ۳ صفحہ ۹۹)

ضرورتِ اصلیہ کیا ہے

کسی کے پاس بڑا بھاری گھر ہے اگر بیچا جائے تو ہزار پانچسو کا بکے اور پہننے کے قیمتی قیمتی کپڑے ہیں مگر ان میں سچا (چاندی سونے کا) گوٹا نہیں ہے، اور خدمت

کیلئے دو چار خدمت گار ہیں گھر میں ہزار پانچسو کا ضروری اسباب بھی ہے مگر زیور نہیں، اور وہ سب کام میں آیا کرتا ہے یا کچھ سامان ضرورت سے زائد بھی موجود ہے اور کچھ سچا گوٹا اور زیور وغیرہ بھی ہے لیکن وہ اتنا نہیں جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ایسے پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔ (بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۳۲ بحوالہ نور الایضاح ص ۱۲۱)

نیز کسی کے پاس ضروری سامان سے زائد اسباب ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے تو قرض کا اندازہ (تخمینہ) لگا کر دیکھو کیا بچتا ہے اگر اتنی قیمت کا سامان بچ جائے جتنے پر زکوٰۃ واجب ہو جائے تو صدقہ واجب ہے اور اگر اس سے کم بچے تو واجب نہیں۔ (بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۳۲ بحوالہ ہدایہ ج ۱ صفحہ ۱۸۹)

خالی مکان ضرورتِ اصلیہ میں داخل ہے یا نہیں؟

کسی کے دو گھر ہیں ایک میں خود رہتا ہے اور ایک خالی پڑا ہے یا کرایہ پر دے رکھا ہے تو دوسرا مکان ضرورت سے زائد ہے اگر اسکی قیمت اتنی ہو جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اور ایسے کو تو زکوٰۃ کا پیسہ دینا بھی جائز نہیں ہے البتہ اگر مالک مکان کا اسی پر گزر اوقات ہے (یعنی کوئی آمدنی کا ذریعہ نہیں ہے) تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہو جائے گا اور اس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوگا اور زکوٰۃ کا پیسہ لینا دینا درست ہوگا۔

خلاصہ یہ ہوا جس کو زکوٰۃ وصدقہ واجبہ کا پیسا لینا درست ہے اس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے اور جسکو صدقہ اور زکوٰۃ کا لینا دینا درست نہیں اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ (بہشتی زیور ج سوم صفحہ ۳۵ بحوالہ فتاویٰ خانیہ ج ایک صفحہ ۲۲۶)

جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر صدقہ فطر بھی واجب ہے لیکن فرق یہ ہیکہ زکوٰۃ کے نصاب میں تو سونا، چاندی یا تجارت کا مال ہی ہونا ضروری ہے اور صدقہ فطر واجب ہونے کیلئے صرف یہی تین چیزیں نہیں بلکہ اس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لیا جاتا ہے، ہاں یہ بات دونوں نصابوں میں شرط ہے کہ اپنی روزمرہ کی ضرورتوں

سے زائد ہو اور قرضے سے بچا ہوا ہو۔

چنانچہ اگر ایک شخص کے پاس روزانہ پہننے کے کپڑوں کے علاوہ کچھ اور کپڑے رکھے ہوں، یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے، پیتل، اسٹیل، چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہیں یا اس کا کوئی مکان خالی پڑا ہوا ہے یا اور کسی قسم کا سامان ہے اور روزانہ کی ضرورت سے زائد ہے تو اگر ان چیزوں کی قیمت مل کر نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو جاتی ہے تو اس پر زکوٰۃ تو فرض نہیں لیکن صدقہ فطر واجب ہے، اور ایسی طرح صدقہ فطر کے نصاب پر سال گزرنا بھی ضروری نہیں بلکہ اگر اسی دن اتنے مال کا مالک ہوا ہو تب بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

(رمضان کیا ہے؟ صفحہ ۱۰۲)

جو صاحب نصاب نہ ہو اسکیلئے حکم

ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ "غنی بھی صدقہ فطر ادا کرے اور فقیر بھی صدقہ دے" ان دونوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے "اللہ تعالٰی اس مالدار کو تو اس کے صدقہ فطر دینے کی وجہ سے پاکیزہ بنا دیتا ہے اور فقیر (جو مالکِ نصاب نہ ہو) اسکو اس سے زیادہ عنایت فرماتا ہے جتنا اس نے صدقہ فطر کے طور کے برابر دیا ہے"

یہ بشارت اگرچہ مالدار کیلئے بھی ہے کہ اللہ تعالٰی اس کے مال میں اس سے کہیں زیادہ برکت عطا فرماتے ہیں جتنا اس نے دیا ہے مگر اس بشارت کو فقیر کے ساتھ مخصوص اس لئے فرمایا تاکہ اس کی ہمت افزائی ہو، اور وہ صدقہ فطر دینے میں پیچھے نہ رہے۔ (مظاہر حق جدید قسط سوم ج ۲ صفحہ ۵۵)

صدقہ فطر کسوقت واجب ہوتا ہے؟

صدقہ فطر کا وجوب عید الفطر کی فجر طلوع ہونے پر ہوتا ہے لہٰذا جو شخص قبل طلوع فجر کے مرجائے یا فقیر ہو جائے، اس پر صدقہ فطر واجب نہیں، اسی طرح جو شخص بعد

طلوع فجر کے اسلام لائے اور مال پا جائے یا جو لڑکا، لڑکی فجر طلوع ہونے سے پہلے پیدا ہوا ہو یا جو شخص فجر کے طلوع ہونے سے پہلے اسلام لائے یا مال پا جائے اس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ (علم الفقہ حصہ چہارم ص۵۱)

عید کے دن جس وقت فجر کا وقت آتا ہے اسی وقت یہ صدقہ واجب ہوتا ہے تو اگر کوئی فجر کا وقت آنے سے پہلے ہی مر گیا تو اس پر صدقہ فطرہ واجب نہیں اس کے مال میں سے نہ دیا جائے۔ (بہشتی زیور حصہ سوم ص۳۵ بحوالہ عالمگیری جلد ایک ص۱۹۲)

رمضان سے پہلے صدقہ فطر دینا

سوال :- صدقۂ فطر کی ادائیگی کا کیا وقت ہے؟ رمضان سے پہلے مثلاً شعبان یا رجب میں ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب :- اختلافی مسئلہ ہے، رمضان سے پہلے کا قول بھی ہے، اس پر عمل کرنا خلاف احتیاط ہے۔ ماہ رمضان میں بھی ادا کرنے میں اختلاف ہے، مگر قوی یہ ہے کہ درست ہے اور صدقہ ادا ہو جائے گا۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص۱۷۷ بحوالہ ج ۲ البحر الرائق ص۲۵۵)

صدقہ فطر رمضان شریف میں دینا درست ہے خواہ کسی بھی عشرہ میں دیدے

(فتاویٰ دار العلوم ج۶ ص۳۰۵)

صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

صدقہ فطر کا ادا کرنا اپنی طرف سے بھی واجب ہے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی بشرطیکہ وہ فقیر یعنی صاحب نصاب نہ ہوں اور اپنی خدمت گار لونڈی غلاموں کی طرف سے بھی اگرچہ وہ کافر ہوں، نابالغ اولاد اگر مالدار ہوں تو ان کے مال سے ادا کرے، اور اگر مالدار نہیں ہیں تو اپنے مال سے، بالغ اولاد اگر مالدار ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہاں احساناً

اگر ادا کر دے تو جائز ہے یعنی پھر ان اولاد کو دینے کی ضرورت نہیں رہے گی، اور اگر بالغ اولاد مالدار تو ہوں مگر مجنون ہوں تب بھی ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے مگر انہیں کے مال سے، جو لونڈی غلام خدمت کے نہ ہوں بلکہ تجارت کے ہوں ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔

باپ اگر مر گیا ہو تو دادا باپ کے حکم میں ہے یعنی پوتے اگر مالدار ہیں تو انکے مال سے ورنہ اپنے مال سے ان کا صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے،

(علم الفقہ ج سوم صفحہ ۵۳)

فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ صفحہ ۳۲۴ بحوالہ عالمگیری میں اس طرح لکھا ہے۔

عورت پر جب کہ صاحب نصاب ہو تو فطرہ اسی پر واجب ہے اگر شوہر ادا کر دے گا تو ادا ہو جائے گا، باپ پر نہیں ہے"

صدقہ فطر میں اجازت کی ضرورت ہے یا نہیں؟

سوال:- جس طرح کسی دوسرے شخص کی زکوٰۃ اسکی اجازت کے بغیر ادا نہیں ہوتی تو کیا یہی حکم صدقہ فطر کا بھی ہے یا کچھ فرق ہے؟

جواب:- ہاں یہی حکم صدقہ فطر کا بھی ہے اجازت ضروری ہے لیکن چونکہ صدقہ فطر کی مقدار کم اور معلوم ہے اس لیئے بیوی اور اولاد کی طرف سے جو اس کے عیال (زیر کفالت) میں ہیں ادا کر دیتا ہے، اور عادتاً اسکی اجازت ہوتی ہے اس لیئے استحساناً جائز ہے، بخلاف زکوٰۃ کے اسکی مقدار نا معلوم اور زیادہ ہوتی ہے بغیر کہے ادا کرنے کی عادت نہیں ہے اس لیئے اجازت اور وکالت ضروری ہے،

(فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ صفحہ ۱۷۳ بحوالہ شامی ج ۲ صفحہ ۱۰۳)

جسنے روزے نہ رکھے ہوں اسکا حکم

جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے

اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب دونوں میں کچھ فرق نہیں ، بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۳۵ بحوالہ عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲ اور فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۱۱۴ پر " جسنے روزے نہ رکھے ہوں تب بھی اس پر صدقہ فطر واجب ہے نہ ادا کیا ہو تو اب دیدے جب تک وہ ادا نہ کرے بری الذمہ نہ ہوگا "

شادی شدہ لڑکی کا فطرہ کس پر واجب ہے ؟

سوال :- لڑکی کی شادی ہو چکی ہو . اور وہ لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر ہے ، نابالغ ہے اسکا فطرہ کس پر ہے ماں باپ پر یا سسرال والوں پر ؟

جواب :- اگر وہ لڑکی مالدار ہے تو خود اس کے مال میں صدقہ فطر واجب ہے خواہ بالغ ہو یا نابالغ اور اگر مالدار نہیں تو بالغ ہے تو کسی کے ذمہ نہیں ، اور اگر مالدار نہیں اور نابالغ ہے اور رخصت نہیں ہوئی تو باپ کے ذمہ اور اگر رخصت ہو گئی تو باپ کے ذمہ نہیں ، (امداد الفتاویٰ جدید ج ۲ ص ۸)

مال تقسیم ہونے کے بعد صاحب نصاب نہ ہو تو کیا فطرہ واجب ہے ؟

سوال :- چار بھائیوں کا مال مشترک ہے اگر تقسیم کیا جائے تو کسی کا حصہ بقدر نصاب نہیں ہوتا ہے کیا قربانی یا صدقہ واجب ہے ؟

جواب :- اس صورت میں کہ کسی ایک بھائی کا حصہ قدر نصاب کو نہیں پہنچتا کسی پر بھی فطرہ اور قربانی واجب نہیں ہوگی ۔ (فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۳۰۲ بحوالہ رد المحتار باب صدقۃ الفطر ج ۲ ص ۹۹)

جو جوان لڑکے اپنی کمائی باپ کو دیتے ہیں اُنکے فطرے کا حکم

سوال :- ایک شخص کے دو لڑکے ہیں جو کچھ کماتے ہیں باپ کو دیتے ہیں لڑکوں کے پاس کچھ نہیں ہے تو ایسی حالت میں ان بھائیوں پر صدقۂ فطر ، زکوٰۃ یا قربانی واجب ہے یا نہیں ؟

جواب:- ان پر زکوٰۃ اور صدقہ فطر اور قربانی واجب ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۳۱۱ بحوالہ ردالمحتار ج ۲ ص ۹۹)

کیا صاحبِ نصاب بچہ بالغ ہونے کے بعد فطرہ ادا کرے؟

سوال:- اگر بچہ مالکِ نصاب ہے۔ اور اس کا ولی اسکی طرف سے صدقہ فطر ادا نہ کرے تو اس بچہ پر بالغ ہونے کے بعد ادا کرنا کیا واجب ہے؟

جواب:- ہاں اس کو بالغ ہونے کے بعد صدقہ فطر ادا کرنا ہوگا، اگر بچہ صاحب نصاب نہ ہو گو باپ صاحب نصاب تھا، اور اس نے ادا نہ کیا تو بچہ پر بالغ ہونے کے بعد ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۸۲)

سب کا فطرہ ادا کرنے کی گنجائش نہ ہو تو؟

اگر کسی شخص کے پاس اتنا مال غلہ موجود ہو کہ کچھ لوگوں کا صدقہ ادا کر سکتا ہے اور کچھ لوگوں کا ادا نہیں کر سکتا تو ان لوگوں کا صدقہ پہلے ادا کرے جن کے نفقہ کی تاکید زیادہ ہو، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد کے نفقہ (خرچہ) کو بیوی کے نفقہ پر اور بیوی کے نفقہ کو خادم کے نفقہ پر مقدم فرمایا ہے۔

مسلمان مرد پر اس کا، اسکی: بیوی، بچوں، غلاموں اور ان رشتہ داروں کا صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے، جنکا خرچہ اس پر رہے، جیسے باپ، دادا، ماں، نانی، وغیرہ حدیث میں ان لوگوں کا صدقہ ادا کرنا جنکا خرچہ تم اٹھاتے ہو۔

(احیاء العلوم ج ۱ ایک قسط ۵ ص ۲۷ بحوالہ ابو داؤد شریف)

فطرہ عید گزر جانے سے معاف نہیں ہوتا

اگر کسی نے عید کے دن صدقہ فطر نہ دیا ہو تو معاف نہیں ہوا، اب کسی دن بھی دیدیا

چاہیے۔ (بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۳۵ بحوالہ ہدایہ صفحہ ۱۹۱ ج ایک)

صدقۂ فطر کی مقدار

صدقۂ فطر میں گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا گیہوں کا ستو دے تو اسی کے سیر یعنی آدھی چھٹانک اور پونے دو سیر (پونے دو کلو) بلکہ احتیاط کیلئے پورے دو سیر یا کچھ زیادہ دینا چاہیئے کیونکہ زیادہ ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور اگر جوّں یا جوّں کا آٹا دے تو اس کا دوگنا دینا چاہیئے، اور اگر جوں کے علاوہ کوئی اور اناج دے جیسے چنا۔ جوار، چاول تو اتنا دے کہ اسکی قیمت اتنے گیہوں کی برابر ہوجائے، جس میں پونے دو کلو گیہوں آ سکیں، (بہشتی زیور حصہ سوم صفحہ ۳۵ بحوالہ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ صفحہ ۱۹۳)

کیا چاول دینے سے فطرہ ادا ہوجائے گا

سوال:- ہمارے یہاں بنگال میں عام طور پر ہر فرد کی غذا چاول ہے، اس صورت میں ہم لوگ پونے دو سیر چاول سے فطرہ ادا کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:- درمختار میں ہے اگر کوئی شخص صدقہ فطر میں چاول ادا کرنا چاہے تو اس چاول کا کوئی وزن پیمانہ معتبر نہیں بلکہ وہ چاول اس قدر ہوں کہ قیمت میں برابر نصف صاع (پونے دو کلو) گیہوں یا ایک صاع جو کے ہوجائیں تو اس وقت صدقۂ فطر ادا ہوگا۔ اگر کسی نے پونے دو کلو چاول دیدیا اور وہ قیمت میں اشیاء مذکورہ سے کم ہو تو صدقہ فطر ادا نہ ہوگا، (امداد الفتاویٰ ج ایک۔ صفحہ ۱۵۹)

صدقہ فطر اگر گیہوں، گیہوں کے آٹے۔ یا ستو کا دے تو پونے دو کلو دیا جائے یا اسکی قیمت ادا کی جائے اگر گیہوں نہ دے بلکہ کوئی اناج (چاول وغیرہ) دے تو اتنا دے کہ اسکی قیمت پونے دو کلو گیہوں کے برابر ہوجائے اور اگر جوّیا جوّں کا آٹا دے تو پونے دو سیر کا دوگنا دے، فتاویٰ ہندیہ ج ۱ صفحہ ۱۹۲ کفایہ المفتی ج ۴ صفحہ ۲۹۳ میں ہے غیر منصوص اشیاء میں حکم یہ ہے کہ صاع یا نصف صاع (پونے دو کلو) گیہوں کی قیمت

میں جس قدر چاول آتے ہوں اس قدر دے"

صدقہ فطر میں میدہ یا اس کی قیمت دینا

سوال:- یہاں پر جزیرہ مورشش میں لوگ گیہوں کی روٹی نہیں کھاتے ہیں بلکہ باہر سے تیار میدہ آتا ہے اسکی روٹی کھاتے ہیں اور اس کے پانچسو گرام کی قیمت تقریباً پچاس پیسے ہیں، اور جسکو خاص ضرورت ہو وہ لوگ گیہوں خرید کر کھاتے ہیں سوال یہ ہیکہ ہم میدہ کی قیمت کا اعتبار کر کے صدقہ فطر ادا کریں یا گیہوں کی قیمت کا؟

جواب:- جب آٹا (میدہ) خالص گیہوں کا ہو، اس میں کسی اور چیز کی ملاوٹ نہ ہو اور پونے دو کلو دیا جائے تو صدقہ فطر ادا ہو جائے گا۔ اسی طرح اسکی قیمت دی جائے تو بھی صدقہ فطر ادا ہو جائے گا، ہاں اگر اس میدہ میں کسی اور چیز کی ملاوٹ ہو تو پونے دو کلو دینے سے صدقہ فطر ادا نہ ہوگا، اور اسکی قیمت بھی صدقہ فطر کی ادائے گی کیلئے کافی نہ ہوگی خالص گیہوں کی قیمت سے صدقہ فطر ادا کیا جائے (فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۷۷ بحوالہ ہدایہ ج ۱ ص ۱۹۰)

جو مختلف غلہ استعمال کرتا ہو وہ کیا دے؟

صدقہ فطر اس غلے میں سے ادا کرے جو خود استعمال کرتا ہو، اگر کوئی شخص گیہوں استعمال کرتا ہے تو اس کے لئے جو کا دینا صحیح نہ ہوگا، اگر مختلف غلے استعمال کرتا ہو تو وہ غلہ دے جو سب سے اچھا ہو، اگر کوئی معمولی غلہ بھی دیدے گا تو صدقہ فطر ادا ہو جائے گا۔ (احیاء العلوم ج ایک قسط ۴ ص ۲۳۰ بحوالہ ابوداؤد شریف)

کیا صدقۂ فطر میں کنٹرول کی قیمت کا اعتبار ہے؟

صدقہ فطر میں اصل تو یہ ہیکہ گیہوں وغیرہ کا غلہ دیا جائے، غلہ اعلیٰ قسم کا، یا اوسط یا ادنیٰ جو بھی دیا جائے صدقہ فطر ادا ہو جائے گا۔ قیمت ادا کرنی ہو تو بازاری دام سے

ادا کرنی ہوگی۔ یہ ضروری نہیں کہ اعلیٰ قسم کے گیہوں کی قیمت ہو، اوسط اور ادنیٰ قسم کے گیہوں کی قیمت بھی معتبر ہے، مگر قیمت ہو تو بازاری دام (قیمت) کے گیہوں کی۔ کنٹرول (راشن) کی قیمت معتبر نہیں۔ فقیر کے ہاتھ میں اتنی رقم پہونچنی چاہیئے کہ اگر وہ اس کے گیہوں خریدنا چاہیئے تو پونے دو کلو (ایک کلو ۶۳۳ گرام) گیہوں بازار سے مل جائیں کنٹرول (سرکاری راشن) کے حساب سے قیمت دی جائے گی تو بازار سے اتنے گیہوں نہیں ملیں گے۔ اور کنٹرول سے حاصل کرنے کیلئے راشن کارڈ کا ہونا ضروری ہے اور کارڈ ہر فقیر کے پاس نہیں ہوتا ہے اس لئے کنٹرول کے حساب لگا کر ادا کرنا اور اس کے حساب کے مطابق قیمت ادا کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

اگر گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلہ باجرہ، چاول وغیرہ دیا جائے تو اس میں گیہوں کی قیمت کا اعتبار ہوگا یعنی جس قدر پونے دو کلو گیہوں کی قیمت ہو اتنی رقم کا دوسرا غلہ دیا جائے (فتاویٰ رحیمیہ ج۵ ص۱۷۲)

اگر آٹا کی قیمت گیہوں سے کم ہو جیسے کہ آج کل سرکاری راشن کا آٹا تو آٹے کی بجائے وزن مذکور یعنی پونے دو کلو گیہوں سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیئے یا اتنا آٹا دیا جائے کہ جسکی قیمت پونے دو کلو گیہوں کی برابر ہو۔ (احسن الفتاویٰ ج۴ ص۴۰۵)

فطرہ میں قیمت کہاں کی معتبر ہوگی؟

سوال:- ہمارے یہاں گیہوں کی پیداوار نہیں، ورنہ فروخت ہوتا ہے، البتہ بعض گھروں میں آٹا کم اور میدہ بکثرت، میدہ کی قیمت آٹے سے بہت زیادہ تو ایسی صورت میدہ کے حساب سے فطرہ دیا جائے یا ہندوستان سے گیہوں کے دام معلوم کرکے؟

جواب:- گیہوں، میدہ، آٹا، تینوں میں سے کسی ایک کے دینے سے صدقہ فطر ادا ہو جاتا ہے۔ گیہوں سے آٹا دینا افضل ہے اور آٹا دینے سے قیمت دینا افضل ہے۔

جس قریب کی جگہ گیہوں آٹے کی فروخت ہوتی ہو وہاں کے نرخ سے قیمت لگائی جائے

اور رمضان کے مہینہ کی قیمت کا اعتبار ہوگا۔ اور جب آپ کے یہاں میدہ کی فروخت بکثرت ہوتی ہے تو خود میدہ یا اسکی قیمت دینا چاہیئے اگرچہ گیہوں سے زیادہ بیٹھے، ہندوستان سے گیہوں کا نرخ معلوم کرکے قیمت دینا کافی نہیں۔ (قریب جگہ کی قیمت کا اعتبار ہوگا)

(فتاوی محمودیہ ص ۲۷۱)

صدقہ فطر میں شہر یا ضلع کی قیمت کا اعتبار

سوال:۔ اگر کسی جگہ گیہوں نہ ملیں اور آٹا زیادہ قیمت کو ملتا ہے، اور شہر میں گندم کی قیمت کم ہو تو شہر کی قیمت سے صدقہ فطر ادا کرنا کیسا ہے۔؟

جواب:۔ اپنی بستی کے حساب سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیئے۔ اگر وہاں) گندم نہ ملیں تو آٹا کی قیمت کا حساب کرنا چاہیئے یا جوار، اور چھوہارے کے صاع کی قیمت کا حساب کرنا چاہیئے غرض جو جنس (منصوص یعنی جنکا حدیث میں ذکر ہے مثلاً گیہوں، چھوہارے، منقی، جو کا ایک صاع) وہاں ملتی ہو اس کی قیمت کا کا حساب کیا جائے۔ فتاوی دارالعلوم ج۶ ص ۳۲۳ بحوالہ ردالمحتار باب الصدقۃ الفطر ج۲ ص ۱۰۳)

سب سے بہتر فطرہ

اگر گیہوں یا جو کی قیمت دیدی جائے تو یہ سب سے بہتر ہے۔ (عالمگیری ج ایک ص ۱۹۳)

اگر زمانہ ارزانی کا ہو تو نقد دینا بہتر ہے اگر خدانخواستہ گرانی کا ہو تو کھانے کی چیزوں کا دینا افضل ہے،

اور علم الفقہ کے حاشیہ میں یہ ہے کہ:۔ میرے نزدیک امراکو یہ مناسب ہے کہ اگر ان سے گراں چیز کی قیمت دیں مثلاً آج کل چھوہارا، اور منقّٰی ان سب چیزوں میں گراں ہیں لہٰذا اسکی قیمت دیا کریں کیونکہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ "اذا وسع اللہ فوسعوا" جب اللہ تمہیں زیادہ دے تو تم بھی زیادہ دو۔"

(علم الفقہ ج چار ص ۵۳)

غیر ممالک والوں کا فطرہ کس حساب سے دیا جائے؟

سوال :- بیرون ممالک کے باشندے اپنے خویش واقارب سے فطرہ کی ادائے گی کیلئے لکھتے ہیں کہ ہماری طرف سے اتنے فطرہ ادا کر دیں، احتیاطاً چار سیر گیہوں یا اس کی قیمت دیجاتی ہے معلوم یہ کرنا ہے کہ ان کے فطرہ کی قیمت یہاں پر کس قیمت پر ادا کی جائے یہاں کی قیمت سے یا وہاں کی قیمت سے۔؟

جواب :- ان کے فطرے عمدہ قسم کے گیہوں پونے دو کلو گیہوں ادا کرے، یا وہاں کے حساب سے گیہوں کی قیمت دیجائے، اگر یہاں کے گیہوں کی قیمت زیادہ ہوتی ہے تو یہاں کے حساب سے ادا کرے، بہتر یہی ہے کہ گیہوں دیدے، اور اگر قیمت دے تو وہ قیمت لگائی جائے جس میں صدقہ لینے والے غریبوں کا فائدہ ہو۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ صفحہ ۱۱۳)

عہدِ نبویؐ میں فطرہ کس وقت دیا جاتا تھا؟

سوال :- آپؐ کے زمانہ میں صدقہ فطر نماز سے پہلے نکالا جاتا تھا یا نہیں یا کچھ دنوں تک جمع رہتا تھا اس کے بعد محتاجوں کو تقسیم کیا جاتا تھا۔؟

ہمارے یہاں ایک جگہ کے سردار کے پاس صدقہ فطر جمع ہونا ضروری ہے اور سردار یا نائب سردار جب مرضی ہو جب تقسیم کرتے ہیں یہ عمل کیسا ہے؟

جواب :- درمختار میں لکھا ہے کہ جسکا حاصل یہ ہے کہ صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کرنا مستحب ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم اور فعل کے موافق۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز کے جانے سے پہلے صدقہ فطر کے نکالنے کا حکم فرمایا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ جو کچھ عمل ان سرداروں کا ہے خلاف سنت ہے اور بے اصل ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۶ ص ۳۰۳ بحوالہ مشکوٰۃ باب صدقۃ الفطر فصل اول صفحہ ۱۶۰)

صدقہ فطر کا اگر وہ عید کے دن سے پہلے ادا نہ کیا گیا ہو تو عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دینا مستحب ہے۔ (علم الفقہ حصہ چہارم ص۵۴)

کیا سید کو صدقہ فطر دے سکتے ہیں؟

جواب:۔ مفتی بہ مذہب یہ ہی ہے کہ سادات کو اس زمانے میں بھی زکوٰۃ اور صدقات واجبہ مثلاً چرم قربانی اور صدقہ وغیرہ دینا حرام ہے اور زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ ہو گی فتاوی رحیمیہ ج پانچ ص ۱۹۹ فتاوی رحیمیہ ج ۳ ص ۱۷۱ پر ہے کہ سید کو زکوٰۃ وعشر کا روپیہ یا غلہ دینا درست نہیں۔ ہاں حیلہ کر کے دیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کسی غریب کو یہ کہکر دیدیا جائے کہ فلاں سید کو دینا تھا مگر وہ سید ہے اس کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں لہٰذا تم کو دیتے ہیں اگر کل یا بعض اسکو بھی اپنی طرف سے دیدو بہتر ہے۔ اور وہ لیکر دیدے تو سید کیلئے جائز ہے (بحوالہ کفایت المفتی ص۲۷۱)

صدقہ کی تقسیم کا طریقہ

ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دیدے یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی فقیروں کو دیدے دونوں باتیں جائز ہیں۔ نیز اگر کئی آدمیوں کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دیدیا تو یہ بھی درست ہے، حاشیہ میں لکھا ہے، لیکن وہ اتنے آدمیوں کا نہ ہو کہ یہ سب مل کر نصاب زکوٰۃ یا نصاب صدقہ فطر کو پہنچ جائے اس لئے اس قدر دینا ایک شخص کو مکروہ ہے، نیز صدقہ فطر کے مستحق وہ لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

حاشیہ میں لکھا ہے غیر مسلم کو بھی صدقہ فطرہ دینا درست ہے لیکن زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (بہشتی زیور حصہ سوم ص۳۶ بحوالہ فتاوی ہندیہ جلد ایک ص۱۹۱)

صدقہ فطر کی رقم سے مدرسہ کی زمین خریدنا

سوال:- برسنگھم مسجد ٹرسٹ مسجد سے ملحق زمین پر بچوں کیلئے دینی مدرسہ بنانا چاہتے ہیں۔ یہاں پر اس وقت بچوں کی تعلیم کیلئے کوئی معقول انتظام نہیں ہے ہمارے پاس روپے کی کمی ایک دیرینہ شکایت ہے لیکن صدقہ فطر کی رقم کی مد میں کچھ رقم پڑی ہوئی ہے آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا یہ رقم اس زمین کی خریداری میں استعمال کی جاسکتی ہے؟

جواب:- صدقہ فطرہ کا حکم یہ ہے کہ عید کے دن نماز عید سے پہلے ادا کیا جائے اور اور اس سے پہلے بھی ادا کرنا درست ہے، اگر کسی نے ادا نہ کیا تو جلدی ادا کرنے کی فکر کرے۔ ساقط اور معاف نہیں ہوتا ہے۔

اس حکم کے باوجود آپ حضرات کے پاس صدقہ فطر کی کثیر رقم کیسے جمع ہے تعجب ہوتا ہے، اور افسوس بھی، اور اگر آپ کی مالی حالت مدرسہ بنانے کے قابل نہ اس وقت ہے نہ مستقبل قریب میں ہونے کی توقع ہے تو اس رقم کا شرعی حیلہ کر کے مدرسہ کیلئے خرید کی جاسکتی ہے: بلا اضطراری حالت اور بدون عذر شرعی کے حیلہ کر کے بھی یہ رقم زمین خریدنے میں استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

صدقہ فطر کے اصل حق میں فقراء ومساکین ہیں ان کی حق تلفی ہوگی۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۱۷۱)

فدیے کی رقم کو مقروض کے قرض میں مجرا کرنا

سوال:- ایک شخص کا قرض کسی کے ذمہ ہے اور مدیون مفلس اور نادار ہے، اگر قرض دار صدقہ فطر میں اس قرض کو مجرا کرلے تو کیا صدقہ فطر ادا ہوجائے گا؟

جواب:- اس طرح صدقہ فطر ادا نہ ہوگا، بغیر وصول کیے قرض میں مجرا کر لینے سے زکوٰۃ وفطرہ ادا نہیں ہوتا ہے، قرض میں وصول کرسکتے ہیں مگر دینا ضروری ہے

(فتاویٰ دار العلوم ج ۶ ص ۳۰۳ بحوالہ رد المحتار ج ۲ باب المصرف ص ۸۵ کتاب الزکوٰۃ ج ۲ ص ۱۲)

مسجد کے امام کو صدقہ دینا

سوال:۔ امام مسجد کو صدقہ فطر دینا جائز ہے یا نہیں؟
جواب:۔ امامت کی وجہ سے اسکو فطرہ دینا جائز نہیں ہے، (فتاویٰ دارالعلوم ج۶ ص۳۲۲)

جو سحری کیلئے اُٹھاتا ہے اسکو فطرہ دینا

صدقہ فطر کا مال اس شخص کو دینا جو سحری کیلئے لوگوں کو اٹھاتا ہو جائز ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ اس کو اسکی اجرت میں قرار نہ دے بلکہ پہلے کچھ اور اس کو دیدے اسکے بعد صدقہ فطر کا مال دے۔ (علم الفقہ حصہ چارم ص۵۴)

نابالغ کو فطرہ دینا

سوال:۔ فطرہ غریب ویتیم مسکین نابالغ بچوں کو دینے سے ادا ہو جاتا ہے یا نہیں؟
جواب:۔ اگر غریب نابالغ ہو تو ان کو صدقہ فطر دینا جائز نہیں، البتہ ان کے لئے سرپرستوں کو دینا جائز ہے،
اگر وہ بچے سمجھدار ہیں تو خود ان کو بھی دینا جائز ہے اور اگر وہ بچے مالدار کے ہیں تو ان کو کسی طرح بھی دینا درست نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج۹ ص۲۶۹)

جہاں فقراء نہ ہوں، وہاں فطرہ کسوقت نکالا جائے؟

سوال:۔ جس ملک میں شرعی فقراء نہ ہوں، وہاں کے لوگ صدقہ فطر عید کے دن نماز سے پہلے نکال کر علیحدہ رکھ لیں یا کسی شخص معتمد کو دیدیں، اس کے بعد دوسرے غریب ملک کو روانہ کر دیا جائے، تو مستحب ادا ہوگا یا نہیں؟
جواب:۔ صدقہ فطر عید سے پہلے فقراء کو دینا مستحب ہے، پس اس صورت میں

کے صدقۂ فطر علیحدہ کر کے رکھدیا جائے اور فقراء کو نہ دیا جائے تو مستحب ادا نہ ہوگا،
اور یہ عادتاً متحقق نہیں ہو سکتا کہ کسی ملک میں فقراء نہ ہوں۔ اگر حقیقت میں ایسا ہوتا ہے تو پھر دوسری جگہ کے فقراء کو بھیجنا چاہیئے۔ اور عذر کی وجہ سے وہ شخص تارک مستحب نہ کہلائے گا۔ (فتاویٰ دار العلوم ج۶ ص۳۱۷ بحوالہ عالمگیری مصری ج۱ صفحہ۱۵۱ باب ثامن صدقۃ الفطر)

کیا قیدیوں کا شمار مساکین میں ہے؟

سوال:- یہاں قیدیوں کے سوا کوئی مسکین نہیں تو کسطرح صدقۂ فطرہ ادا کیا جائے کیا قیدیوں کا مساکین میں شمار ہے؟

جواب:- جب کہ ان کے پاس بقدر نصاب مال نہ ہو تو وہ مساکین میں اور ان کو صدقہ فطر دینا درست ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم ج۶ صفحہ ۳۱۳ حوالہ درمختار باب مصرف ج۲ ص۷۹ وص۸)

فطرہ منی آرڈر سے نہ پہنچے تو کیا دوبارہ دینا ہوگا؟

سوال:- زید نے صدقہ فطر کی رقم کسی یتیم خانہ میں بذریعہ رجسٹری روانہ کیں وہاں کے ناظم صاحب کا خط آیا کہ رجسٹری تو مل گئی ہے مگر رقم نہیں، تو کیا زید کے ذمہ سے فطرہ ادا ہو گیا یا نہیں؟

جواب اس صورت میں بھی بھیجنے والے کے ذمہ سے زکوٰۃ و فطرہ ادا نہیں ہوا، کیوں کہ ڈاکخانہ بھیجنے والے کا وکیل ہے اور جس کے پاس بھیجا گیا اس کا نہیں ہوتا۔

(کفایت المفتی ج۴ صفحہ ۲۷۹)

ایک التجاء

آخیر میں ناظرین سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے عام وخاص اوقات میں جب اپنے لئے دُعائیں کریں تو احقر اور اس کے والدین مرحومین کو بھی شامل فرمالیں، کیا بعید ہے کہ کریم آقا آپ کی مخلصانہ دعاؤں سے مرحومین کی مغفرت اور بندہ کے انجام بخیر ہونے کا فیصلہ فرمادے۔ (آمین)

محمد رفعت قاسمی
مدرس دارالعلوم دیوبند
۱۴۰۷ھ مطابق ۱۹۸۷ء

ماٰخذ کتاب

معارف القرآن ــــ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحؒ ــــ اشرفی بکڈپو دیوبند

معارف الحدیث ــــ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہ ــــ کتبخانہ الفرقان لکھنؤ

کفایت المفتی ــــ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحؒ دہلوی ــــ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

فتاویٰ دارالعلوم مکمل و مدلل حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی ــ مکتبہ دارالعلوم دیوبند

نظام الفتاویٰ ــــ حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب مدظلہ ــ مکتبہ حسامیہ دیوبند

فتاویٰ محمودیہ ــــ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند ــ مکتبہ محمودیہ جامع مسجد میرٹھ

امداد الفتاویٰ ــــ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحؒ ــ ادارہ تالیفات اولیاء دیوبند

فتاویٰ عالمگیری (اردو) ــ " علامہ سید امیر علی رحؒ ــــ پاکستانی

جدید فقہی مسائل ــــ مولانا خالد سیف اللہ صاحب مدظلہ ــــ مجلس تحقیقات اسلامی حیدرآباد

احسن الفتاویٰ ــــ حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ ــ سعید کمپنی ادب منزل چوک کراچی

فتاویٰ رحیمیہ ــــ حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مدظلہ ــ مکتبہ رحیمیہ منشی اسٹریٹ ضلع سورت گجرات

علم الفقہ ــــ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب رحؒ ــــ کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ ــــ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب الجزیری ــ شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف پنجاب لاہور

فتاویٰ رشیدیہ ــــ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحؒ ــــ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند

القاموس الجدید ــــ حضرت مولانا وحید الزماں صاحب کیرانوی مدظلہ ــ کتب خانہ حسینیہ دیوبند

مشکوٰۃ شریف ــــ کتب خانہ رشیدیہ دھلی

بہشتی زیور مکمل و مدلل ــــ حضرت مولانا تھانوی رحؒ ــــ مکتبہ تھانوی دیوبند

مظاہر حق جدید ــــ حضرت علامہ قطب الدین خان دہلوی ــ ادارہ اسلامیات دیوبند

آلات جدیدہ ــــ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (مرحوم) ــــ کتب خانہ قاسمی دیوبند

جواہر الفقہ ــــ فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحؒ ــــ عارف کمپنی دیوبند

فضائل رمضان ــ " شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب ــ ادارہ اشاعت دینیات حضرت نظام الدین نئی دہلی ۱۳

رمضان کیا ہے؟ ــــ مولانا عبداللہ صاحب دہلوی ــ مکتبہ نور رحمت بلڈنگ بستی حضرت نظام الدین نئی دہلی ۱۳

مؤلف کی دوسری کتابیں

مسائلِ امامت مکمل ومدلل

دارالعلوم کے حضرات مفتیانِ کرام نے ان کتابوں کی تحسین وتصدیق فرمائی ہے اور مفید ترین قرار دیا ہے۔

امامت سے متعلق جسقدر احکام ومسائل اور انکی جزئیات ممکن ہو سکتی ہیں وہ سب معتبر کتبِ فقہ اور مستند کتبِ فتاویٰ سے لیکر، مستقل عنوانات کے تحت سلیقہ کے ساتھ جمع کردی گئی ہیں۔ امامت کے فرائض، شریعتِ اسلامی کے مطابق انجام دینے کیلئے اس کتاب کا ساتھ رہنا ضروری ہے یہ کتاب رہنما بھی ہے اور ذریعۂ تربیت بھی۔ آفسیٹ کی خوشنما کتابت وطباعت اور حسین دل آویز ٹائیٹل کیساتھ

سائز ۱۸×۲۲ / ۸ ۔ صفحات ۔ ۲۴۰ ۔ قیمت /

مسائلِ تراویح مکمل ومدلل

• تراویح پڑھنے اور سننے سے متعلق شریعت کی بتائی ہوئی واضح اور تفصیلی ہدایات • تراویح سے متعلق ہر ہر پہلو کو سامنے رکھ کر کتبِ فقہ وفتاویٰ سے بے شمار جزئیات سلیقے کے ساتھ • ہر مسئلہ کا تشفی بخش جواب اور مستند حوالوں سے مزین۔

• کتابت وطباعت اعلیٰ فوٹو آفسیٹ

قیمت /

مسائلِ اعتکاف مکمل ومدلل (اضافہ شدہ)

• اعتکاف کے ضروری مسائل کا مفصل بیان • اعتکاف کے بہت سے گوشوں کے بارے میں مستند کتب فقہ وفتاویٰ کی تصریحات • ہر مسئلہ کا تشفی بخش جواب اور حوالوں سے مزین • نہایت سہل اور عام فہم اندازِ بیان • دارالعلوم دیوبند کے مفتیانِ کرام کی تصدیق کردہ • عوام وخواص سبھی کیلئے مفید اور لائق استفادہ

کتابت وطباعت اعلیٰ، فوٹو آفسیٹ۔ قیمت /

مسائل وآدابِ ملاقات

قرآن پاک کی آیت: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا، کو بنیاد بناکر اسلام کے وہ حکیمانہ اور مدبرانہ اصولِ ملاقات بیان کئے گئے ہیں جنسے واقفیت ہر مسلمان کیلئے ضروری اور ہر انسان کیلئے مفید ہے۔ کتابت وطباعت اعلیٰ فوٹو آفسیٹ قیمت / ملنے کا پتہ